﴿بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ﴾ ﴿......اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ﴾(آل عمران:74) ﴿......عَسٰى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا﴾ (بنی اسرائیل:80)

ہفت روزہ

الفضل

انٹرنیشنل

مدیر اعلیٰ :- نصیر احمد قمر

جلد 20 | جمعۃ المبارک 11 جنوری 2013ء | 29 صفر 1434 ہجری قمری ❁ 11 صلح 1392 ہجری شمسی | شمارہ 02

خدا تعالیٰ کی کفایت کی دعا

حضرت ابراہیم علیہ السلام کو جب آگ میں ڈالا گیا تو انہوں نے مندرجہ ذیل دعا کی تھی۔

'حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ' (آل عمران:174)

ہمارے لئے اللہ (کی ذات) کافی ہے اور وہ کیا ہی اچھا کارساز ہے۔

(بخاری کتاب التفسیر)

2002-2003ء کے دوران جماعت احمدیہ عالمگیر پر نازل ہونے والے اللہ تعالیٰ کے بے انتہا فضلوں کا مختصر تذکرہ

اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس وقت تک دنیا کے 176 ممالک میں احمدیت کا پودا لگ چکا ہے۔

2002-2003ء میں کیوبا میں جماعت کا نفوذ ہوا۔ گزشتہ 19 سالوں میں 85 نئے ممالک میں جماعت کا قیام ہوا۔ پاکستان کے علاوہ دنیا کے مختلف ممالک میں 518 نئی جماعتوں کا قیام۔ 226 مساجد اور 281 تبلیغی مراکز کا اضافہ۔ جماعت کی طرف سے طبع شدہ مکمل تراجم قرآن کریم کی تعداد 57 ہوگئی ہے۔ اس سال قتلان زبان میں پہلی مرتبہ قرآن کریم کا ترجمہ شائع ہوا۔ مختلف ممالک میں نئی جماعتوں کے قیام، تعمیر مساجد، مشن ہاؤسز و تبلیغی مراکز کا قیام۔

دنیا بھر میں اشاعت اسلام کے سلسلہ میں نمائشوں، بکسٹالز و بک فیئرز، احمدیہ چھاپہ خانوں، عربک ڈیسک، چینی ڈیسک، فرنچ اور بنگلہ ڈیسک کے علاوہ نصرت جہاں سکیم، پریس اینڈ پبلی کیشنز ڈیسک، تحریک وقف نو، ایم ٹی اے کی نشریات کے پھیلاؤ، دیگر ٹیلی ویژن اور ریڈیو پروگراموں اور احمدیہ ویب سائٹ کی مساعی۔ ہومیو پیتھک اور ہیومینٹی فرسٹ کے ذریعہ خدمت خلق اور ان کے نیک اثرات سے متعلق اعدادوشمار اور ایمان افروز کوائف۔

احمدی ڈاکٹرز کو جماعت کے اسپتالوں میں خدمت کے لئے عارضی وقف کی خصوصی تحریک۔

اسلام آباد (ٹلفورڈ Surrey) میں منعقد ہونے والے جماعت احمدیہ برطانیہ کے 37 ویں جلسہ سالانہ کے موقع پر 26 جولائی 2003ء کو بعد دوپہر کے اجلاس میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا روح پرور خطاب

أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيكَ لَهٗ
وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ
أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ۔
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ
اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ۔ اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔
مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ۔ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَ اِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ۔
اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ۔ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ
غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ۔

وَ اِنْ تَعُدُّوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ لَا تُحْصُوْهَا اِنَّ اللّٰهَ لَغَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ۔ (سورۃ النحل: 19)

اس کا ترجمہ ہے کہ اگر تم اللہ تعالیٰ کی نعمت کو شمار کرنا چاہو تو اسے احاطہ میں نہ لاسکو گے۔ یقیناً اللہ بہت بخشنے والا اور بار بار رحم کرنے والا ہے۔

آج کے دن اللہ تعالیٰ کے اُن فضلوں کا ذکر کیا جاتا ہے جو دَورانِ سال جماعت احمدیہ پر ہوئے اور جیسا کہ یہ آیت بھی اشارہ کر رہی ہے یقیناً ہم اُن فضلوں کا احاطہ نہیں کر سکتے جو اللہ تعالیٰ مسلسل جماعت احمدیہ پر کر رہا ہے اور بارش کے قطروں سے بھی زیادہ وہ فضل ہیں۔ بہرحال کچھ رپورٹ تیار ہے اُس کے مطابق وہ میں آپ کو پیش کرتا ہوں۔

نئے ممالک میں جماعت احمدیہ کا نفوذ

اللہ تعالیٰ کے فضل سے اِس وقت تک دنیا کے 176 ممالک میں احمدیت کا پودا لگ چکا ہے۔ الحمدللہ۔ اور گزشتہ اُنیس (19) سالوں میں جب 1984ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ نے ہجرت کی اور لندن تشریف لائے اس وقت سے باوجود اس کے کہ مخالفین نے جماعت کو مٹانے کے لیے، نابود کرنے کے لیے پورا زور لگایا، ایڑی چوٹی کا زور لگایا اللہ تعالیٰ نے 85 نئے ممالک جماعت احمدیہ کو عطا فرمائے۔ الحمدللہ

اِمسال جو نیا ملک احمدیت میں داخل ہوا ہے وہ کیوبا (Cuba) ہے۔ اِس ملک میں احمدیت کا آغاز دہلی انڈیا کے ایک دوست مفیض الاسلام صاحب کے ذریعہ ہوا ہے۔ دیکھیں اللہ تعالیٰ بھی کس طرح راستے کھولتا ہے۔ یہ اپنے کام کی غرض سے وہاں گئے اور دورانِ قیام تبلیغی رابطے کیے اور مرکز کو ان لوگوں کے ایڈریسز بھجوائے۔ چنانچہ اِن ایڈریسز پر سپین مشن کے ذریعہ سپینش زبان میں لٹریچر بھجوایا گیا اور اِن لوگوں سے مسلسل رابطہ رکھا گیا اور الحمدللہ وہاں 14 افراد بیعت فارم پُر کر کے جماعت میں شامل ہو چکے ہیں اور انہوں نے فارم بھجوائے ہیں۔ ملک کے دارالحکومت ہوانا (Hawana) میں یہ بیعتیں ہوئی ہیں۔

اِسی طرح دو اور ملک ایسے ہیں گو وہاں جماعت کا قیام تو نہیں ہوا لیکن جماعت اِن ملکوں میں داخل ہو چکی ہے۔ اِن میں سے ایک میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے فرانس کو جزیرہ مارٹینک (Martinique Island) میں احمدیت کا پودا لگانے کی توفیق ملی۔ یہ جزیرہ ٹرینیڈاڈ کے شمال میں واقع ہے اور فرانس کے زیرِ تسلط ہے۔ فرانس سے 6 افراد پر مشتمل وفد اِس جزیرہ کے تبلیغی دورہ پر گیا۔ امیر صاحب فرانس خود بھی اس وفد میں شامل تھے۔ کہتے ہیں وہاں انہوں نے اپنے قیام کے دوران ملک کے دس شہروں میں چار ہزار پمفلٹس تقسیم کیے اور گیارہ تبلیغی نشستیں لگائیں۔ ایک ریڈیو پر اِن کا ایک گھنٹہ پندرہ منٹ کا لائیو (Live) پروگرام نشر ہوا۔ پروگرام کے آخر پر احباب نے اِس قدر دلچسپی کا اظہار کیا کہ ریڈیو سٹیشن کے اندر بھی تبلیغ شروع ہوگئی اور سوال و جواب کی مجلس لگ گئی۔ اِن سب پروگراموں کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے دو پھل عطا کیے اور اس طرح اس جزیرہ میں بھی جماعت کا نفوذ ہو گیا ہے۔ اور ایک دفعہ جب نفوذ ہو جائے تو پھر انشاء اللہ تعالیٰ وہاں جماعت بھی قائم ہو جاتی ہے اور اُمید ہے کہ اگلے سال قائم ہو جائے گی۔

دوسرے اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت جرمنی کو سالِ رواں میں پیرو (Peru) میں ایک بیعت کے حصول کی توفیق ملی ہے۔ یہ ملک ساؤتھ امریکہ میں ہے۔ یہاں ایک نومبائع ہیں اور اُن کے بھائی جرمنی میں مقیم ہیں اور لمبے عرصہ سے احمدی ہیں یہ اِن کو ملنے کے لیے جرمنی آئے تھے اور اپنے قیام کے دوران جماعت کی تبلیغی کوششوں کے نتیجہ میں احمدیت قبول کر کے واپس گئے ہیں اور اب وہاں اپنے عزیزوں میں تبلیغ کر رہے ہیں۔ اُمید ہے کہ امسال یہاں بھی جماعت جرمنی کی کوششوں سے مزید بیعتیں ہوں گی اور آئندہ سال یہ ملک بھی ان ممالک کی فہرست میں شامل ہو جائے گا جہاں جماعت احمدیہ کا قیام عمل میں آچکا ہوگا۔ انشاء اللہ۔

مختلف ممالک میں نئی جماعتوں کا قیام

اِس کے علاوہ ملکوں میں بھی نئی جماعتوں کے قیام عمل میں آئے ہیں۔ پاکستان کو مَیں اِن میں شمار نہیں کرتا۔ جو نئی جماعتیں پاکستان کے علاوہ دنیا میں مختلف ممالک میں قائم ہوئی ہیں اُن کی تعداد 518 ہے۔ اِن 518 کے علاوہ 452 نئے مقامات پر پہلی بار احمدیت کا پودا لگا

ہے۔اِس طرح اِمسال مجموعی طور پر 1060 نئے علاقوں میں احمدیت کانفوذ ہوا ہے۔اورنئی جماعتوں کا قیام عمل میں آیا ہے۔

الحمدللہ نئے مقامات پر جماعت کے نفوذاورنئی جماعتوں کے قیام میں ہندوستان سرِفہرست ہے۔ یہاں اِمسال 220 نئی جماعتیں قائم ہوئی ہیں۔ماشاءاللہ۔اس کے بعد دوسرے نمبر پر کینیا(Kenya) ہے جہاں 76 مقامات پر نئی جماعتیں بنی ہیں۔ پھر بورکینا فاسو میں 44، کانگو میں 40، نائیجیریا میں 24، آئیوری کوسٹ میں 22، غانا میں 16اور سینی گال میں 12 نئی جماعتیں دورانِ سال قائم ہوئی ہیں اور سیرالیون میں باوجود نامساعد حالات کے، وہاں کے ملکی حالات کافی خراب ہیں، 14 مقامات پر نئی جماعتیں بنی ہیں اور گیمبیا میں گزشتہ پانچ سالوں میں جماعت کی مخالفت کے باوجود اللہ تعالیٰ کے فضل سے 39 نئی جماعتیں قائم ہوئی ہیں۔اس طرح دیگر ایسے مزید 17 ممالک ہیں جن میں سے کسی میں ایک، کسی میں دواور کسی میں تین سے زائد جماعتوں کا قیام عمل میں آیا ہے۔الحمدللہ

نئی مساجد کی تعمیر اور
جماعت کوعطا ہونے والی بنی بنائی مساجد

اِس کے علاوہ نئی مساجد کی تعمیر اور جماعت کو عطا ہونے والی مساجد ہیں۔ بہت سارے ایسے امام ہیں جو جماعت میں جب شامل ہوتے ہیں تواپنی مساجد سمیت ہی، اپنے پیروکاروں سمیت ہی جماعت میں شامل ہوتے ہیں اور وہ مسجد بھی جماعت کومل جاتی ہے۔اِس سال جومساجد جماعت میں تعمیر ہوئیں یا ائمہ کے ذریعہ سے ملیں اُن کی تعداد226 ہے۔جن میں سے 121 مساجد نئی تعمیر ہوئی ہیں اور105 مساجد بنی بنائی عطا ہوئی ہیں۔

ہجرت کے 19 سالوں میں اب تک کل 13,291 مساجد کا اضافہ ہو چکا ہے۔الحمدللہ۔مساجد کے ضمن میں خداتعالیٰ کا ایک خاص تحفہ یہ ہے کہ اس تعداد میں سے 11,472 مساجد اپنے اماموں سمیت اور مقتدیوں سمیت گاؤں کے گاؤں احمدی ہونے کی وجہ سے عطا ہوئی ہیں۔

دورانِ سال مساجد کی تعمیر کا قدرے تفصیلی جائزہ اس طرح ہے کہ:

❁......امریکہ میں ڈیلس میں، شہر میں ایک مسجد کی تعمیر مکمل ہوئی ہے اوراس وقت تین بڑے شہر شکاگو، ولنگبورو (Willingboro) اورہیوسٹن میں مساجد زیر تعمیر ہیں۔ اس کے علاوہ ڈیٹرائٹ میں پانچ ایکڑ کا پلاٹ برائے مسجد وتبلیغی مرکز خریدا گیا ہے۔

❁......کینیڈا میں امسال ٹورانٹو کے نواحی علاقے بریمپٹن میں جماعت کو ایک نہایت اہم شاہراہ پر تقریباً اڑھائی ایکڑ زمین برائے مسجد خریدنے کی توفیق ملی ہے۔

❁......یورپین ممالک میں جرمنی میں سومساجد کے منصوبہ کے تحت اِس سال دومزید مساجد تعمیر ہوئی ہیں۔اس کے علاوہ اُنہوں نے 8 مقامات پر مساجد کی تعمیر کے لیے پلاٹ خرید لیے ہیں۔

❁......اَلبانیا میں اس سال بڑی خوب صورت اور وسیع مسجد بیت الاوّل کی تعمیر مکمل ہوئی ہے۔

❁......برطانیہ، لندن میں مسجد بیت الفتوح اپنی تعمیر کے آخری مراحل میں ہے۔بڑی وسیع اور خوبصورت مسجد ہے اکثر لوگوں نے دیکھی ہوگی۔ اس کے علاوہ بریڈفورڈ میں مسجد کی تعمیر کا پروگرام ہے۔مسجد کی تعمیر کی منظوری اُنہیں مل چکی ہے۔

❁......ہندوستان میں دورانِ سال اللہ تعالیٰ کے فضل سے 27 مساجد کا اضافہ ہوا ہے۔یہاں کی مساجد کی کل تعداد 25 ہے۔

❁......بنگلہ دیش میں نومبائعین نے وقارِعمل کے ذریعہ ایک مسجد کی تعمیر مکمل کی ہے۔

❁......انڈونیشیا میں امسال جماعت کو 24 مساجد تعمیر کرنے کی توفیق ملی ہے اور انڈونیشیا کی جماعت کی یہ عادت ہے اور یہ رِواج ہے اور اِن کی قربانی بھی بہت ہوتی ہے کہ یہ بہت خوبصورت مساجد بناتے ہیں۔ یہاں کی کل مساجد کی کل تعداد361 ہوچکی ہے۔

❁......کمبوڈیا میں بھی دورانِ سال ایک مسجد کی تعمیر مکمل ہوئی ہے۔ یہاں کی مساجد کی مجموعی تعداد 17 ہو چکی ہے۔

❁......غانا میں 11 مساجد کا اِضافہ ہے جن میں سے 8 اُنہوں نے تعمیر کی ہیں اور باقی 3 بنی بنائی عطا ہوئی ہیں۔ جماعت غانا کی یہ خصوصیت ہے کہ یہ بڑی وسیع اور خوبصورت مسجد بناتے ہیں۔اِن کا انڈونیشیا والا حساب ہے اوراس کا سارا خرچ خود برداشت کرتے ہیں۔بعض جگہوں پر مرکز سے گرانٹ لی جاتی ہے لیکن اکثر یہ جماعتیں خود ہی برداشت کررہی ہیں۔انڈونیشیا والے بھی تقریباً خود کرتے ہیں۔

❁......نائیجیریا میں امسال انہوں نے 40 نئی مساجد تعمیر کی ہیں اور 21 بنی بنائی عطا ہوئی ہیں۔ان کی مساجد کی کل تعداد 583 ہے۔

سیرالیون میں 17 مساجد کا اضافہ ہوا ہے۔اِس اضافہ کے ساتھ ان کی مساجد کی کل تعداد 2300 ہوچکی ہے۔

❁......زیمبیا میں جہاں دوسال قبل صرف ایک ہی مسجد تھی اب اللہ تعالیٰ کے فضل سے ان کی مساجد کی تعداد 11 ہوچکی ہے۔

❁......سینیگال میں دورانِ سال 5 نئی مساجد تعمیر ہوئی ہیں۔اس طرح اب تک یہاں جماعت کو 84 مساجد تعمیر کرنے کی توفیق مل چکی ہے۔اوراس کے علاوہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے 251 بنی بنائی مساجد یہاں عطا ہوئی ہیں۔

❁......لائبیریا کو دورانِ سال ایک مسجد کی تعمیر مکمل کرنے کی توفیق ملی۔

❁......گیمبیا میں باوجود مخالفت کے 26 مساجد تعمیر کرنے کی توفیق ملی۔

❁......مڈغاسکر میں مانا کار (Manacara) کے علاقہ میں جماعت کی پہلی مسجد کی تعمیر دورانِ سال مکمل ہوئی ہے۔

❁......دورانِ سال کونگو میں 5 ، یوگنڈا میں 6 اور تنزانیہ میں 7 مساجد کا اضافہ ہوا ہے۔

❁......کینیا کو تین سال قبل 100 مساجد کی تعمیر کا منصوبہ دیا گیا تھا۔ اس وقت تک خدا کے فضل سے اس منصوبہ کے تحت 48 مساجد تعمیر ہوچکی ہیں اور امسال پانچ بڑے شہروں میں مرکزی مساجد کی تعمیر کا منصوبہ ہے۔

❁......بورکینافاسو میں امسال 27 مساجد کا اضافہ ہے۔

❁......بینن میں 7 مساجد کا اضافہ ہوا ہے۔انہیں کوتونو میں بینن جماعت کی سب سے بڑی اور خوبصورت مسجد کی تعمیر کی توفیق ملی۔ اس کی تعمیر کا 80% خرچ جماعت کے ممبران نے خود اٹھایا ہے۔

❁......فجی میں جماعت کوگزشتہ سال جماعت تاوِیونی میں جو دنیا کا کنارہ کہلاتا ہے اور یہاں سے ڈیٹ لائن (Date Line) گزرتی ہے، مسجد کی تعمیر کی توفیق ملی ہے۔ اس کا نام مسجد بیت الجامع رکھا گیا ہے۔اس طرح اب یہ کہا جاسکتا ہے کہ اللہ کے فضل سے دنیا کے کنارہ پر بھی جماعت کی مساجد تعمیر ہوچکی ہیں۔

❁......گزشتہ 19 سالوں میں ہماری چند مساجد کو ظالموں نے پاکستان میں شہید کردیا تھا یا حکومت نے مہر بند کر کے اپنی دانست میں اسلام کی عظیم خدمت سرانجام دی تھی۔ جماعت احمدیہ کواس کے مقابل پر 13,291 مساجد خداتعالیٰ کے حضور پیش کرنے کی توفیق ملی ہے۔الحمدللہ۔ اور یہ اضافہ اس قربانی کا ہی نتیجہ ہے جو پاکستان میں جماعت نے کی۔ اپنے جذبات کی قربانی بھی کی، اپنے سامنے مسجدوں کوشہید ہوتے دیکھا، ہاتھ پیر بندھے ہوئے تھے کچھ کرنہیں سکتے تھے، مجبور تھے تو اللہ تعالیٰ نے ہزاروں گنا اضافہ کرکے یہ اپنا فضل فرمایا۔

❁......حمیداللہ ظفر صاحب مبلغ غانا لکھتے ہیں کہ: ایک مخلص احمدی خاتون نے جوخود معذور ہیں ایک مسجد اور دو کمروں پر مشتمل مشن ہاؤس اپنے خرچ پر بنا کر جماعت کو پیش کیا۔مسجد کے افتتاح کے موقع پر اس خاتون نے جن کا نام فاطمہ ہے بتایا کہ جب میں چھوٹی تھی تو اپنے والد صاحب اور ایک مبلغ کے ساتھ چندہ کی صندوقچی اٹھائے چندہ لینے کی خاطر لمبے لمبے فاصلے پیدل طے کیا کرتی تھی۔ ہم اس طرح سے چندہ اکٹھا کیا کرتے تھے۔ جہاں میں نے یہ مسجد تعمیر کی ہے یہاں ایک کچی مسجد میرے والد صاحب نے چندہ اکٹھا کرکر کے بنائی تھی۔ وہ بعد میں گر گئی۔اب اس جگہ اللہ نے مجھے خدا کا گھر تعمیر کرنے کی توفیق دی ہے۔ اللہ نے خدمتِ دین کے صلہ میں اس بزرگ خاتون کو بے انتہا فضلوں سے نوازا ہے۔اور یہ چندہ اکٹھا کرنے والی خاتون اب کماسی شہر میں کئی مکانوں کی، کوٹھیوں کی مالک ہیں۔

❁......اکرا (Accra) میں اَچی موٹا(Achimota) کے مقام پرایک مخلص خاتون صدیقہ صاحبہ نے ایک خوب صورت مسجد اپنے خرچ پر تعمیر کر کے جماعت کو پیش کی۔ انہوں نے اس مسجد میں پانی، بجلی، قالین، لاؤڈسپیکر وغیرہ کا سارا انتظام مکمل کر کے، Finish کر کے دیا ہے۔اس سارے انتظام پر ساڑھ ملین سیڈیز لاگت آئی۔ جزاکم اللہ۔

❁......پھرنائیجیریا کے مبلغ انچارج عبدالخالق صاحب بیان کرتے ہیں کہ: ایفے سرکٹ (Ife Circuit) میں ایک دوست الحاجی ہدایت اللہ نے احمدیت قبول کی اوراپنی فیملی کی طرف سے ایک مسجد تعمیر کر کے اس کی چابیاں اور کاغذات ایک تقریب میں جماعت کے حوالہ کیے اور کہا کہ میں احمدی مسلمان ہوں۔ میں نے جماعت احمدیہ کوتمام جماعتوں سے بہتر پایا ہے اس لیے میں نے احمدیت قبول کی اورآج یہ مسجد ان کے حوالہ کرتا ہوں۔مسجد پر 1.3 ملین نائرہ خرچ آیا۔

❁......امیر صاحب آئیوری کوسٹ بیان کرتے ہیں کہ اب جماعت احمدیہ اپنے خرچ اس طرح بھی بچاتی ہے کہ وقارِعمل سے بہت سارے کام کیے جاتے ہیں۔گاؤں مُوسُوبا (Moussoba) میں جب مسجد کی تعمیر کا آغاز کیا گیا تو یہ دیکھیں اب اللہ تعالیٰ کس طرح مدد فرماتا ہے۔ گاؤں کے چیف نے تمام گاؤں کو اکٹھا کیا اور کہا کہ مسجد کی تعمیر کا آغاز ہورہا ہے۔گاؤں کا کوئی مرد مسجد کی تعمیر مکمل ہونے تک کھیتوں میں نہیں جائے گا اور اب اس عرصہ کے دوران گاؤں کی عورتیں تمام اہل خانہ کے لیے کھیتوں میں جائیں گی اور ضروری اشیا لائیں گی۔ یعنی فارمنگ (Farming) جوکام مرد کرتے تھے وہ عورتیں کریں گی اورمرد اس وقت تک کھیتوں میں نہیں جاسکتے، اپنے فارم پر نہیں جاسکتے جب تک مسجد مکمل نہ کرلیں۔ چنانچہ حیران کن طور پر تمام اہالیان گاؤں نے کام کیا اور اڑھائی ہفتہ کے اندر مسجد تیار ہوگئی۔ گوچھوٹی سی مسجد ہے لیکن بہرحال وقارِعمل سے تیار ہوئی۔

اب مسجدیں جب تعمیر ہورہی ہوتی ہیں تو مخالفت تو ہر جگہ چل رہی ہے۔کہیں زیادہ ہے کہیں کم ہے۔افریقہ میں بھی مساجد کی تعمیر میں روکیں ڈالنے والے بہت سارے لوگ ہوتے ہیں۔

❁......تنزانیہ کے صوبہ موروگورو کی ایک نئی جماعت ٹنڈیگا (Tindiga) میں مسجد کی تعمیر کا پروگرام بنایا گیا تو علاقے کے مسلمان علماء نے مسجد کی تعمیر میں رکاوٹ ڈالنے کا اعلان کردیا۔نومبایعین نے مخالفت کی پروا کیے بغیر مسجد کی تعمیر کا آغاز کردیا۔مسجد کی بنیادیں بنا دی گئیں توان علماء نے رات کے اندھیرے میں کرائے کے غنڈوں کے ذریعہ مسجد کی بنیادیں گرادیں۔اس واقعہ پر مقامی گورنمنٹ نے اعلان کیا کہ جوشخص بھی اس تخریب کاری میں ملوث پایا گیا اُسے سخت ہاتھوں سے پکڑا جائے گا۔اس اعلان کے بعد مُلّاں کو مجال نہ ہوئی کہ مسجد کے بارہ میں کوئی بات منہ سے نکال سکیں۔الحمدللہ کہ اب خدا کے فضل سے وہاں پختہ اور بڑی مسجد بن چکی ہے۔

❁......امیر صاحب گیمبیا لکھتے ہیں کہ''ماکامسیرا'' نامی گاؤں کے مقامی چیف اور بعض مخالف لوگوں نے مل کر احمدیہ مسجد کوگرانے کا منصوبہ بنایا اور مسجد کومنہدم کردیا۔اس پر عدالت میں مقدمہ دائر کیا گیا۔مخالفین نے دعائیں کیں، صدقات دیئے اور جانور بھی ذبح کیے تاکہ اس مقدمہ کا فیصلہ ان کے حق میں ہو۔ان کو یقین تھا کہ ایسا ہی ہوگا لیکن عدالت نے فیصلہ دیا کہ جن لوگوں نے احمدیہ مسجد گرائی ہے وہ ساٹھ روز کے اندر اس کو دوبارہ تعمیر کریں ورنہ نوماہ جیل کی سزا ہوگی۔اس طرح اللہ تعالیٰ نے نشان دکھایا کہ جن لوگوں نے مسجد گرائی تھی انہی لوگوں نے اسے اپنے ہاتھوں سے تعمیر کر کے جماعت احمدیہ کے حوالے کیا۔یہ واقعہ سارے علاقہ میں ایک نشان بن چکا ہے۔کم ازکم وہاں قانون کی بالادستی اور حاکمیت تو ہے۔پاکستان میں تو بعض جگہ مساجد گرائی گئیں اور حکومت بھی مخالفین کا ساتھ ہی دیتی ہے۔

مشن ہاؤسز اور تبلیغی مراکز میں اضافہ

اللہ تعالیٰ کے فضل سے دورانِ سال ہمارے تبلیغی مراکز میں 281 کا اضافہ ہوا ہے۔اب تک گزشتہ سالوں کو شامل کر کے 85 ممالک میں تبلیغی مراکز کی کل تعداد 12,39 ہوچکی ہے۔

❁......تبلیغی مراکز کے قیام میں ہندوستان کی جماعت سرِفہرست ہے جہاں 181 تبلیغی مراکز کا اضافہ ہوا ہے۔اس کے علاوہ انہوں نے پانچ قطعات زمین بھی تبلیغی مراکز کے قیام کے لیے خریدے ہیں۔

❁......بنگلہ دیش میں 11 مقامات پر تبلیغی مراکز کے قیام کے لیے قطعات زمین حاصل کیے گئے ہیں۔

❁......انڈونیشیا میں دورانِ سال 13 نئے تبلیغی مراکز کا اضافہ ہے۔ اس اضافہ کے ساتھ ان کے مراکز کی کل تعداد 138 ہوجائے گی۔اس کے علاوہ 17 مقامات پر مخیّر احمدی حضرات نے قطعات زمین جماعت کو عطیۃً پیش کیے ہیں۔جلسہ سالانہ انڈونیشیا 2000ء کے موقع پر حضور رحمہ اللہ نے جماعت انڈونیشیا کو ہدایت کی تھی کہ مستقبل میں اپنے مرکز کے لیے بہت بڑی جگہ حاصل کریں۔ چنانچہ جماعت نے وہاں پہلے Step کے طور پر 34 ہیکٹر زمین خریدی ہے۔ الحمدللہ۔(34 ہیکٹر کا مطلب ہے تقریباً کوئی 175 ایکڑ)

❁......امریکہ میں ہمارے ایسے تبلیغی مراکز کی تعداد 36 ہے اور کینیڈا میں 10 ہے۔دورانِ سال نیویارک میں آٹھ لاکھ پچیس ہزار اور ایٹلانٹا جارجیا (Atlanta Georgia) میں دو لاکھ پچیس ہزار ڈالرز کی مالیت کی عمارات بطور تبلیغی مراکز خریدی گئیں۔

❁......گیانا میں جماعتی ضروریات کے لیے مشن ہاؤس سے ملحقہ عمارت بھی خریدی گئی ہے جس سے انشاء اللہ مشن ہاؤس اور مسجد میں توسیع ہوسکے گی۔

باقی صفحہ نمبر 9 پر ملاحظہ فرمائیں

مَصَالِحُ الْعَرَب

(عربوں میں تبلیغ احمدیت کے لئے

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام اور خلفائے مسیح موعودؑ کی بشارات،

گرانقدر مساعی اور ان کے شیریں ثمرات کا ایمان افروز تذکرہ)

(محمد طاہر ندیم۔عربک ڈیسک یوکے)

قسط نمبر229

مکرم سامح مصطفیٰ صاحب (1)

مکرم سامح مصطفیٰ محمد عبد الرحمٰن کا تعلق مصر سے ہے جہاں ان کی پیدائش 1979ء میں ہوئی، اور اس وقت یہ ایک پرائمری سکول میں عربی زبان کے استاد کے طور پر کام کررہے ہیں۔ وہ اپنے ایمانی سفر کا حال بیان کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ:

ہدایت کے راستہ پر پہلا قدم

اگر مَیں یہ کہوں تو شاید غلط نہ ہوگا کہ میری ہدایت کا سفر اس وقت سے شروع ہوا جب مَیں ابھی پرائمری سکول کا طالبعلم تھا۔ مجھے شروع سے ہی مطالعہ کا بے حد شوق تھا۔ میری طبیعت شاید اپنے ساتھیوں سے اس لحاظ سے مختلف تھی، کیونکہ ان کا اکثر وقت کھیل کود اور ہنسی مذاق میں گزرتا جبکہ مجھے جس مشغلہ میں سب سے زیادہ لطف آتا تھا وہ مختلف کتب کا مطالعہ تھا۔ انہی ایام کی بات ہے کہ ایک دن ایک کتاب ''بدائع الزهور فی وقائع الدهور'' میرے ہاتھ لگ گئی۔ اس کتاب میں تاریخی اعتبار سے قدیم اقوام کا ذکر کیا گیا ہے جسے دیومالائی رنگ دے کر بعض ناقابل یقین اور خرافاتی کہانیاں بھی درج کردی گئی ہیں۔ اس کتاب کے مؤلف محمد بن اِیاس المصری نے لکھا ہے کہ یہ کتاب ادب وتاریخ، قصہ ومزاح وغیرہ کی جامع ہے۔ لیکن اِس میں اُس نے بعض خرافاتی خیالات کو قرآن کریم کی آیات کے حوالے سے بیان کر کے سچا ثابت کرنے کی کوشش کی ہے نیز آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم سے منسوب کر کے بعض ایسی روایات درج کردی گئی ہیں جن کی صحت پر ہزار سوال اٹھتے ہیں۔ الغرض آج سمجھ آتی ہے کہ اس کتاب کے ذریعہ بظاہر حق بات کرنے کی کوشش کی گئی ہے لیکن حقیقت یہ ہے کہ اس کا ہدف باطل کو تقویت دینا ہے۔ بچپن میں اس چیز کا ادراک نہ تھا اور قرآنی آیات واحادیث کے ساتھ ساتھ لکھی ہوئی دیومالائی حکایات اور خرافاتی روایات کو بھی میں مسلّمات دِین میں سے شمار کرتا تھا۔ لیکن عجیب بات یہ تھی کہ میرے والد صاحب بھی کبھی کبھار میرے ساتھ مل کر یہ کتاب پڑھتے اور میری راہنمائی کی بجائے وہ اس میں درج امور کو قرآنی آیات کی تفسیر ہی سمجھ کر تصدیق کرتے جاتے تھے۔

اس کتاب کے مذکورہ مواد نے میری ابتدائی سوچ اور فکر کی نہج مقرر کرنے میں بہت بڑا کردار ادا کیا۔ اس کے بعض غیر فطری اور خلافِ عقل امور نے میرے اندر بچپن سے ہی سوال کرنے کی عادت کو راسخ کردیا جو اس حد تک پہنچ گئی تھی کہ بعض اوقات میرے والدین، اساتذہ کرام اور رشتہ داروں کے جوابات بھی میری تشنگی کو کم نہ کرسکتے تھے۔ شاید اسی پیاس کی شدت نے مجھے اپنی سوچ اور سمجھ کے مطابق مزید کتب کے مطالعہ کی طرف راغب کیا۔

قصص الأنبياء

چونکہ یہ بچپن کا ابتدائی زمانہ ہی تھا اس لئے میرے شوقِ مطالعہ کا رُخ ایسے قصّے کہانیوں کی طرف تھا جن میں تاریخی اور دینی رنگ نمایاں ہو۔ لہذا اسی جستجو میں اُس چھوٹی عمر میں مجھے بعض بڑی بڑی کتب کو دیکھنے کا موقعہ بھی ملا۔ ان میں سے خصوصی طور پر میں ابن کثیر کی کتاب ''قصص الأنبیاء'' کا ذکر کروں گا۔ اس کتاب کو مَیں نے پڑھنا شروع کیا لیکن میری پیاس نہ بجھی کیونکہ اس میں کم ازکم میری عمر کے بچے کے لئے ایسی دلچسپی کا سامان نہ تھا جو مجھے اس کتاب کا آخر تک مطالعہ کرنے پر مجبور کرتا۔ کیونکہ اس میں حدیث کی کتب کی طرح لمبی سند کے ساتھ مختلف روایات درج تھیں جو بہرحال ایک بچے کے لئے دلچسپی سے خالی تھیں۔

جماعت احمدیہ سے تعارف

لڑکپن کی عمر کی بات ہے کہ ایک دن مجھے موازنۂ مذاہب کے موضوع پر ایک معروف کتاب ''خطر البابية والبهائية'' مل گئی۔ گو کہ مؤلف اس کتاب میں ان دونوں مذاہب کو اسلامی فرقوں میں سے ہی قرار دیتا ہے تاہم مجھے بعد میں پتہ چلا کہ یہ دونوں مذاہب اس کے برعکس یہ عقیدہ رکھتے ہیں کہ ان کا دین، اسلام سے جدا ایک نیا دین ہے۔

اس کتاب کے آخری صفحہ پر مؤلف نے یہ بھی تحریر کیا کہ اسی طرح کے دیگر فرقوں میں سے جنہوں نے اسلام کے ساتھ اپنا رشتہ توڑ لیا ہے ایک فرقہ قادیانیت یا احمدیت بھی ہے، اور اس فرقہ کے بانی مرزا غلام احمد قادیانی کا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد نئی نبوت کا دعویٰ ہے اور ان کے ماننے والوں کی اکثریت لندن میں رہتی ہے۔

مَیں نے اپنی زندگی میں پہلی مرتبہ احمدیت کا نام پڑھا تھا۔ نہ جانے کیوں اس کے بعد تقریبًا ہر روز ہی بغیر کسی خاص محرک کے میرے ذہن میں ''احمدیت، قادیانی، مرزا غلام احمد'' کے الفاظ بار بار گردش کرنے لگے۔ اس بات کی ابھی تک مجھے سمجھ نہیں آئی کہ ایسا کیوں ہوتا رہا کیونکہ کئی سالوں تک یہ سلسلہ جاری رہا۔

لڑکپن اور اوائل عمری کے سوالات

مطالعہ اور مذکورہ بالا کتب کے مضامین پر اطلاع کے بعد میرے ذہن میں پیدا ہونے والے سوالات ایسے تھے کہ جن کا جواب مجھے کہیں نہ ملا، بلکہ ان سوالات نے مجھے شدید حیرت زدہ کردیا تھا۔ ان میں سے کچھ سوالات ذیل میں درج کئے جاتے ہیں۔

☆ آدم کو تو اللہ تعالیٰ نے تمام نام سکھائے لیکن فرشتوں کو کچھ نہ سکھایا۔ پھر ملائکہ پر آدم کی فوقیت کے اعلان کا کیا معنی؟

☆ کشتیٔ نوح میں تمام دنیا کے انسانوں، چرند پرند اور حیوانات کیسے سما گئے؟ پھر اس کشتی میں ایک دوسرے کی جان کے دشمن جانوروں کا کئی ایام تک اکٹھے رہنا بھی سمجھ سے باہر ہے۔

☆ قرآن کریم میں ایک شخص کا ذکر ہے کہ جس نے چھتوں کے بل گری ہوئی ایک بستی دیکھی تو سوال کر بیٹھا کہ اللہ تعالیٰ اسے کیسے زندہ کرے گا؟ اس کی اسے یہ سزا کیوں دی گئی کہ اسے سو سال تک مارے رکھا پھر زندہ کیا جبکہ اس کے تمام اہل خانہ دنیا چھوڑ چکے تھے اور اسکا گھر بار اس سے چھوٹ چکا تھا؟

☆ اصحاب کہف کو گو نجات مل گئی لیکن ایسی المناک نجات کیوں ملی؟ اصحابِ کہف تو اللہ تعالیٰ سے رحمت اور رُشد کی دعائیں کررہے تھے لیکن اللہ تعالیٰ نے انہیں تین سو سال تک کیوں سلائے رکھا جس میں انہوں نے اپنے اہل واقارب اور گھر بار سب کچھ کھو دیا؟

☆ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بارہ میں کیوں مشہور ہے کہ وہ آسمان پر زندہ موجود ہیں؟ جبکہ بہت کم لوگ جانتے ہیں کہ پرانی کتب میں یہ بھی لکھا ہے کہ حضرت ادریس علیہ السلام بھی آسمان پر زندہ موجود ہیں۔ پھر مسیح علیہ السلام کو اس بارہ میں کیا انفرادیت حاصل ہے؟

سوالات کا میری سوچ پر اثر

ان سوالات کی وجہ سے ایک عجیب سا خوف میرے اندر پنپنے لگا۔ مجھے دعا اور اس کی تاثیرات کے بارہ میں شکوک نے آگھیرا تھا کیونکہ مَیں یہی سوچتا تھا کہ پرانے زمانوں میں جن لوگوں نے اللہ تعالیٰ سے نجات کی دعائیں کی تھیں ان میں سے اصحاب کہف اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام وغیرہ کو ایسی المناک نجات ملی جس کے تصور سے بھی دل اندر سے کٹنے لگتا ہے۔ اس لحاظ سے کبھی کبھی ہمارے روزمرہ کے ڈرامے اور قصے مجھے اپنے ذہن میں بننے والی حقیقت سے زیادہ قریب محسوس ہوئے کیونکہ کم ازکم ان کا انجام تو اسی طرح ہی ہوتا ہے جیسا ایک عام آدمی کا ذہن سوچتا ہے۔ لیکن یہ چیز مجھے مروجہ دینی قصوں میں مفقود نظر آتی تھی۔

سوالوں کا جواب

{تبصرہ: مکرم سامح مصطفیٰ صاحب نے اپنے اس سفر کی داستان میں آگے جا کر لکھا ہے کہ وہ خود کو ان سوالات کے سامنے بے بس اور عاجز محسوس کرتے تھے اور ان کے صحیح جوابات انہیں جماعت احمدیہ میں داخل ہونے کے بعد ہی ملے۔ لیکن شاید قارئین کرام بھی یہ جاننا چاہتے ہوں گے کہ آخر ان سوالوں کے درست جوابات ہیں کیا؟ لہذا مناسب معلوم ہوتا ہے کہ ذیل میں ان میں سے چند ایک کے جوابات اختصار کے ساتھ درج کردیئے جائیں۔

آدم کی فرشتوں پر فوقیت

مکرم سامح مصطفیٰ صاحب کا ایک سوال یہ تھا کہ آدم کو تو اللہ تعالیٰ نے تمام نام سکھائے لیکن فرشتوں کو کچھ نہ سکھایا۔ پھر ملائکہ پر آدم کی فوقیت کے اعلان کا کیا معنی؟

دراصل یہ سوال غلط فہمی کا نتیجہ ہے۔ فرشتوں پر آدم کی فوقیت سے سائل کی مراد یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے فرشتوں کو آدم کو سجدہ کرنے کا حکم فرمایا نیز اسے اسماء سکھائے لیکن فرشتوں کو وہ نہ سکھائے جس سے آدم کی فوقیت ظاہر ہوتی ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ یہ غلط فہمی تمام امور کو ظاہر پر محمول کرنے کی وجہ سے ہی پیدا ہوئی ہے۔ ان امور کو سمجھنے کے لئے حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کی تفسیر کبیر کا مطالعہ نہایت مفید ہوگا۔ جس کا خلاصہ ذیل میں بیان کیا جاتا ہے۔

سجدہ سے مراد

قرآن کریم کی مختلف آیات میں فرشتوں کے مختلف کام بیان کئے گئے ہیں مثلاً وحی الٰہی کا نزول، قانونِ قدرت کا اجرا موت وحیات کے قانون کو چلانا، نیک تحریکوں کا دلوں میں پیدا کرنا وغیرہ۔ ملائکہ کا ایک کام یہ بھی ہے کہ جب اللہ تعالیٰ کسی مامور کو مبعوث فرماتا ہے تو ساتھ ہی ملائکہ کو حکم ملتا ہے کہ وہ تمام کائنات کو اس کی تائید میں لگا دیں اور اس طرح کل دنیا ہی مامور کی خدمت میں لگ جاتی ہے اور وہ باوجود شدید مخالفت کے آخر غالب آجاتا ہے اور اس مقصد میں کامیاب ہو جاتا ہے جس کے لئے اسے بھیجا جاتا ہے۔ حدیث نبوی میں بھی یہ امر یوں بیان ہوا ہے کہ جب اللہ تعالیٰ کسی بندہ کو اپنا محبوب بنالیتا ہے تو جبریلؑ سے فرماتا ہے کہ مَیں خدا فلاں شخص سے محبت کرتا ہوں، اس پر جبریلؑ بھی اس سے محبت کرنے لگتا ہے۔ پھر جبریلؑ دوسرے آسمانی فرشتوں سے کہتا ہے کہ اللہ تعالیٰ فلاں شخص سے محبت کرتا ہے پس تم بھی اس سے محبت کرو۔ اس پر سب آسمانی وجود اس سے محبت کرنے لگتے ہیں۔ اس کے بعد دنیا کے لوگوں میں بھی اس کی قبولیت کی رُوح پیدا کردی جاتی ہے۔

(البخاری کتاب الادب باب المِقَةِ من اللّٰه)

خلاصہ یہ ہے کہ خدا تعالیٰ جب اپنے مامور بھجواتا ہے تو فرشتوں کو ارشاد فرماتا ہے کہ وہ اپنے اپنے حلقۂ نظام میں ان کی تائید کی رو چلائیں۔ فرشتوں کے آدم کو سجدہ کا یہی معنی ہے کہ چونکہ آدم کو مامور بنا کر بھیجا گیا ہے اس لئے اسکی کامیابی کے لئے کوشاں ہو جائیں۔

آدم کو سکھائے جانے والے اسماء کی حقیقت

آدمؑ کے قصّے میں جن اسماء کے سکھانے کا ذکر ہے ان سے وہ اسماء مراد ہیں جن کا سیکھنا انسان کے دین اور اخلاق کی تکمیل کے لئے ضروری ہے اور جن کو خدا تعالیٰ کے سوا کوئی نہیں سکھا سکتا۔ اور ان اسماء کا قرآن کریم کی اس آیت میں ذکر ہے وَلِلّٰہِ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰی فَادْعُوْهُ بِهَا وَ ذَرُوا الَّذِيْنَ يُلْحِدُوْنَ فِيْٓ اَسْمَآئِهٖ۔ سَيُجْزَوْنَ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ (الاعراف:181) یعنی اللہ تعالیٰ تمام نیک ناموں یعنی صفات کا مالک ہے پس اللہ کو ان ناموں سے یاد کیا کرو اور ان لوگوں کو چھوڑ دو جو اس کے ناموں یعنی صفات میں غلط راستوں کو اختیار کرتے ہیں اور شک اور جھگڑے سے کام لیتے ہیں وہ اپنے اعمال کا بدلہ پائیں گے۔ اس آیت سے ظاہر ہے کہ:

(1) اللہ تعالیٰ کے اسماء یعنی صفات کا صحیح علم حاصل کئے بغیر انسان اللہ تعالیٰ کا عرفان حاصل نہیں کر سکتا اور اس کے فضلوں کا وارث نہیں ہوسکتا۔

(2) ان اسماء یعنی صفات کا صحیح علم اسی کے سکھانے سے آسکتا ہے۔ جو لوگ اپنے خیال اور عقل سے کام لیتے ہیں وہ ضرور غلطی کرتے ہیں اور اسماء الٰہیہ کا صحیح علم حاصل نہیں کر سکتے ہیں۔ پس آدم چونکہ مذہب کے قیام اور اللہ تعالیٰ سے مخلوق کے وصال کی غرض سے مبعوث ہوئے تھے اس لئے ضروری تھا کہ انہیں اسماء الٰہیہ سکھائے جاتے تا ان کی اُمّت ان ناموں کے ذریعہ سے خدا تعالیٰ کو شناخت کرتی اور اس سے تعلق پیدا کرتی اور اگر وہ نام نہ سکھائے جاتے تو اس کی امت کے ملحد اور

باقی صفحہ نمبر 4 پر ملاحظہ فرمائیں

متی کی انجیل پر ایک نظر

(سید میر محمود احمد ناصر۔ ربوہ)

قسط نمبر38

متی باب 26

ہمارے اس مضمون میں زیادہ زور متی کی انجیل پر ہے مگر قارئین یہ مدنظر رکھیں کہ گتسمنی کے باغ میں واقعات کے بیان میں متی، مرقس اور لوقا کی اناجیل میں کچھ مشارکت پائی جاتی ہے وہاں یوحنا کی انجیل میں باغ میں جا کر یسوع کی لمبی تقریر کا ذکر ہے جو باقی تینوں اناجیل میں موجود نہیں۔

گتسمنی میں دعا کے بعد متی کا انجیل نویس یسوع کی گرفتاری کا واقعہ بیان کرتا ہے نئے عہدنامہ میں ایک خوبی یہ پائی جاتی ہے کہ یسوع کے حالات زندگی کے بارہ میں ہر اہم بات کے بیان میں اناجیل میں اختلاف اور تناقض ہے۔

- یسوع کے نسب نامہ میں اختلاف ہے۔
- یسوع کی پیدائش کے واقعات میں اختلاف ہے۔
- پیدائش کے بعد کے واقعات کے بارہ میں اختلاف ہے۔
- یسوع کے معجزات کی تفاصیل میں اختلاف ہے۔
- یسوع کے معجزات کے زمانہ اور جگہ کے بارہ میں اختلاف ہے۔
- یسوع کے حواریوں کے بارہ میں بھی کچھ اختلاف ہے۔
- یسوع کا زمانہ ماموریت اور تبلیغ کب اور کہاں شروع ہوئے اس بارہ میں بھی اختلاف ہے۔
- یسوع کے وطن کے بارہ میں اختلاف ہے۔
- یسوع کے واقعات کی ترتیب میں اختلاف ہے۔
- یسوع کے ابن داؤد ہونے کے بارہ میں اختلاف ہے۔
- یسوع کی تعلیم وہی تھی جو موسوی شریعت میں دی گئی تھی یا اس سے مختلف تھی اس بارہ میں اختلاف ہے۔
- یسوع کے نزدیک موسوی شریعت واجب التعمیل ہے یا منسوخ ہے اس بارہ میں اختلاف ہے۔
- یسوع کی طلاق کے بارہ میں تعلیم میں اختلاف ہے۔
- یسوع کے نشان دکھانے یا نہ دکھانے کے بارہ میں جواب میں اختلاف ہے۔
- یسوع نے اعلان ماموریت یوحنا کی زندگی میں کیا تھا یا اس کے بعد اس میں اختلاف ہے۔
- اور یسوع کی گرفتاری کے واقعات کی تفاصیل میں شدید اختلاف ہے۔

✿...... **متی کا انجیل نویس گرفتاری کے واقعات کو اس طرح باب 26 کی آیت 47 تا 51 میں بیان کرتا ہے:۔**

وہ یہ کہہ ہی رہا تھا کہ یہوداہ جو ان بارہ میں سے ایک تھا آیا اور اس کے ساتھ ایک بڑی بھیڑ تلواریں اور لاٹھیاں لئے سردار کاہنوں اور قوم کے بزرگوں کی طرف سے آ پہنچی۔ اور اس کے پکڑوانے والے نے ان کو یہ نشان دیا تھا کہ جس کا میں بوسہ لوں وہی ہے۔ اسے پکڑ لینا۔ اور فوراً اس نے یسوع کے پاس آ کر کہا اے ربی سلام ! اور اس کے بوسے لئے۔ یسوع نے اس سے کہا میاں ! جس کام کو آیا ہے وہ کر لے۔ اس پر انہوں نے پاس آ کر یسوع پر ہاتھ ڈالا اور اسے پکڑ لیا۔ (متی باب 26 آیت 47 تا51)

✿......اب متی کے گرفتاری کے بارہ میں بیان کے بعد یوحنا کی انجیل کا بیان پڑھئے:۔

یسوع یہ باتیں کہہ کر اپنے شاگردوں کے ساتھ قدرون کے نالہ کے پار گیا وہاں ایک باغ تھا اس میں وہ اور اس کے شاگرد داخل ہوئے اور اس کا پکڑوانے والا یہوداہ بھی اس جگہ کو جانتا تھا کیونکہ یسوع اکثر اپنے شاگردوں کے ساتھ وہاں جایا کرتا تھا۔ پس یہوداہ سپاہیوں کی پلٹن اور سردار کاہنوں اور فریسیوں سے پیادے لے کر مشعلوں اور چراغوں اور ہتھیاروں کے ساتھ وہاں آیا۔ یسوع ان سب باتوں کو جو ان کے ساتھ ہونے والی تھیں جان کر باہر نکلا اور ان سے کہنے لگا کہ کسے ڈھونڈتے ہو؟

انہوں نے اسے جواب دیا : یسوع ناصری کو۔

یسوع نے ان سے کہا میں ہی ہوں اور اس کا پکڑوانے والا یہوداہ بھی ان کے ساتھ کھڑا تھا۔ اس کے یہ کہتے ہی کہ میں ہی ہوں وہ پیچھے ہٹ کر زمین پر گر پڑے۔ پس اس نے ان سے پھر پوچھا کہ تم کسے ڈھونڈتے ہو؟ انہوں نے کہا : یسوع ناصری کو۔

یسوع نے جواب دیا کہ تم سے کہہ چکا کہ میں ہی ہوں۔ پس اگر مجھے ڈھونڈتے ہو تو انہیں جانے دو۔ یہ اس نے اس لئے کہا کہ اس کا وہ قول پورا ہو کہ جنہیں تو نے مجھے دیا میں نے ان میں سے کسی کو بھی نہ کھویا۔

(یوحنا باب 18 آیت 1 تا9)

✿......اب ہم ہر دیانتدار، سمجھدار عیسائی سے پوچھتے ہیں کہ کیا یہ دونوں بیانات (متی اور یوحنا کے) آپس میں انتہائی مختلف اور متضاد نہیں؟ عیسائی صاحبان ذرا دل پر ہاتھ رکھ کر جواب دیجئے کہ کیا ان دونوں بیانات میں سے ایک لازماً جھوٹا نہیں۔ متی کہتا ہے دھوکہ باز یہودا نے بوسہ لے کر یسوع کی پہچان کروائی اور ان کو قید کر لیا گیا۔ یوحنا کہتا ہے کہ خدا یسوع نے گرفتار کرنے والوں کو بتایا کہ میں یسوع ناصری ہوں اس پر وہ سب کے سب زمین پر گر پڑے۔ کیا یہ وہ کتاب ہے جو صاف اور صریح طور پر اختلاف پر مشتمل ہے پر آپ اس کو خدا کا کلام کہتے چلے جاتے ہیں کیا وہ کتاب جو غلط بیان پر مشتمل ہے خدا کی مخلوق کی راہنمائی کا فرض سرانجام دے سکتی ہے؟

اگرچہ عیسائی مفسرین نے ان اختلافات سے صرفِ نظر کرنے کی کوشش کی ہے مگر پھر بھی انٹرپریٹرز بائبل کے ایڈیٹر یوحنا کے بیان پر تبصرہ کرتے ہوئے لکھتے ہیں:۔

Cf. Mark 14:26, 43-50. Matthew, 26:30,47-56. Luke 21:37, 22:39, 47-53. There are some striking differences between the Johannine and the synoptic record

حیرت ہے مسیحی مفسرین پر جو خوب جانتے ہیں کہ نئے عہدنامہ کے بیانات میں شدید اختلاف اور تضاد ہے اور پھر بھی اس کو اپنی راہنمائی کے لئے خدا کا کلام سمجھتے ہیں۔

✿...... گرفتاری کے موقعہ پر یہ بھی ذکر ہے کہ ایک شاگرد نے سردار کاہن کے ایک نوکر پر تلوار چلائی، لکھا ہے:۔

اور دیکھو یسوع کے ساتھیوں میں سے ایک نے ہاتھ بڑھا کر اپنی تلوار کھینچی اور سردار کاہن کے نوکر پر چلا کر اس کا کان اڑا دیا۔ یسوع نے اس سے کہا اپنی تلوار کو میان میں کر لے کیونکہ جو تلوار کھینچتے ہیں وہ سب تلوار سے ہلاک کئے جائیں گے۔ یا تو نہیں سمجھتا کہ میں اپنے باپ سے منت کر سکتا ہوں اور وہ فرشتوں کے بارہ تمن سے زیادہ میرے پاس ابھی موجود کر دے گا؟ مگر وہ نوشتے کہ یونہی ہونا ضرور ہے کیونکر پورے ہوں گے؟ (متی باب 26 آیت 51 تا54)

لیکن اس واقعہ سے تھوڑی دیر پہلے یسوع نے اپنے شاگردوں کو ہدایت کی تھی:۔

’پھر اس نے ان سے کہا کہ جب مَیں نے تمہیں بٹوے اور جھولی اور جوتی بغیر بھیجا تھا کیا تم کسی چیز کے محتاج رہے تھے؟ انہوں نے کہا کسی چیز کے نہیں؟ اس نے ان سے کہا مگر اب جس کے پاس بٹوا ہو وہ اسے لے لے اور اس طرح جھولی بھی اور جس کے پاس نہ ہو وہ اپنی پوشاک بیچ کر تلوار خریدے۔ (لوقا باب 22 آیت 35-36)

فرمائیے پادری صاحبان! کیا ایک ہی رات میں چند گھنٹوں کے فرق سے یسوع کی ان دو ہدایات میں واضح تضاد نہیں ہے۔

(باقی آئندہ)

✿✿✿✿✿✿✿✿

بقیہ: مصالح العرب از صفحہ نمبر 3

بے دین ہونے کا خطرہ تھا۔

قرآن کریم سے معلوم ہوتا ہے کہ جو اسماء آدم کو سکھائے گئے تھے فرشتے ان سے پوری طرح واقف نہ تھے اور وہ اسماء جن سے فرشتے فرداً فرداً کلی طور پر واقف نہیں صفات الٰہیہ ہی ہیں کیونکہ ان کی نسبت قرآن کریم میں آتا ہے کہ یَفْعَلُوْنَ مَا یُؤْمَرُوْنَ (النحل:51) انہیں جو حکم دیا جاتا ہے وہی کرتے ہیں اس کے سوا کچھ نہیں کرتے اور کر نہیں سکتے۔ اور جب فرشتے وہی کچھ کرتے ہیں جو انہیں کہا جاتا ہے تو ظاہر ہے کہ وہ خدا تعالیٰ کی بخشش اور خدا تعالیٰ کی ستاری اور خدا تعالیٰ کی قہاری کی صفات کی حقیقت کو نہیں سمجھ سکتے۔ انسان ہی ہے جسے خدا تعالیٰ نے علم دے کر مقدرت دی ہے کہ وہ جو راستہ چاہے اپنے لئے اختیار کرے۔ اور خطا اور نسیان کا اسے محل بنایا ہے۔ وہ کبھی نافرمانی بھی کرتا ہے اور کبھی توبہ اور کبھی نسیان کا مرتکب ہوتا ہے اور کبھی پھر صحیح راستہ کی طرف واپس آتا ہے اور اسی طرح خدا تعالیٰ کی بخشش اور اس کی راہنمائی سے فائدہ اٹھاتا ہے اور کبھی نافرمانی پر اصرار کر کے خدا تعالیٰ کے غضب کو بھڑکاتا ہے۔ پس صفاتِ الٰہیہ کا پورا علم انسان کو ہی حاصل ہوتا ہے، ملائکہ کو نہیں۔ وہ ملائکہ صرف اس صفت کو ہی جانتے ہیں جو ان سے متعلق ہے جبکہ انسان تمام صفات الٰہیہ سے واقف ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ رحیم ہے انسان بھی رحیم بننے کی قابلیت رکھتا ہے۔ وہ غفار ہے یہ بھی غفار بننے کی قابلیت رکھتا ہے۔ وہ قہار ہے یہ بھی قہار بننے کی قابلیت رکھتا ہے۔ وہ جبار ہے یہ بھی جبار بننے کی قابلیت رکھتا ہے۔ وہ شکور ہے یہ بھی شکور بننے کی قابلیت رکھتا ہے۔ ظاہر ہے کہ فرشتے ان سب صفات کے حامل نہیں ہو سکتے۔ مثلاً موت کے فرشتے ہیں ان کا کام صرف جان نکالنا ہے وہ کسی پر رحم نہیں کر سکتے۔ رزق پر مامور فرشتے کسی کی جان نہیں نکال سکتے۔ اسی طرح کلام الٰہی لانے والے فرشتے کوئی اور کام نہیں کر سکتے۔ مگر ایک کامل انسان اپنے اپنے موقع پر جلاتا بھی ہے مارتا بھی ہے۔ بخشتا بھی ہے اور سزا بھی دیتا ہے۔ پس انسان تمام صفات الٰہیہ کا حامل ہے مگر فرشتے صرف ایک یا چند صفات کے حامل ہیں اس لئے انسان کو صفات الٰہیہ کا جو کامل علم دیا گیا ہے وہ فرشتوں کو نہیں دیا گیا اور اس کی بنیاد آدم کے ذریعہ سے اور ان کے وقت سے رکھی گئی ہے۔ ان سے پہلے کا انسان چونکہ کامل نہ تھا اس لئے وہ بھی یہ علم نہ رکھتا تھا اور تمام صفاتِ الٰہیہ سے واقف نہ کیا گیا تھا۔

(مزید تفصیل کے لئے ملاحظہ ہو تفسیر کبیر جلد اول تفسیر سورۃ البقرۃ)}

(باقی آئندہ)

✿✿✿✿✿✿✿

RASHID & RASHID
Solicitors , Advocates
Immigration Specialists
Commissioners of Oaths

Rashid A. Khan
Solicitor (Principal)

قانونی مشاورت برائے اسائلم

- Asylum & Immigration
- New Point Based System
- Settlement Applications (ILR)
- Post Study Work Visa
- Nationality & Travel Documents
- Human Rights Applications
- High Court of Appeals

- Switching Visas
- Over Stayers
- Legacy Cases
- Work Permits
- Visa Extensions
- Judicial Reviews
- Tribunal Appeals

HEAD OFFICE
21-23 Tooting High Street , Tooting , London SW17 0SN
(1 minute from Tooting Broadway tube station)
Tel: 02086 720 666   02086 721 738

24 Hours Emergency No:
07878 33 5000 / 0777 4222 062

Same Day Visa Service
Email: law786@live.com

RASHID & RASHID LAW FIRM (SOLICITORS)
SOW THE SEEDS OF LOVE

THOMPSON & CO SOLICITORS
New Office in Morden
Consult us for your legal requirements
such as Immigration & Nationality, Conveyancing , Personal Injury, Family & Ancillary Proceedings,Wills & Probate, Criminal Litigation .
Contact: Anas A.Khan, John Thompson , Naeem Khan, David Brocklesby (Member of Family Law Panel) & David Wilson.
Head Office: 1st floor 48 Tooting High Street London SW17 0RG Tel:020 8767 5005
Branch Office :14-16 Mitcham Road, SW17 9NA Tel: 020 8682 4040
Morden Branch:164 Kenley Road - Morden SW19 3DL Tel: 020 8545 0697
Mobile: 07702896350 -- 24hrs Crime Line: 07533667921

خطبہ جمعہ

شکر کے مضمون کا تذکرہ جتنا جماعت احمدیہ میں ہوتا ہے یا شکر کے مضمون کا ادراک جتنا جماعت کو ہے، ہم دعویٰ سے کہہ سکتے ہیں کہ کسی اور کو نہ ہے اور نہ ہوسکتا ہے کیونکہ حقیقی شکر وہ ہے جو خدا کا ہو، خدا تعالیٰ کی رضا کے حصول کے لئے ہو، خدا تعالیٰ کے دین کی ترقی اور غیروں پر اُس کا رعب پڑنے پر ہو۔

غیر مسلم اگر اسلام کے بارے میں غلط خیالات کو دل سے نکالتے ہیں یا یہ اظہار کرتے ہیں کہ آج ہمارے دل اور دماغ اسلام کے بارے میں غلط تأثرات سے صاف ہوگئے ہیں تو وہ صرف اور صرف جماعت احمدیہ کی مجالس میں حاضر ہو کر اپنے ذہنوں کو پاک کرتے ہیں، یا صحیح اسلام اُنہیں جماعت احمدیہ کی مجلسوں سے ہی، پروگراموں سے ہی پتہ لگتا ہے۔

تجدیدِ نو کے جس کام کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام نے شروع فرمایا تھا، وہ تقریباً 124 سال گزرنے کے بعد آج بھی جاری ہے اور نہ صرف جاری ہے بلکہ اللہ تعالیٰ کے وعدوں اور تائیدات کے نظارے بھی ہم دیکھتے ہیں۔

(حالیہ دورۂ یورپ میں یورپین پارلیمنٹ میں خطاب۔ اسی طرح جرمنی کے دورہ کے دوران اللہ تعالیٰ کی تائید و نصرت اور غیروں میں اسلام کے پیغام کی اثر انگیزی پر مشتمل تأثرات اور میڈیا میں دورہ کی کوریج کا ایمان افروز تذکرہ)

جامعہ احمدیہ جرمنی کی نئی عمارت کا افتتاح

خطبہ جمعہ سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ مورخہ 21؍دسمبر 2012ء بمطابق 21؍فتح 1391 ہجری شمسی بمقام مسجد بیت الفتوح، مورڈن۔ لندن

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيکَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ

أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ- بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُلِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ۔اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔مٰلِکِ يَوْمِ الدِّيْنِ اِيَّا کَ نَعْبُدُ وَ اِيَّاکَ نَسْتَعِيْنُ۔

اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ۔صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِالْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَاالضَّآلِّيْنَ ۔

شکر کے مضمون کا تذکرہ جتنا جماعت احمدیہ میں ہوتا ہے یا شکر کے مضمون کا ادراک جتنا جماعت کو ہے، ہم دعویٰ سے کہہ سکتے ہیں کہ کسی اور کو نہ ہے اور نہ ہوسکتا ہے کیونکہ حقیقی شکر وہ ہے جو خدا کا ہو، خدا تعالیٰ کی رضا کے حصول کے لئے ہو، خدا تعالیٰ کے دین کی ترقی اور غیروں پر اُس کا رعب پڑنے پر ہو۔

پس آج خالص ہو کر اگر کوئی جماعت اسلام کی ترقی کے لئے کوشاں ہے، اسلام کی خوبصورت تعلیم کو دنیا کے ہر کونے اور ہر طبقے میں پھیلانے کی کوشش میں ہر قسم کی منصوبہ بندی کر کے اس کام کو سرانجام دے رہی ہے تو وہ جماعت احمدیہ ہے اور یہ بات دنیا کی کسی بھی اَور جماعت، گروہ یا تنظیم میں نظر نہیں آئے گی۔ اور پھر اگر کوئی کوشش کر بھی رہا ہے تو کامیابی کا ہزارواں حصّہ بھی جماعت کی کوششوں اور کامیابیوں کے مقابل پر نظر نہیں آئے گا۔ غیر یعنی غیر مسلم اگر اسلام کے بارے میں غلط خیالات کو دل سے نکالتے ہیں یا یہ اظہار کرتے ہیں کہ آج ہمارے دل اور دماغ اسلام کے بارے میں غلط تأثرات سے صاف ہوگئے ہیں تو وہ صرف اور صرف جماعت احمدیہ کی مجالس میں حاضر ہو کر اپنے ذہنوں کو پاک کرتے ہیں، یا صحیح اسلام اُنہیں جماعت احمدیہ کی مجلسوں سے ہی، پروگراموں سے ہی پتہ لگتا ہے۔

پس اسلام کی تجدیدِ نو کے جس کام کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام نے شروع فرمایا تھا، وہ تقریباً 124 سال گزرنے کے بعد آج بھی جاری ہے اور نہ صرف جاری ہے بلکہ اللہ تعالیٰ کے وعدوں اور تائیدات کے نظارے بھی ہم دیکھتے ہیں۔ چاہے یہ تائیدات کے نظارے افریقہ کے جنگلوں اور شہروں میں ہوں یا صحراؤں میں ہوں یا دور دراز جزائر میں ہوں، عرب دنیا میں ہوں یا ایشیا میں ہوں۔ امریکہ اور یورپ کے عوام کو اسلام کی خوبصورت تعلیم کا پیغام پہنچا کر اُن کے شبہات دور کرنے سے تعلق رکھتے ہوں یا یورپ اور امریکہ کے ایوانوں میں اسلام کی خوبصورت تعلیم کا لوہا منوانے سے تعلق رکھتے ہوں تو وہاں بھی اللہ تعالیٰ کی تائیدات نظر آتی ہیں۔

پس اللہ تعالیٰ کے فضلوں کی یہ بارش ہمیں کس قدر شکر گزاری کے مضمون کو سمجھنے والا اور شکر ادا کرنے والا بناتی ہے اور بنانی چاہئے دوسرے اس کا اندازہ لگا ہی نہیں سکتے۔ احمدی ہی ہیں جو اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کو کہ لَئِنْ شَكَرْتُمْ لَاَزِيْدَنَّكُمْ (ابراہیم:8)۔ کہ ’اگر تم میرا شکر کرو گے تو مَیں اپنی دی ہوئی نعمتوں کو زیادہ کروں گا‘، کو سب سے زیادہ سمجھتے ہیں۔ یہ کام جو ہم کر رہے ہیں، اس کا مقصد اپنی پہچان کروانا نہیں، کوئی ذاتی بڑائی نہیں یا اس کا اظہار نہیں بلکہ اُس مشن کو آگے لے جانا ہے جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام لے کر آئے تھے۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خوبصورت تعلیم کو دنیا کے سامنے پیش کرنا ہی ہمارا کام ہے تاکہ دنیا کے سامنے یہ تعلیم پیش کر کے آپؐ کے آخری رسول ہونے کا ادراک دنیا میں پیدا کیا جائے اور اللہ تعالیٰ کی توحید کو دنیا میں قائم کروایا جائے۔ پس جو کام خدا تعالیٰ کے لئے ہوں اور ذاتی بڑائی اور نام و نمود اُن میں نہ ہوں اور پھر اُس کے نیک نتائج پر خدا تعالیٰ کی شکر گزاری بھی ہو تو پھر یقیناً اللہ تعالیٰ کی تائید اور نصرت پہلے سے بڑھ کر ہوتی ہے۔ پس اس مضمون کو ہمیں ہمیشہ اپنے سامنے رکھنا چاہئے۔

گزشتہ دنوں مَیں یورپ کے سفر پر تھا جہاں مختلف پروگرام تھے جن میں سب سے پہلے تو یورپین پارلیمنٹ کا ایک پروگرام تھا جو اُن کے آڈیٹوریم میں ہوا۔ جس میں یورپین پارلیمنٹیرین اور مختلف ممالک کے ملکی پارلیمنٹیرین یعنی کُل ملا کے سارے مہمان تقریباً دوسو سے زائد تھے یا دوسرے سیاستدان، وکلاء اور پڑھے لکھے طبقے پر سارے مشتمل تھے۔ اُن کے ساتھ بھی وہاں پروگرام ہوا تھا۔ اسی طرح کئی نیوز ایجنسیوں کے نمائندوں کے سامنے بھی اسلام کی خوبصورت تعلیم کے حوالے سے مجھے کچھ کہنے کا موقع ملا۔ پریس کانفرنس کی وجہ سے دنیا میں کافی کوریج ہوئی۔ اس تقریب کو آرگنائز کروانے کے لئے یوکے کی جماعت نے بھی اچھا کردار ادا کیا۔ گو اصلی آرگنائزر تو ہمارے یورپین پارلیمنٹیرین دوست ہی تھے۔ بہرحال یہ پروگرام بہت اچھا رہا۔ یوکے کی جماعت کو شاید اس کی فکر بھی تھی اس لئے جماعتوں میں یہ لوگ دعا کا اعلان بھی کرواتے رہے اور احمدیوں کی دعاؤں کی قبولیت کو ہمیشہ کی طرح ہم نے اس پروگرام میں دیکھا بھی اور محسوس بھی کیا۔ میرے خیال میں تو جو باتیں مَیں نے کیں عمومی طور پر ہم اُن کو عام سمجھتے ہیں لیکن اگر سوچا جائے تو اسلام کے حوالے سے کوئی بات بھی عام نہیں ہوتی۔ اللہ تعالیٰ نے جس دین کو کامل کیا ہے اُس کی ہر بات ہی اہم ہے، اسی لئے شاملین پر ان باتوں کا بڑا اثر بھی ہوا۔ اس کا انہوں نے کھل کر اظہار بھی کیا۔ اسلام سے متعلق شکوک و شبہات دور ہوئے۔ الحمد للہ۔

اس کے بعد مَیں جرمنی چلا گیا تھا اور جرمنی میں بھی اسی طرح دو بڑے پروگرام تھے۔ ایک تو ہیمبرگ میں مسجد کو انہوں نے ٹھیک کیا ہے۔ جو نئی جگہ خریدی تھی اس میں پہلے مسجد تو اندر بنائی ہوئی تھی۔ بلڈنگ کو کنورٹ (Convert) کیا تھا لیکن مینارے وغیرہ نہیں تھے۔ اب مینار وغیرہ بنائے تھے تو اس تعمیر کے حوالے سے بھی ایک پروگرام ہوا جو اصل میں تو مہمانوں کو لانے کا ایک بہانہ تھا۔ بہرحال اس میں بھی بڑا

اچھا طبقہ شامل ہوا اور اسلام کی خوبصورت تعلیم کا یہ سب لوگ بڑا نیک اثر لے کر گئے۔

اسی طرح وہاں جامعہ احمدیہ جرمنی کی نئی عمارت بھی بنی ہے۔ یہ کیونکہ جامعہ کی باقاعدہ عمارت بنائی گئی ہے جس میں بڑے سائز کے باقاعدہ کلاس روم، اسمبلی ہال، ہوسٹل، اُس میں کچن، ڈائننگ وغیرہ، سارا کچھ ہے۔ بڑا وسیع انتظام ہے اور یہ بڑی خوبصورت عمارت بنائی گئی ہے۔ بہرحال یہاں بھی اچھے پڑھے لکھے لوگ، پریس، سیاستدان وغیرہ آئے ہوئے تھے۔ یہاں بھی اُن لوگوں کے سامنے تو نہیں بلکہ طلباء کو جو نصیحت کر رہا تھا، اُسی میں اسلام کی تعلیم آ گئی جس کو اُن لوگوں نے سمجھا اور پسند کیا۔

پھر دو مساجد کا وہاں افتتاح بھی ہوا۔ یہاں بھی شہر کے لوکل میئر اور پڑھے لکھے لوگ آئے ہوئے تھے اور محبت اور بھائی چارے کا اظہار کرتے رہے۔

ایک جگہ جب افتتاح ہوا تو وہاں ہمسایوں میں سے ایک جوڑا آیا ہوا تھا۔ وہ تھوڑی دیر کے بعد میرے پاس آئے اور یہ کہا کہ ہم آپ کو تحفہ دینا چاہتے ہیں۔ تحفہ دیا اور ساتھ ہی کہا کہ ہم اپنی نیک خواہشات کا اظہار کرتے ہیں اور مسجد کی مبارکباد دی۔ اُس وقت فنکشن میں میئر صاحب وہاں موجود تھے اور میرے ساتھ بیٹھے ہوئے تھے۔ وہ کہنے لگے کہ اس علاقے میں جب مسجد بن رہی تھی تو سب سے زیادہ مخالفت کرنے والا یہی گھر تھا جو یہ کہتے تھے کہ یہاں مسجد بن گئی تو فتنہ وفساد کا گڑھ بن جائے گا کیونکہ مسلمان ایسے ہی ہیں۔ لیکن بہرحال کونسل نے بھی، باقی ہمسایوں نے بھی ان کی اس فکر کو ردّ کر دیا اور مسجد بن گئی۔ اس عرصہ میں احمدیوں نے بھی ان سے رابطے کئے اور ان کو اسلام کی، احمدیت کی صحیح تعلیم کے بارے میں بتایا تو ان کے رویّوں میں تبدیلی آنی شروع ہوئی اور افتتاح کے موقع پر جب مَیں نے احمدیوں کو ان کی ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلائی کہ مسجد بننے کے بعد احمدی کی کیا ذمہ داریاں ہیں اور اسلام کی خوبصورت تعلیم بیان کی تو ان میں مزید ایک اور تبدیلی پیدا ہوئی۔ ان لوگوں میں بڑا ادب اور احترام تھا۔ جو مخالف تھے اُن کے دل پگھلتے دیکھے۔

بہرحال ان مختلف مواقع پر وہاں جو فنکشن ہوئے، ان کے بارہ میں غیروں کے جو تاثرات ہیں وہ مَیں پیش کرنا چاہتا ہوں۔ بعض نے میرے متعلق بھی اظہار کیا ہے۔ مَیں نے کوشش یہی کی ہے کہ جہاں تک مَیں اپنی باتوں کو نکال سکتا ہوں تو نکال دوں لیکن بعض جگہ ذکر آ بھی جائے گا۔ لیکن مجھے پتہ ہے کہ جو باتیں مَیں نے کیں وہ اسلام کا پیغام ہے۔ اگر اثر ہے تو اسلام کے پیغام کا ہے نہ کہ میری ذات کا۔ بہرحال حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی نمائندگی میں جو بات مَیں کہوں گا اُس کا اثر ہوگا کیونکہ اللہ تعالیٰ کا حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے وعدہ ہے۔

پہلا ایک تبصرہ یہ ہے کہ وہاں ایک بشپ آئے ہوئے تھے جو پریس کانفرنس میں بھی آ گئے اور انہوں نے سوال بھی کر دیا۔ ڈاکٹر ایمن ہاورڈ (Bishop Dr Amen Howard) جنیوا سوئٹزرلینڈ سے آئے تھے۔ انٹرفیتھ انٹرنیشنل کے نمائندے ہیں۔ یہ رفاہی تنظیم فیڈ اے فیملی (Feed a Family) کے بانی صدر بھی ہیں۔ ان کو دعوت نامہ دیا گیا تھا۔ ایک دن پہلے یہ برف میں پھسل گئے تھے اور ان کی آنکھ بھی سوج گئی تھی۔ کافی چوٹ لگی تھی لیکن پھر بھی انہوں نے کہا کہ اس فنکشن میں مَیں نے ضرور شامل ہونا ہے۔ انہوں نے برسلز کا سفر اختیار کیا۔ وہ لکھتے ہیں کہ یہ جو تقریر ہوئی، اس کے جو الفاظ تھے اُن کا جادو کا سا اثر تھا۔ پھر میرے بارے میں لکھتے ہیں کہ لہجہ دھیما تھا لیکن منہ سے نکلنے والے الفاظ اپنے اندر غیر معمولی طاقت اور شوکت رکھتے ہیں۔ اس طرح کا جرأت مند انسان مَیں نے اپنی زندگی میں نہیں دیکھا۔ بہرحال یہ وہ الفاظ تھے جو اسلام کی خوبیاں سن کر انہوں نے کہے۔

پھر سوئٹزرلینڈ سے آئے ہوئے جاپانی بدھ ازم کے نمائندے جارج کوہو میلو (Jorge Koho Mello) نے، جو راہب بھی ہیں، اپنے ساتھیوں کو جو اُن کو لے کر آئے تھے کہے۔ وہ کہتے ہیں کہ آپ نے اس اہم لیکچر میں شامل ہونے کے لئے مجھے دعوت دی اور اس میں شامل ہونا اور خلیفہ سے ملنا میرے لئے ایک بہت بڑی سعادت ہے اور میرے قیمتی لمحات ہیں جن کو مَیں کبھی فراموش نہیں کر سکتا۔ یہاں مجھے دوسرے ممالک کے اہل علم لوگوں سے ملنے کا بھی موقع ملا جس کے لئے مَیں مشکور ہوں۔

آنریبل Fouad Ahidar ممبر بیلجیئم نیشنل پارلیمنٹ نے برملا اس بات کا اظہار بھی کیا۔ (یہ ہمارے پرانے واقف بھی ہیں، بلکہ ایک رات پہلے مجھے ملے تھے تو مَیں نے ان کو کہا تھا کہ اب کافی پرانی واقفیت ہو چکی ہے۔ اب آپ کو بیعت کر لینی چاہئے) بہرحال یہ مسلمان ہیں، مراکو وغیرہ کہیں سے ان کا تعلق ہے۔ کافی عرصے سے وہاں رہ رہے ہیں یا شاید ان کے والدین یہاں آئے تھے۔ اور اس وقت یہ اچھے سیاستدان، منجھے ہوئے سیاستدان بھی ہیں اور ممبر آف پارلیمنٹ بھی ہیں) کہتے ہیں کہ میرا جو خطاب تھا، یہ خطاب پارلیمنٹ میں صرف میرے لئے ہی نہیں تھا بلکہ تمام مسلمانوں کے لئے فخر کی بات ہے کیونکہ خلیفہ نے ہمارے سر بلند کر دیئے ہیں۔ اس سے پہلے جو اسلام کی بات ہمارے سامنے کرتا تھا، ہم سر جھکا لیا کرتے تھے کیونکہ صحیح تعلیم نہیں تھی، آج ہمیں اسلام کی صحیح تعلیم کا پتہ لگا ہے۔

پھر وزارتِ داخلہ بیلجیئم کے نمائندے Jona Than Debeer (جوناتھن دیبیر) نے کہا کہ خلیفہ کے خطاب نے ہم سب کو ہلا کر رکھ دیا ہے۔ ہم نے اس سے بہت کچھ سیکھا ہے۔ یہ خطاب ہم سب کے لئے انسپائرنگ (Inspiring) ہے۔

پھر ممبر آف پارلیمنٹ مسٹر ماس (Mr Mass) کہتے ہیں کہ خلیفہ نے دنیا کے لئے جو امن کا پیغام دیا ہے، اور ہماری رہنمائی کی اس کے لئے ہم اُن کے بیحد شکرگزار ہیں۔

پھر ایک اور ممبر پارلیمنٹ مسٹر گاڈفرے بلوم (Mr Godfrey Bloom) نے کہا کہ خلیفہ کے خطاب نے ہمیں روشنی عطا کی ہے۔ میں اپنے سب ساتھیوں کی طرف سے اُن کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔

پھر ناروے سے ایک ممبر پارلیمنٹ جو کرسچن ڈیموکریٹک پارٹی کے صوبائی سیکرٹری بھی ہیں، آئے ہوئے تھے۔ انہوں نے بھی ان باتوں کا اظہار کیا۔

پھر حکومتِ فرانس کی جانب سے وزارتِ داخلہ اور وزارتِ خارجہ کے نمائندے مسٹر ایرک بھی شامل ہوئے۔ انہوں نے خطاب کے تمام اہم پوائنٹس نوٹ کئے اور کہا کہ خطاب میں فرانس کے لئے بہت رہنمائی ہے۔ میں واپس جا کر اپنی منسٹری میں رپورٹ کروں گا۔

فرانس یورپ میں ایسا ملک ہے جہاں سب سے زیادہ مسلمانوں کے خلاف آوازیں اُٹھتی رہتی ہیں اور یہ صحیح تعلیم جو اُن کے سامنے پیش کی گئی تو بہرحال وہ متاثر ہوئے۔

پھر روسیو لوپیز (Rocio Lopez) صاحبہ جو سپین کی پارلیمنٹ کی ممبر ہیں، سپین سے اس تقریب میں شرکت کے لئے آئی تھیں اور طلیطلہ (Toledo) صوبے کی ہیں۔ کہتی ہیں کہ اس تقریب نے دوستی اور بھائی چارے کے اثرات چھوڑے ہیں۔ برسلز کے اس پروگرام نے ایک متحرک جماعت کا علم دیا جو مسلسل تعمیری کاموں میں مصروف ہے۔ مرزا مسرور احمد کی قیادت میں ''محبت سب کے لئے نفرت کسی سے نہیں'' جیسے ماٹو کے تحت مختلف قوموں سے تعلق رکھنے والے احمدی باہم مل جل گئے۔ دنیا جو اپنے نشہ میں دھت چلی جا رہی ہے اور جہاں امن اور محبت کا پیغام انتہائی اہم ہے، ایسی دنیا میں آپ لوگوں کے بارے میں جاننا ایک اعزاز کی بات ہے۔ پھر کہتی ہیں مَیں آپ کے تصورات کی کامل تائید کرتی ہوں۔ عالمی انسانی حقوق کی بحالی اور دنیا میں امن کے قیام کی تمام باتوں سے اتفاق کرتی ہوں۔ میں ہمیشہ مذہب کی بنیاد پر مظالم کی مذمت کرتی رہوں گی۔

پھر سپین سے ہی ہوسے ماریا الونسو (Jose Maria Alonso) اور میڈرڈ میں پاپولر پارٹی کی نمائندہ رکن اسمبلی ہیں۔ ان کا تعلق کنٹابریہ (Cantabria) سپین سے ہے۔ پہلے تو مجھے ملنے کے بعد تأثرات کا اظہار کیا۔ پھر کہتی ہیں کہ باقی تمام احمدیوں سے مل کر بھی میرے وہی جذبات ہیں جو خلیفہ سے مل کر تھے۔ یہ تمام جماعت بہت مہمان نواز اور پُرامن ہے۔ اور خلیفہ کے مطابق مذاہب کا مقصد بنی نوع انسان کے مابین مصائب بڑھانا نہیں بلکہ محبت بڑھانا ہے۔

سینٹیاگو کٹالہ (Santiago Catala) صاحب جو کہ کوئنسا یا کوئنکا یونیورسٹی Cuenca University میں لاء (Law) پروفیسر ہیں۔ بہت سی کتابیں لکھ چکے ہیں جن میں 'Islam In Valencia' اور 'Islamic Jurisprudence' شامل ہیں۔ یہ کہتے ہیں کہ میرے الفاظ خلیفہ تک پہنچائیں اور اُن تمام لوگوں تک بھی جن سے عشائیہ پر ملاقات ہوئی اور ان سپینش احباب تک بھی جو ہمارے ساتھ موجود تھے۔ انہیں میری طرف سے شکریہ کے جذبات پہنچائیں۔ میں آپ سب سے مل کر خدا کا شکر ادا کرتا ہوں اور امید کرتا ہوں خدا ہمیں مزید ملنے کے مواقع فراہم کرے گا۔ پھر کہتے ہیں خدا آپ پر بہت مہربان ہے اور مَیں بھی خدا کے نام پر آپ کے لئے بھلائی چاہتا ہوں اور دعا گو ہوں کہ آپ کو خدا دولت اور امن عطا کرے۔ کہتے ہیں مَیں مذہبی شخص ہوں اور بعض روحانی تجربات رکھتا ہوں۔ ایک عرصے سے مَیں نے ایسا مذہبی ماحول نہیں دیکھا تھا۔ ہم جانتے ہیں کہ روحانی شخص وہ ہوتا ہے جو سیدھی راہ پر ہو، وہ خدا کے ساتھ ہو اور خدا اُس کے ساتھ ہو۔

پھر سپین سے ایک وکیل عورت تھیں وہ شامل ہوئیں۔ واپس جا کر انہوں نے جو پیغام بھیجا یہ ہے کہ سپین سے آنے والے ایک احمدی دوست قمر صاحب نے کہا تھا (یہ اُن کے ساتھ آئی تھیں) کہ یہ دن بیمثال ہوں گے اور یقیناً وہ غلط نہ تھے۔ مجھے امید ہے کہ خدا نے چاہا تو ان دنوں میں جو آپ کی جماعت نے کام کئے ہیں وہ ضرور رنگ لائیں گے۔

سپین بھی ایسا ملک ہے جہاں ایک زمانے میں تو اسلام تھا اور اب وہاں اسلام کے لئے اتنی شدید دشمنی ہے، نفرت ہے، جس کی کوئی انتہا نہیں۔ بعض علاقوں میں تو بہت حد سے بڑھی ہوئی ہے۔

پھر مالٹا (Malta) سے (مالٹا (Malta) ملک کا نام ہے) پروفیسر آرنلڈ کاسولہ (Prof. Arnold Cassola) صاحب بھی اس تقریب میں شامل ہوئے۔ یونیورسٹی آف مالٹا میں بطور پروفیسر کام کر رہے ہیں۔ مالٹی لٹریچر پڑھاتے ہیں۔ یہ تیس سے زائد کتابوں کے مصنف ہیں۔ مالٹا کی تیسری سیاسی جماعت مالٹا گرین پارٹی کے (Co- Founder) ہیں۔ کئی سال تک گرین پارٹی کے سربراہ رہے۔ ان کو اٹالین پارلیمنٹ میں بھی ممبر آف پارلیمنٹ رہنے کا اعزاز حاصل ہے۔ اپنا تبصرہ کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ ''کانفرنس کا انتظام نہایت اعلیٰ تھا۔ کہیں کسی قسم کی کمی نظر نہیں آئی۔ جماعت احمدیہ کا عالمی بھائی چارے کا تصور اور ماٹو ''محبت سب کے لئے نفرت کسی سے نہیں'' ایک نہایت اہمیت کا حامل تصور ہے جو تمام انسانیت کو اکٹھا کر دیتا ہے اور ہر قسم کی نسلی اور مذہبی تفریق کو الگ کر کے انسان کو یکجا کرنے کی ضمانت دیتا ہے۔ خلیفہ کی تقریر عالمی امن کے قیام کی جدوجہد کی واضح عکاسی کرتی ہے۔ درحقیقت جماعت احمدیہ دنیا کے تمام

لوگوں کے لئے جو امن اور رواداری کی تلاش میں ہیں مذاکرات کا ایک اہم پلیٹ فارم مہیا کر رہی ہے یہاں تک کہ سیاسی سطح پر بھی وہ اس معاملہ کو خوب اچھی طرح سے پیش کر رہی ہے۔

پھر دوسرے مہمان جو مالٹا سے آئے ہوئے تھے، اِوان بارتولو (Ivan Bartolo) صاحب، ان کا تعلق میڈیا سے ہے۔ وہ ٹی وی کے پروگراموں کے پروڈیوسر بھی ہیں، ان کو جماعت سے اس طرح تعارف ہوا تھا کہ لیف لیٹ سکیم جو شروع کی گئی ہے، اس کے تحت جب وہاں لیف لیٹ (Leaflet) تقسیم کئے گئے تو جب ان کو لیف لیٹ ملا تو اس پر بڑے متأثر ہوئے اور انہوں نے خود جماعت سے رابطہ کیا۔ اور پھر یہ تعلقات بڑھتے گئے۔ وہ کہتے ہیں کہ امن کے قیام کے لئے آپ کی گراں قدر خدمات ہیں جس کا مَیں بڑا مداح ہوں اور پھر میرے بارے میں کہتے ہیں کہ جو کچھ اُن کے متعلق پڑھا تھا اُس سے کہیں زیادہ اُن کو پایا۔ آپ کا پیغام دائمی ہے۔ مجھے بڑی خوشی ہوئی کہ آپ کا پیغام صحیح لوگوں تک پہنچا ہے۔ آپ کی کوششوں، امن اور عالمی بھائی چارے کے لئے آپ کے مشن اور جدوجہد سے بہت متأثر ہوا ہوں۔ اور پھر انہوں نے اپنے ایک ساتھی کا واقعہ سنایا ہے جو ہیں بیلجیئم میں، برسلز میں اُن کو ملی تھیں کہ جب اُس کو بتایا کہ مَیں اس لئے آیا ہوں کہ یہاں ایک پروگرام ہے تو اُس نے کہا کہ یورپین پارلیمنٹ کے پروگرام عموماً اتنے آرگنائز نہیں ہوتے۔ تو انہوں نے کہا کہ نہیں یہ جماعت احمدیہ کا پروگرام ہے۔ اس پر وہ عورت کہنے لگی ہاں اُن کو مَیں جانتی ہوں۔ اُن کے پروگرام ہمیشہ بڑے آرگنائز ہوتے ہیں۔

پھر Mr Christian Mirre جو چرچ آف سائینٹالوجی یورپ کے ممبر ہیں، نے اپنے خیال میں کہا کہ ایک بہت اہم میٹنگ تھی۔ خلیفہ نے اپنے خطاب میں ہم سب کو یہ پیغام دیا ہے کہ ہم سب مل کر امن کے لئے کام کریں اور آپس کی نفرتوں کو دور کریں۔ اُن کا پیغام حکمت سے پُر تھا اور اب عالم انسانیت کے بہتر مستقبل کی ضمانت اسی پیغام پر عمل کرنے میں ہے۔

پھر فرانس کے ایک علاقہ Mont Le Jolie کی نائب میئر بھی اس پروگرام میں شامل ہوئیں۔ کہنے لگیں یہ خطاب مجھے بہت پسند آیا۔ انہوں نے ایک بڑا عظیم خطاب کیا اور ساری باتیں صاف صاف بیان کر دیں۔

فرانس کی ایک یونیورسٹی کے پروفیسر Mr. Marco Tiani بھی اس تقریب میں شامل ہوئے وہ کہتے ہیں کہ بہت خوش قسمت ہوں کہ خلیفہ کی سربراہی میں یورپین پارلیمنٹ میں ہونے والے اجلاس میں شامل ہونے کا موقع ملا۔ میرے لئے بہت عزت اور برکت کا باعث تھا کہ میں ایک حقیقی امن والے انسانی حقوق کے لیڈر اور مذہبی آزادی کے ایک حقیقی علمبردار کی موجودگی میں وہاں موجود تھا۔ میرے لئے یہ ایک فخر کی بات ہے کہ میں ایک ایسے شخص سے ملا جو امن اور باہمی تعلقات کا ایک عظیم لیڈر ہے۔ ’محبت سب کیلئے نفرت کسی سے نہیں‘ کا نعرہ سب سے طاقتور اور امن کی ضمانت دینے والا ہے۔ اس نعرہ نے مجھے بہت متأثر کیا ہے۔ تمام شامل ہونے والوں کو بہت عزت ملی۔ لوگ اتنی تعداد میں تھے کہ باہر بھی کھڑے تھے۔

پھر نن سپیٹ کے سابق میئر کے تاثرات یہ ہیں کہ پہلے تو انہوں نے بلانے پر شکریہ ادا کیا ہے۔ پھر یہ کہا کہ مَیں پروگرام سے بہت متأثر ہوا (میاں بیوی دونوں آئے ہوئے تھے، یہ دونوں کے تاثرات ہیں)۔ اس قسم کی تقریب منعقد کرنا آجکل دنیا میں ہونے والے ظلم اور شدت پسندی کا بہترین جواب تھا۔ پھر کہتے ہیں کہ یہ موضوع یعنی امن یورپین پارلیمنٹ کے سیاسی ایجنڈا کا بھی حصہ ہے۔ اور امید ہے اس پہلو کو آئندہ بھی توجہ ملتی رہے گی۔ بہرحال اس تقریب کی وجہ سے اس تقریب میں شاملین، سامعین اور قارئین کا حوصلہ بلند ہوا ہے۔

Mr. Charles Tannock , MEP نے کہا کہ احمدیہ مسلم کمیونٹی عالمی سطح پر امن کا پیغام پھیلا رہی ہے اور شدت پسندی کے خلاف لڑ رہی ہے۔ یہاں آنے سے قبل ایک کامیاب پریس کانفرنس کا بھی انعقاد کیا گیا تھا۔ (اس فنکشن سے آدھا گھنٹہ پہلے ایک پریس کانفرنس بھی تھی) وہاں پر جس انداز سے سوال وجواب ہوئے اُس سے میں ذاتی طور پر بہت متأثر ہوا ہوں۔ مسلمانوں کے رہنما سے اس قسم کے پیغام کی دنیا کو ضرورت ہے۔ یہ امن کا پیغام دراصل ہمارے اپنے دلوں کی آواز ہے جن کا تعلق اسلام سے نہیں بلکہ دیگر مذاہب سے بھی ہے۔

انہوں نے کہا کہ احمدیہ مسلم جماعت روز بروز ترقی کی منزلیں طے کر رہی ہے۔ پھر کہتے ہیں کہ ان کی ہر براعظم میں شاخیں ہیں۔ احمدیہ کمیونٹی کی تعلیمات کو بہت کم لوگ جانتے ہیں لیکن ہمارا فرض بنتا ہے کہ اس کمیونٹی کے بنیادی پیغام کو یورپ میں پھیلائیں جو کہ ’محبت سب کیلئے نفرت کسی سے نہیں‘ پر مشتمل ہے۔ یہ امن کا پیغام ہے اور یہ امن صرف مسلمانوں کے بیچ نہیں بلکہ دنیا میں موجود تمام مذاہب کے درمیان امن کا پیغام ہے۔

پھر کہتے ہیں کہ آجکل جماعت احمدیہ دنیا کیلئے امن اور برداشت کی ایک اعلیٰ مثال ہے۔ جبکہ دوسری طرف مذہبی انتہاپسندی اور شدت پسندی، امن اور انسانی حقوق دونوں کے لئے خطرہ بن چکی ہے۔ یہ مذہبی انتہاپسندی پھر عالمی سطح پر ہونے والی دہشتگردی کے ساتھ جڑ جاتی ہے۔

پھر کہتے ہیں کہ مسلمانوں کو خود اس انتہاپسندی کا جواب دینے کی ضرورت ہے جیسا کہ جماعت احمدیہ اس انتہاپسندی کا جواب دے رہی ہے۔ پھر انہوں نے خطاب (ایڈریس) پر تبصرہ کرتے ہوئے کہا کہ آپ کے متأثر کن اور وسیع المعنی خطاب پر بھی شکریہ ادا کرتا ہوں۔ آپ نے اپنے خطاب میں مختلف پہلوؤں کا ذکر کیا۔ آپ نے امن اور برداشت کے متعلق اسلام کی حقیقی تعلیمات سے آگاہ کیا۔ یہ بھی ذکر کیا کہ ترقی یافتہ ممالک کو غریب اقوام اور پسماندہ ممالک کی مدد کرنی چاہئے۔ نیز اُن ذمہ داریوں کا بھی ذکر کیا جو کہ مغرب اور بالخصوص یورپی یونین کے ممالک پر عائد ہوتی ہیں اور جو کہ اُنہیں فکر کے ساتھ اور ہمدردی کے ساتھ ادا کرنی چاہئیں۔ اور مجھے اس بات پر بھی حیرانی ہے کہ آپ نے نڈر ہو کر اور جرأت مندانہ طور پر امیگریشن کے حوالہ سے پیش آنے والے مسائل کا اپنے خطاب میں ذکر کیا ہے۔ بطور ایک سیاستدان ہونے کے مَیں جانتا ہوں کہ یہ ہمارے ملک کا اہم مسئلہ ہے۔ انہوں نے کہا کہ میرا خیال ہے کہ ایک دوسرے کے ساتھ ہم آہنگی رکھنا، ایک دوسرے کے لئے برداشت پیدا کرنا آج کا اہم ترین پیغام تھا جس کو ساتھ لے کر ہمیں یہاں سے رخصت ہونا چاہئے۔

اسٹونیا سے تعلق رکھنے والے ممبر آف یورپین پارلیمنٹ Mr Tunne Kelam اپنے جذبات کا اظہار کرتے ہیں کہ آپ کی جماعت شدت پسندی اور ظلم کو یکسر رد کرتی ہے جو کہ آج کل کی دنیا میں دن بدن پھیل رہا ہے۔ مختلف مذاہب اور عقائد کو اکٹھا کرنے کیلئے آپ کا نمونہ نہ صرف نظریاتی اعتبار سے بلکہ عملی طور پر بھی بہت اہم ہے۔ انہوں نے کہا کہ آج ہمارے پاس اچھا موقع ہے کہ ہم اس پیغام کو پھیلانے پر زور دیں۔ مجھے خوشی ہے کہ یورپین پارلیمنٹیرینز بھی اس پیغام کا حصہ بن رہے ہیں۔

پھر Claude Moraes (MEP) ممبر یورپین پارلیمنٹ نے کہا کہ بالعموم یورپین پارلیمنٹ کی ہونے والی میٹنگز میں حاضرین کی اتنی تعداد نہیں ہوتی جتنی آج یہاں پر نظر آرہی ہے۔ انہوں نے کہا کہ آجکل دنیا کے حالات اس طرف جا رہے ہیں کہ ہمیں احمدیہ جماعت کے امن اور آشتی کے نظریات کو اپنانے کی ضرورت ہے۔ ایک دوسرے کیلئے برداشت پیدا کرنے اور ایک دوسرے کی عزت کرنے کی شدید ضرورت ہے۔ یہ نظریات صرف کتابی باتیں نہیں ہیں بلکہ آجکل کے دور میں ان پر عمل کرنا انتہائی ضروری ہو گیا ہے۔ انہوں نے میرے بارے میں کہا کہ اُن کا یہاں آنا اس بات کی علامت ہے کہ لوگ ایک دوسرے کے متعلق جاننا چاہتے ہیں۔ میرا خیال ہے کہ احمدیہ جماعت کو مزید سمجھنے کی ضرورت ہے۔ ان کے امن اور ایک دوسرے کے لئے برداشت کے متعلق نظریات اور پیغام کو سمجھنے کی ضرورت ہے۔ اس کے علاوہ مذہب وملّت کی تفریق کے بغیر انسانیت کی خدمت کرنا بھی اس جماعت کا خاصہ ہے۔ ان سب باتوں کو مزید سمجھنے کی ضرورت ہے۔

وہاں جو مختلف پریس والے آئے ہوئے تھے، اس میں بی بی سی نیوز فیتھ میٹرز، سپینش میڈیا اکویو یورپا (Aqui Europa)، پھر تیسرے مالٹا کا فیورٹ چینل تھا۔ جیو ٹی وی اور ڈیلی جنگ کے نمائندے تھے۔ پیرس کے ’لی میگزین‘ کے نمائندے تھے۔ المنار ریڈیو بیلجیئم تھا۔ ٹرکش میڈیا اب ھبر (Abhaber) تھا۔ فرنچ اکیڈیمک ریسرچر۔ اونر آف جسٹس فرسٹ آف دی ورلڈ۔ پکار نیوز یوکے۔ اسی طرح ہیں ایسوسی ایٹڈ (Associated) پریس پاکستان۔ اور پھر اس کے علاوہ یورپین پارلیمنٹ کے آفیشل فوٹوگرافر، بیلجیئم کے ٹی وی اور ریڈیو کے نمائندگان اور بعض دیگر ممالک سے تعلق رکھنے والے میڈیا کے نمائندے بھی وہاں موجود تھے۔ سی این این نے بھی ایک حصہ کا حوالہ دے کر اپنی ویب سائٹ پر اُس کے اوپر لکھا تھا Quote of the day۔ اُس کو حوالہ پسند آیا تھا۔ اس میں ایک ہونے کا ذکر تھا۔

جرمنی کے نیشنل ممبر آف پارلیمنٹ اپنے تأثرات بیان کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ خطاب انتہائی متأثر کن تھا۔ اس نے ہم پر گہرا اثر کیا ہے۔ میرا خیال ہے انہوں نے یہ ہیمبرگ میں کہا تھا۔ لیکن بہرحال میرے متعلق کہتے ہیں کہ جس طرح انہوں نے برٹش پارلیمنٹ اور امریکن کیپیٹل ہل میں خطاب کئے ہیں، اسی طرح اب میں نے کوشش کرنی ہے کہ خلیفہ کا برلن میں جرمن پارلیمنٹ سے بھی خطاب ہو۔

Hakan Temirel ممبر صوبائی اسمبلی ہیمبرگ نے اس دن اُن کو مَیں نے وہاں جو باتیں بتائی تھیں، کہا کہ آج جو ہماری رہنمائی کی ہے، اس رہنمائی کی پوری اسلامی دنیا کو ضرورت ہے۔

اب یہ یورپین پارلیمنٹ سے آگے ہیمبرگ کے فنکشن کا ذکر چل رہا ہے۔ یہ اگلے دن ہی تھا۔ منگل کو یورپین پارلیمنٹ میں تھا، بدھ کو ہیمبرگ میں۔ ہیمبرگ میں ہی انٹیگریشن آفیسر (Integration Officer) کسی احمدی دوست کو اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ آپ کے خلیفہ نے اسلام

Earlsfield Properties

We will manage your property at 0% commission

Guaranteed rate schemes for 3 & 5 years

Free management Service

Guaranteed vacant possession

175 Merton Road London SW18 5EF

Tel: 020-8265-6000 or 020 8877 - 0762 Fax: 020 8874 9754

کی تعلیم کو انتہائی عمدہ اور خوبصورت انداز میں پیش کیا ہے جس سے بعض غلط فہمیوں کا ازالہ ہوگیا ہے۔ مجھے اس پروگرام میں شامل ہوکر بہت خوشی ہوئی ہے اور اسلام کی اصل تعلیم کا پتہ چلا ہے۔ اب ہم جماعت کے نمائندگان کو اپنے پروگراموں میں بلائیں گے تاکہ آپ لوگ وہاں آکر اسلام کی تعلیم پیش کریں۔

ہیمبرگ کے علاقہ ہاربرگ (Harburg) کی کونسل کے ایک نمائندے نے کہا کہ جس طرح وہ الفاظ کی ادائیگی کر رہے تھے، وہ دلوں میں اتر رہے تھے، ایسا تو ہمارے مذہب کا کوئی بھی نمائندہ نہیں کرسکتا۔ پھر کہا خلیفہ نے جس طرح خاص طور پر اسلام کا تصور پیش کیا ہے، اسلام کی یہ حسین تعلیم پیش کی ہے کہ جس ملک میں رہتے ہو اس سے محبت کرنی چاہئے، یہ میرے لئے اسلام کی ایک نئی تصویر ہے۔ ایک خاتون نے اب یہ ذاتی میرے بارے میں تاثر دیا ہے (مَیں اسے چھوڑتا ہوں۔) پھر انٹیگریشن کے حکومتی ادارے سے تعلق رکھنے والی دو آفیسر خاتون آئیں ہوئی تھیں۔ انہوں نے کہا کہ ہمارے سارے ڈر اور خوف دور ہو گئے ہیں۔ خلیفہ نے اپنی تقریر کے اندر ہمارے سارے خوف دور کر دیئے ہیں۔ مسلمانوں کو ایسے ہی خیالات رکھنے چاہئیں۔ اسلام کی تعلیم تو بہت پُرامن ہے، جو خوف سوسائٹی میں ہمیں نظر آرہا تھا وہ اب دور ہوگیا ہے۔

ہیمبرگ کے ایک علاقے میں حکومتی وفاقی دفاتر کے Head اپنی اہلیہ کے ساتھ آئے ہوئے تھے، وہ کہتے ہیں کہ ہم نے تو ایسا محسوس کیا جس طرح شہد کی مکھیاں ہوتی ہیں اور اُن کی ایک ملکہ ہوتی ہے۔ ساری مکھیاں اپنی ملکہ کے گرد گھومتی ہیں اور اس کے لئے اپنی جان دیتی ہیں۔ اسی طرح آپ کی ساری جماعت اپنے خلیفہ کے گرد کام کرتی ہے اور خلیفہ پر اپنی جان دیتی ہے اور کامل اطاعت کرتی ہے۔ تو یہ نظارے بھی غیروں کو نظر آتے ہیں اور لکھا کہ اس دوران خلیفہ کی بھی صورتحال شہد کی ملکہ کی طرح ہے۔ اور اس کا ذکر کیا کہ جماعت کس طرح اپنے خلیفہ کا احترام کرتی ہے۔

وہاں کچھ پریس کے لوگ بھی آئے ہوئے تھے جن کا خطاب سے پہلے تو کوئی پروگرام نہیں تھا۔ صرف جرمنی کے امیر صاحب کا انٹرویو لینا تھا۔ لیکن پھر انہوں نے میرا کہا کہ اُن سے بھی ہم نے انٹرویو لینا ہے۔ سوال جواب کرنے ہیں۔ جب مجھے انہوں نے کہا تو مَیں نے کہا ٹھیک ہے فنکشن کے بعد کرلیں۔ اُس فنکشن کے بعد جب مَیں نے کہا کہ کہاں ہیں، اُن کو بلاؤ۔ تو کہتے ہیں انہوں نے اب یہ کہا ہے کہ جو کچھ ہم نے سوال کرنے تھے، جو شبہات اور تحفظات ہمارے ذہن میں تھے، وہ تو اس ایڈریس سے دور ہو گئے ہیں۔ اس لئے اب اس کی مزید ضرورت نہیں ہے۔ تو اسلام کے بارے میں خوبصورت تعلیم ان کو جب پتہ لگتی ہے تو پھر ان کی آنکھیں کھلتی ہیں کہ اسلام کیا چیز ہے۔

اسلامک کمیونٹی بورڈ کی ایک خاتون ممبر بھی آئی ہوئی تھیں۔ یہ میرا خیال ہے غالباً عرب ہیں۔ یہ یونیورسٹی میں اسلامک ریسرچ پر کام کرتی ہیں۔ جماعت کے بارے میں پہلے کافی مخالف تھیں اور احمدیوں کے خلاف باتیں بھی کرتی تھیں۔ پھر کچھ عرصے سے اُن کا رویہ تبدیل ہوگیا۔ وہاں یونیورسٹی میں ہمارے ایک مصری پروفیسر بھی ہیں، وہ جماعت سے کافی قریب ہیں، ہوسکتا ہے کہ اُن کی وجہ سے بھی (رویّہ) تبدیل ہوا ہو۔ بہرحال کہنے لگیں کہ ہمارے سارے خدشات دور ہو گئے ہیں۔ آپ کے خلیفہ کوئی عام آدمی نہیں ہیں۔ بہت بڑے روحانی لیڈر ہیں۔ ذہین انسان ہیں۔ کہنے لگی کہ میں نے خلیفہ کو چلتے ہوئے دیکھا، بولتے ہوئے دیکھا، نماز پڑھتے ہوئے دیکھا۔ مَیں سوچا کرتی تھی کہ مسلمانوں کا کوئی ایسا لیڈر ہو۔ آج میں نے وہ لیڈر اپنی زندگی میں دیکھ لیا ہے۔ پس یہ ہے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خلافت کی برکت۔ یعنی ان سب خیالات کے باوجود انہوں نے جو کچھ دیکھا، وہیں سوئی ان کی اڑی رہے گی، قبول نہیں کریں گے۔

ہیمبرگ شہر کے پریذیڈنٹ آف پولیس اس پروگرام میں شامل ہوئے۔ وہ صوبے کا ہی پورا انچارج ہوتا ہے۔ کہتے ہیں کہ خطاب میں اسلام کی جو امن کی تعلیم بیان کی ہے اگر اس پر ہم سب عمل کرنے والے ہوں تو پھر ہم پولیس والوں کی ضرورت ہی نہ رہے۔

ہیمبرگ کا جو پروگرام تھا اس کو بھی بڑی وسیع کوریج ملی ہے۔ ہیمبرگ ایبنڈ بلاٹ (Hamburger Abendblatt) اخبار ہے جس کو پڑھنے والے پانچ لاکھ ستاون ہزار ہیں، اُس نے اس خبر کو دیا۔ پھر ایک اور اخبار 'بِلڈ' (Bild) ہے جس کو پڑھنے والے سات لاکھ اکتیس ہزار افراد ہیں۔ پھر ایک اخبار ہے جس کی ایک لاکھ سرکولیشن ہے۔ 'ویلٹ کمپیکٹ' (Welt Kompakt)، پھر اخبار 'این ڈی آر ایکچوال' (NDR Aktuell) اس کی چار لاکھ کی سرکولیشن ہے، لوگ پڑھتے ہیں۔ اور اسی طرح مختلف اخباروں نے ہیمبرگ کی مسجد کی اس رینوویشن (Renovation) کے افتتاح کا اور اس ایڈریس کا ذکر کیا۔

صوبہ ہیسن کی جو پارلیمنٹ ہے، اُس کے اپوزیشن لیڈر نے بھی وہاں پارلیمنٹ میں ملاقات کے لئے بلایا تھا تو وہ کہنے لگا کہ اسلامی دنیا میں جو تبدیلیاں ہو رہی ہیں، خاص طور پر عرب ممالک میں، اس کو آپ کس نظر سے دیکھتے ہیں کیونکہ آجکل ہمارے ہاں اس کی بڑی بحث چل رہی ہے۔ ان لوگوں سے مدد بھی وہاں جاتی ہے اور یہی لوگ وہاں جو کچھ بھی ہو رہا ہے اس کے ذمہ دار بھی ہیں۔ تو مَیں نے ان کو یہ کہا کہ جو عرب دنیا کی صورتحال ہے یہ کوئی راتوں رات پیدا نہیں ہوگئی۔ عرب دنیا کی یہی لیڈرشپ تھی جو آج سے دس بیس سال پہلے بھی تھی۔ انہی خیالات کے حامل تھے۔ اُس وقت بڑی طاقتوں نے اس طرف توجہ نہیں دی کیونکہ اپنی ترجیحات اور مفادات تھے۔ اور نہ ہی وہاں کے لوکل عوام کی توجہ پیدا ہوئی کیونکہ ان کو بھی بھڑکانے والے باہر کے لوگ ہیں۔ یہی لیڈرشپ تھی جو پہلے بھی کرپٹ تھی یا اپنے عوام کے ساتھ صحیح سلوک نہیں کر رہی تھی۔ لیکن مغربی طاقتوں نے یا اُن ایجنسیز نے جو ان ملکوں کو ایڈ (Aid) دیتی تھیں، ان کے ساتھ رابطہ رکھا۔ اصل چیز یہ ہے کہ جب تک بڑی طاقتوں نے لیڈرشپ کو اپنے زیرِ اثر رکھا، لیڈرشپ نے ان کی بات مانی تو اُس وقت تک وہاں کوئی ایسا فساد نہیں تھا، کوئی فکر نہیں تھی۔ لیکن جب وہ لیڈرشپ ان کے قابل نہیں رہی تو انہوں نے وہاں ایک انقلاب لانے کی کوشش کی۔ مَیں نے ان کو کہا کہ اگر مغربی حکومتیں چاہتی ہیں کہ ان ممالک میں امن ہو تو وہ پھر وہاں خالص جمہوریت لے کے آئیں۔ کیونکہ آپ لوگ جمہوریت کا ہی زیادہ شور مچاتے ہیں ناں کہ جمہوریت ہونی چاہئے۔ نہ یہ کہ کسی خاص شخص کو پسند کر کے ایک لمبا عرصہ اُس کی سپورٹ کرتے رہیں اور پھر جب وہ حد سے بڑھ جائے، ڈکٹیٹر بن جائے تو پھر اُس کے خلاف کارروائی کی جائے۔ تو یہ ڈکٹیٹر بنانے والے بھی آپ لوگ ہی ہیں۔ اور پھر یہ بھی ہے کہ ترقی کے جس معیار تک وہ ملک پہنچ چکا ہوتا ہے، جب پسند نہیں رہتا تو پھر اُس کا اتنا بُرا حال کرتے ہیں کہ بالکل مفلوج ہو کر رہ جاتا ہے۔ اس لئے اب یہ کوشش کرنی چاہئے کہ جن ملکوں میں فساد ہیں وہاں حقیقی طور پر اُن کی مدد بھی کی جائے اور جمہوریت اگر آپ نے قائم کرنی ہے تو کریں۔ خیر اور بھی باتیں ہوتی رہیں، بہرحال ان کو یہ کہنے کا ایک موقع ملا۔

وہاں جامعہ احمدیہ کا افتتاح بھی ہوا۔ ورنر آرمنڈ (Werner Amend) ریڈشٹڈ، جس شہر میں جامعہ ہے وہاں کے میئر ہیں، وہ کہتے ہیں کہ خلیفہ نے جو تقریر کی وہ کوئی لکھی ہوئی تقریر نہ تھی بلکہ اُن کے دلی خیالات تھے۔ اُن کا طلباء کو یہ کہنا کہ وہ تعلیم پر خود بھی عمل کریں اور لوگوں کے سامنے عملی نمونہ رکھیں بہت ضروری اور مثبت بات ہے۔ ایک مذہبی تنظیم کے سربراہ ہونے کے باوجود بہت پریکٹیکل انسان ہیں۔ یہ "باوجود" سے پتہ نہیں اُن کی کیا مراد ہے؟ اُن کے خیال میں شاید مذہبی رہنما پریکٹیکل نہیں ہوتے یا عملی طور پر کہتے کچھ ہیں اور کرتے کچھ ہیں۔

وولف والتھر (Wolf Walther) صاحب جرمن اسلام کانفرنس کے سیکرٹری ہیں۔ وہ بھی وہاں جامعہ کے افتتاح پر آئے ہوئے تھے۔ انہوں نے کہا کہ خلیفہ کی ہدایات بہت اہم اور ضروری تھیں۔ اُن کی طلباء کو ایک ہدایت پر تبصرہ کرتے ہوئے کہا کہ چونکہ طلباء عمومی آبادی سے مختلف نظر آنے والے اور الگ لباس میں ہوں گے، اس لئے بہت ضروری ہے کہ وہ دوستانہ رویہ رکھیں اور کھلے دل سے ملنے والے ہوں۔ اس سے خوف کم کرنے اور تعصّبات سے بچنے کا موقع ملتا ہے۔ ایک دوسرے کے ساتھ بولنے اور معلومات کے تبادلے سے ہی ایسا ممکن ہے۔ اس لئے خلیفہ کی اس بارے میں ہدایات بہت اہم ہیں۔

ایک جرنلسٹ ہاناک (Hanack) کا کہنا تھا کہ میرے خیال میں تقریب بہت باوقار تھی اور دوستانہ ماحول میں ہوئی۔ آپ کے عالمی سربراہ کی تقریر میرے نزدیک بہت پُرمغز اور مناسب تھی۔ اُن کے زندگی بخش الفاظ صرف بنیادی اخلاقیات تک محدود نہیں تھے۔ مجھ پر گہرا اثر چھوڑ گئے کیونکہ انہوں نے ٹھوس طریق پر طلباء کے مقامی آبادی کے ساتھ سلوک کا ذکر کیا۔

جامعہ احمدیہ کے افتتاح کو بھی پرنٹ اور الیکٹرانک میڈیا میں کافی کوریج ملی ہے۔ دس سے زائد خبریں آچکی ہیں جن میں صوبائی ٹی وی، ریڈیو وغیرہ شامل ہیں۔ جامعہ کی تصویر بھی آئی ہے۔ اخبارات نے لکھا کہ مرزا مسرور احمد نے طلباء سے خطاب کیا۔ انہوں نے بار بار یہ کہا کہ اسلام کی خوبصورتی کو دنیا کے سامنے پیش کیا جائے۔ انہوں نے ان نوجوانوں کو نصیحت کی کہ وہ اپنے آپ کو پرکھیں۔ تعلیمات کو اپنے اوپر لاگو کریں اور بنی نوع انسان سے خوش اخلاقی سے پیش آئیں۔ احمدیہ جماعت کی اہم شرط یہ ہے کہ معاشرے میں ہم آہنگی اور امن پھیلایا جائے۔

ایک اخبار نے لکھا کہ اسلامی جماعت احمدیہ مستقبل میں ریڈشٹڈ میں امام تیار کرے گی اور پھر سارا نقشہ کھینچا کہ کیا کیا کچھ وہاں موجود ہے۔ ان کے سربراہ مرزا مسرور احمد نے مستقبل کے اماموں کو مخاطب کرتے ہوئے توجہ دلائی کہ ریڈشٹڈ اور ہیسن میں لوگوں میں اسلام کا خوف ختم کرنا ہے۔ اسلام دوسرے مذاہب اور معاشروں کے خلاف جنگ نہیں کر رہا۔ اس طرح مختلف اخباروں کے تبصرے تھے۔

جو پروگرام ہوئے اللہ تعالیٰ ان سب کے دوررَس نتائج پیدا فرمائے اور ہمارا ہر قدم ترقی کا قدم ہو۔ ہمیں شکرگزاری اور تقویٰ میں بڑھاتا چلا جائے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ:

"تمہارا اصل شکر تقویٰ اور طہارت ہی ہے۔ مسلمان کا پوچھنے پر اَلْحَمْدُ لِلّٰہ کہہ دینا سچا سپاس اور شکر نہیں ہے۔ اگر تم نے حقیقی سپاس گزاری یعنی طہارت اور تقویٰ کی راہیں اختیار کرلیں تو میں تمہیں بشارت دیتا ہوں کہ تم سرحد پر کھڑے ہو۔ کوئی تم پر غالب نہیں آسکتا"۔ پھر فرمایا "اصل بات یہ ہے کہ تقویٰ کا رعب دوسروں پر بھی پڑتا ہے اور خدا تعالیٰ متقیوں کو ضائع نہیں کرتا"۔ فرمایا "ضروری ہے کہ انسان تقویٰ کو ہاتھ سے نہ دے اور تقویٰ کی راہوں پر مضبوطی سے قدم مارے کیونکہ متقی کا اثر ضرور پڑتا ہے اور اُس کا رعب مخالفوں کے دل میں بھی پیدا ہو جاتا ہے"۔ (ملفوظات جلد اول صفحہ 49-50۔ ایڈیشن 2003ء مطبوعہ ربوہ)

اللہ تعالیٰ ہمیں ہمیشہ تقویٰ پر چلتے ہوئے اپنے فضلوں سے نوازتا رہے۔

بقیہ: خطاب حضور انور از صفحہ نمبر 2

......غانا میں تبلیغی مراکز کی مجموعی تعداد 167 ہو چکی ہے۔ نائیجیریا میں 16 تبلیغی مراکز کے اضافہ کے ساتھ اب ایسے مراکز کی تعداد 89 ہوگئی ہے۔ دورانِ سال گیمبیا میں 2، تنزانیہ میں 2، کینیا میں 5 اور یوگنڈا میں 21 تبلیغی مراکز کا اضافہ ہوا ہے۔

......مڈغاسکر میں پانچ مقامات پر تبلیغی مراکز قائم کیے جاچکے ہیں۔

...... بوزنیا میں دورانِ سال جماعت کو اللہ تعالیٰ کے فضل سے اپنے تبلیغی مرکز کے لیے تین منزلہ عمارت خریدنے کی توفیق ملی ہے جس کا کل رقبہ ڈیڑھ ہزار مربع میٹر ہے۔ یہ عمارت چھ لاکھ اسّی ہزار جرمن مارک میں خریدی گئی ہے۔

دورانِ سال مملکت قازقستان میں دو منزلہ عمارت بطور مشن ہاؤس خریدی گئی ہے۔ اس طرح قازقستان میں ہمارے تبلیغی مراکز کی تعداد اب 2 ہوگئی ہے۔

یوکے (UK) میں نارتھ ایسٹ ریجن میں جماعت کے لیے ایک عمارت تقریباً 93 ہزار پاؤنڈز کی مالیت کی خریدی گئی ہے۔ اس ایک اضافہ کے ساتھ اب یوکے (UK) کے تبلیغی مراکز کی تعداد اللہ کے فضل سے 19 ہوگئی ہے۔

عموماً اب یہاں بھی جس طرح محسوس ہو رہا ہے جگہ کی تنگی ہے اور اگر یہی حال رہا تو آئندہ سال یوکے (UK) جماعت کو بھی اپنی جلسہ گاہ کے لیے کوئی اور وسیع رقبہ تلاش کرنا پڑے گا۔

......دنیا کے تمام ممالک میں ملکی سالانہ جلسوں کے لیے، اجتماعوں کے لیے جگہ کی ضرورت ہوتی ہے تو جماعت احمدیہ غانا میں بھی یہ ضرورت بڑی محسوس کی جارہی تھی اور جماعت نے اکرا (Accra) کے قریب پچیس ایکڑ زمین خریدی تھی۔ اس جگہ کا نام حضور رحمہ اللہ تعالیٰ نے ''بستان احمد'' رکھا تھا لیکن اللہ کے فضل سے جماعت کی تعداد میں بھی اضافہ ہو رہا ہے تو یہ جگہ چھوٹی ہوگئی تھی اور ہماری تو یہ دعا ہوتی ہے کہ جتنی وسیع جگہ ہم خریدتے جائیں وہ چھوٹی ہوتی چلی جائے۔ اب جماعت غانا نے سنٹرل ریجن پومازی (POMADZE) کے مقام پر جلسہ گاہ کے لئے سوا ایکڑ زمین خریدی ہے اور حضور رحمہ اللہ تعالیٰ نے اس کا نام بھی باغِ احمد رکھا تھا۔ اس زمین پر صفائی کروا کر درخت لگوائے جارہے ہیں اور انشاء اللہ تعالیٰ امید ہے اب یہ کچھ عرصہ تک کے لیے کفیل ہو سکے گی۔ اس کے بعد پھر ہو سکتا ہے ان کو دوسوا ایکڑ زمین خریدنی پڑے۔ اور اس جگہ پر حالانکہ یہ شہر سے باہر ہے پانی اور بجلی کی فراہمی بھی میسر آگئی ہے اور انشاء اللہ آئندہ جلسے یہیں کیا کریں گے۔

امیر صاحب غانا لکھتے ہیں کہ جب حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ غانا کے دورہ پر تشریف لائے تو اکرافو بھی تشریف لے گئے تھے۔ اکرافو وہ جگہ ہے جہاں جماعت احمدیہ غانا کے سب سے پہلے جماعت میں شامل ہونے والے فرد اِس گاؤں کے تھے۔ اس جگہ کے اعزاز کے باعث حضور نے یہاں کوئی یادگار قائم کرنے کا ارشاد فرمایا تھا۔ چنانچہ یہاں جامعہ احمدیہ غانا کی نئی عمارت کی تعمیر کا فیصلہ ہوا۔ پہلے جامعہ احمدیہ ''سالٹ پانڈ'' میں تھا اور بہت چھوٹی عمارت تھی۔ الحمدللہ کہ اب اکرافو میں اس نئی عمارت کی تعمیر مکمل ہو چکی ہے۔ کلاس رومز، پرنسپل کا دفتر، ہال، لائبریری کے علاوہ طلبا کے لیے ہوسٹل کی عمارت بھی تعمیر ہو چکی ہے اور سٹاف کے لیے دو بنگلے بھی بن گئے ہیں۔ یہ بہت ہی خوب صورت جگہ ہے اور پہاڑی پر واقع ہے۔ یہ لوگوں کا غلط خیال ہے کہ افریقہ صحرا ہے اور ریگستان ہے۔ بہت خوب صورت ملک ہیں افریقہ کے۔

اب بعض مرکزی شعبوں کی رپورٹ پیش ہے۔

وکالت اشاعت وتصنیف۔ رقیم پریس ہے۔ عربی ڈیسک ہے۔ چینی ڈیسک ہے۔ فرنچ ڈیسک ہے۔ بنگلہ ڈیسک ہے۔ مجلس نصرت جہاں۔ پریس اینڈ پبلی کیشنز۔ وقفِ نو۔ مَیں ایک ایک کرکے وقت کی رعایت کے لحاظ سے تھوڑا تھوڑا بیان کرتا ہوں۔

شعبہ اشاعت وتصنیف

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فتح اسلام میں اعلائے کلمۂ اسلام کے لیے جو منصوبہ پیش فرمایا تھا اس کی ایک شاخ کتب اور لٹریچر کی اشاعت بھی ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے یہ شاخ بھی خوب ثمر آور ہو رہی ہے۔ تمام عالم اسلام میں جماعت احمدیہ وہ واحد مسلم جماعت ہے جو دنیا کی متعدد زبانوں میں اسلام کے حقیقی پیغام کی اشاعت کر رہی ہے اور اس کی توفیق پا رہی ہے۔ بنی نوع انسان کو اسلام کے محاسن سے آگاہ کرکے ان کے لیے امن وعافیت کا حصار قائم کر رہی ہے۔ اللہ تعالیٰ لوگوں کو اس حصار میں آنے کی توفیق عطا فرمائے۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے جماعت کا لٹریچر اپنے علمی معیار اور پیغام کی صداقت اور قوت اور شوکت کے اعتبار سے پاک اور سعید فطرت دلوں پر غیر معمولی اثر پیدا کرتا ہے اور بہت سارے لوگوں کی ہدایت کا موجب بنتا ہے۔

قرآن کریم کی اشاعت

سب سے پہلے ہے قرآن کریم کی اشاعت۔ اس میں سب سے زیادہ اور یہ بڑا اہمیت کا حامل ہے۔ امسال خدا تعالیٰ کے فضل سے قتلان (Catalan) زبان میں پہلی مرتبہ مکمل ترجمہ قرآن کریم شائع کرنے کی سعادت جماعت کو حاصل ہوئی ہے۔ یہ سپین میں بولی جانے والی زبان ہے۔

اس کے علاوہ سپینش، پرتگیزی، فارسی، البانین، اردو اور انگریزی زبانوں میں تراجم قرآن کریم کے نئے ایڈیشنز نظر ثانی کے بعد شائع ہوئے ہیں۔ علاوہ ازیں برمی زبان میں قرآن کریم کے پہلے دس پارے اور تامل زبان میں مکمل ترجمہ قرآن کریم پریس میں زیرِ طبع ہیں۔ انشاء اللہ جلدی آجائیں گے۔ اس کے علاوہ تھائی زبان میں پہلے دس پاروں کا ترجمہ شائع ہوا ہے۔ جاوانیز (Jevanese) زبان میں جو انڈونیشیا میں بولی جانے والی زبان ہے پہلے دس پاروں کا ترجمہ شائع ہوا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس وقت تک طبع شدہ تراجم قرآن کریم کی تعداد 57 ہو چکی ہے۔ ایسے تراجم جو تیار ہو چکے ہیں ان کی نظر ثانی اور عربی آیات کی پیسٹنگ وغیرہ کا کام ہو رہا ہے۔ ان کی تعداد 25 ہے اور یہ مختلف جگہوں کی زبانیں ہیں۔ یہ زیادہ تر افریقہ کی زبانیں ہیں۔ کچھ اُزبک اور ماریشس اور لتھوینیا کی بھی ہیں۔

اِس وقت گیارہ (11) مزید زبانوں میں قرآن کریم کا ترجمہ ہو رہا ہے۔ اس میں ایک زبان گنی بساؤ کی ہے Balanta، غانا کی ڈگبانی (Dagbani) زبان ہے۔ ڈوگری (Dogri)۔ ملائشیا کی Dusan۔ نائیجیریا کی Etsako۔ فانٹی (Fante) غانا کی۔ عبرانی (Hebrew) اسرائیل کی۔ کمبوڈیا کی خمیر (Khmer)۔ لنگالا (Lingala) کونگو (زائر) کی۔ موری (Maori) نیوزی لینڈ کی۔ سموئن (Samoan) فجی کی۔

اور اس وقت چھ مزید زبانوں میں قرآن کریم کے ترجمہ کا جائزہ لیا جارہا ہے۔ ایک انڈونیشیا کی زبان ہے، گنی بساؤ کی، قرغستان کی، کردستان کی، بینن کی اور ساؤتھ افریقہ کی۔

قرآن کریم کے مطبوعہ تراجم میں سے چودہ (14) تراجم ایسے ہیں جن کو اس وقت Revise کیا جا رہا ہے یا Recompose کروایا جارہا ہے۔

اسلامی اصول کی فلاسفی

پھر اسلامی اصول کی فلاسفی جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ایک بہت اہم کتاب ہے۔ اس کے مختلف 53 زبانوں میں تراجم شائع ہو چکے ہیں۔ اس میں سے چیک ترجمہ امسال جرمنی میں طبع ہوا ہے۔ ان 53 کے علاوہ مزید درجِ ذیل چار زبانوں میں تراجم تیار کروائے جا رہے ہیں۔ ان میں ہنگیرین، قازاخ اور لوریا (Loria) انڈیا کی زبان ہے۔ اور رومانین۔

دیگر کتب کے تراجم

گزشتہ سال سولہ زبانوں میں 66 کتب و فولڈرز تیار کروائے گئے تھے۔ اس وقت درج ذیل تفصیل کے مطابق 18 زبانوں میں 139 کتب تیار کروائی جا رہی ہیں۔ اس میں عربی کی 13 ہیں، انگریزی کی 38، گجراتی ایک، ملیالم 8، روسی 4، اردو 10، لنگالا، پولش، ترکی، بوزنین، فرانسیسی، ہندی، برمی، جرمن، قرغز، نیپالی، سواحیلی، اُزبک اور اس میں براہین احمدیہ ہر چہار حصص، مسیح ہندوستان میں، آئینہ کمالات اسلام، مواھب الرحمٰن، الاستفتاء، کشتیٔ نوح وغیرہ بہت ساری کتب ہیں۔

اہل علم اور زبان دانوں کو کتب کے تراجم کے لئے اپنی خدمات پیش کرنے کی تحریک

آج اس موقع سے فائدہ اٹھاتے ہوئے اس ضمن میں ایک تحریک بھی کرنا چاہتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت میں زبان دانوں کی کمی نہیں ہے لیکن پتہ نہیں پوری طرح ان سے رابطہ نہیں کیا جاتا یا کہاں سستی ہے، انتظامیہ کی طرف سے یا زبان دانوں کی طرف سے کہ جس تعداد میں لٹریچر کا مطالبہ کیا جا رہا ہے اس تعداد میں ہم لٹریچر مہیا نہیں کر سکتے۔ کتب کے تراجم نہیں کر سکتے۔ تو آج میں ان لوگوں سے جن کی انگریزی زبان اچھی ہے یہ درخواست کرتا ہوں کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اس قلمی جہاد میں شامل ہوں اور مرکز کو اپنے نام پیش کریں تاکہ آپ کو انگریزی زبان میں تراجم کے لیے کچھ کتب مہیا کی جاسکیں اور پھر وہ مکمل کر کے دیں تاکہ جتنی جلدی ان کی اشاعت ہو سکتی ہے ہو سکے۔ امید ہے لوگ اپنے آپ کو اس کے لیے پیش فرمائیں گے۔ اہل علم اور زبان دانوں سے یہ درخواست ہے۔

جو جماعت کی طرف سے لٹریچر چھپا یا کچھ اپنے لوگوں کی طرف سے اسی ضمن میں کچھ زائد باتیں ہیں۔ اس میں مختصراً ذکر کر دیتا ہوں۔

سپینش ترجمہ قرآن ہے۔ یہ عرصہ سے سٹاک میں ختم ہو چکا تھا، کافی اس کی ڈیمانڈ (Demand) تھی۔ اب مکرم منصور الٰہی صاحب جو مولانا کرم الٰہی صاحب ظفر کے بیٹے ہیں انہوں نے اس کی نظر ثانی کی ہے اور اس کو نظر ثانی کے بعد ازسرِ نو تیار کروایا گیا ہے لیکن اس مرتبہ یہ تفسیری نوٹس کے بغیر چھپوایا گیا ہے۔

پھر البانین ترجمہ قرآن مع تفسیری نوٹس ہے۔ اس کی نظر ثانی بھی مکرم زکریا خان صاحب نے کی ہے اور اس کے بعد تشریحی نوٹس کے ساتھ جرمن جماعت نے محنت کر کے اسے تیار کروایا اور چھپوایا ہے۔

پھر فارسی ترجمہ قرآن ہے۔ اس میں بھی بعض غلطیوں کی نشان دہی ہوئی تھی۔ تو مکرم سید عاشق حسین صاحب نے ازسرِ نو ترجمہ کیا ہے اور اس بارہ میں آپ (شاہ صاحب) حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ سے مختلف آیات کے ترجمہ کے بارہ میں راہنمائی بھی حاصل کرتے رہے، کئی سال کی محنت کے بعد اب یہ ترجمہ چھپ چکا ہے۔

پرتگیزی ترجمہ قرآن۔ یہ بھی ایک عرصہ سے ختم تھا اب ازسرِ نو طبع کروایا گیا ہے۔

ملفوظات اُردو، یہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ملفوظات پر مشتمل جلدیں ہیں یہ بھی نایاب تھیں۔ ان دس جلدوں کو پانچ جلدوں میں طبع کروایا گیا ہے۔ تو یہ بھی اب میسر ہیں۔

پھر جیسا کہ مَیں پہلے بھی کہہ چکا ہوں کہ اسلامی اصول کی فلاسفی پہلے 52 زبانوں میں ترجمہ چھپ چکا ہے اس سال چیک زبان میں بھی ترجمہ کروایا گیا ہے۔ یہ بھی جرمنی کی جماعت نے طبع کروایا ہے۔

''مسیح ہندوستان میں'' اس کا بھی انگریزی ترجمہ پہلے Jesus in India کے نام سے چھپ چکا ہے لیکن حضور رحمہ اللہ تعالیٰ کی زیرِ ہدایت اس ترجمہ کی ازسرِ نو نظر ثانی کروائی گئی ہے اور یہ ترجمہ کئی سالوں کی محنت سے مکرم چودھری محمد علی صاحب نے تیار کیا ہے اور یہ طبع ہو چکا ہے۔ اِس میں مشکل مقامات کی تشریح بھی کی گئی ہے اور بیان شدہ مضامین کی تائید میں اصل کتب کے حوالہ جات بھی Appendix میں دے دیئے گئے ہیں۔ تو انگریزی میں شائع ہونے کی وجہ سے مختلف زبانوں میں بھی ترجمہ کرنے میں اب انشاء اللہ آسانی رہے گی۔

اسی طرح **''لیکچر لدھیانہ''** کا انگریزی ترجمہ بھی مکرم میاں محمد افضل صاحب سے کروایا گیا تھا جو اب طبع ہو چکا ہے۔ اسلام کی صداقت کے بارہ میں یہ بڑا معرکۃ الآراء لیکچر ہے۔

محضر نامہ۔ 1974ء میں پاکستان کی قومی اسمبلی میں جماعت احمدیہ کی طرف سے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ نے جماعت احمدیہ کے عقائد پر بعض بے بنیاد الزامات کے ردّ میں جو محضر نامہ پیش فرمایا تھا اس کا انگریزی ترجمہ بھی تیار ہو کر اب طبع ہو چکا ہے۔ اس میں چونکہ جماعت کے بنیادی عقائد کا تفصیل سے ذکر ہے اس لیے یہ ہر احمدی کے لیے نہ صرف خود پڑھنا ضروری ہے بلکہ غیروں کو دینے کے لیے مفید ہے۔ اُردو میں پہلے چھپا ہوا ہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ کا ایک مضمون تھا: **"With Love to the Muslims of the World"**۔ یہ مضمون روس کی ریاستوں کے لیے تحریر فرمایا تھا جو اس سے قبل روسی زبان میں چھپ چکا ہے۔ اب یہ مضمون انگریزی میں طبع کروایا گیا ہے۔ اس میں بھی جماعت احمدیہ کے عقائد کا تفصیلی ذکر موجود ہے اور تبلیغ وتربیت کے لیے مفید ہے۔

بچوں کے لیے بھی چلڈرن بک کمیٹی کی طرف سے مختلف کتب تیار کروائی گئی ہیں۔ ان میں سے ایک ہے: **"My book about God"**۔ اس میں خدا تعالیٰ کے متعلق آسان زبان میں بچوں کو مختلف امور سمجھائے گئے ہیں۔ یہ کتاب مکرم چودھری رشید احمد صاحب نے تیار کی ہے۔ اس کی نظر ثانی کے بعد اس کو ازسرِ نو طبع کروایا گیا ہے۔

ایک لیکچر ہے حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ کا **"An Elementary study of Islam"** اس کا ڈینش ترجمہ جماعت ڈنمارک نے شائع کیا ہے۔ یہ چھپ چکا ہے۔

پھر جماعت ڈنمارک نے مختلف حوالہ جات پر مشتمل ایک کتاب کا ڈینش ترجمہ کر کے چھپوایا ہے **"Islam & Terrorism"** جو موجودہ حالات میں بہت اہم ہے۔ تو یہ بھی ان کی بڑی اچھی کوشش ہے۔

پھر حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی کتاب ہے **'عرفانِ الٰہی'**۔ اس کا ترجمہ فرانسیسی میں عبدالرشید انور صاحب مبلغ آئیوری کوسٹ نے تیار کیا ہے جو چھپ چکا ہے اور یہ بھی اللہ تعالیٰ کی ہستی کو پہچاننے اور پانے کے لیے بہت اہم مضمون ہے، بڑی اہمیت کا حامل ہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ نے جماعت امریکہ میں 1991ء کے جلسہ کے موقع پر لجنہ میں خطاب فرمایا تھا، ایک لیکچر انگریزی میں دیا تھا اس کا اردو ترجمہ **''مغربی معاشرہ اور احمدی مسلم خواتین کی ذمہ داریاں''** شائع ہو چکا ہے۔

بہت ساری کتب شائع ہوتی ہیں لیکن اب ایک آدھ کا ذکر کر دوں۔ **سر ظفراللہ خان صاحب کی یادداشتیں**، یہ چودھری ظفراللہ خان صاحب نے کولمبیا یونیورسٹی والوں کو اپنی یادداشتیں لکھوا رکھی تھیں اور انگریزی میں تھیں اس کا مکرم پرویز پروازی صاحب نے اردو ترجمہ کیا ہے اور یہ کتاب چھپ چکی ہے۔ اور تحدیث نعمت سے ملتی جلتی کتاب ہی ہے۔

''ڈاکٹر عبدالسلام مسلمانوں کا نیوٹن'' یہ بھی مختلف لوگوں کے تأثرات، زکریا ورک صاحب کینیڈا نے مرتب کی ہے۔

''آئینۂ حق نما'' داؤد حنیف صاحب نے اور مختلف علماء نے لکھی ہے جو دراصل ایک معاند اسلام کی کتاب ''برگِ حشیش'' کے جواب میں ہے۔ اس میں مختلف اعتراضات کے جوابات ہیں۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے وہ جماعت کی مجموعی طور پر بھی اور افراد کی جو اس جہاد میں شامل ہیں ان کی کوششوں میں برکت فرمائے اور مؤثر رنگ میں تبلیغ و تربیت کا اہم فریضہ ادا کرنے والے ہوں۔ یہ چند کتب کا تذکرہ میں نے کیا ہے ورنہ دورانِ سال متعدد کتب تیار ہو کر مختلف ممالک میں طبع کروائی گئی ہیں اور مختلف وکالتوں میں کام کرنے والے کارکنان اور خدام کو بھی دعاؤں میں یاد رکھیں۔

نمائشیں اور بک فیئرز (Book Fairs)

جماعتی لٹریچر اور دیگر مساعی کے ذکر پر مشتمل نمائشیں بھی اشاعت اسلام کا ایک مفید ذریعہ ہیں۔ اس سال 174 نمائشوں کا اہتمام کیا گیا جن کے ذریعہ اندازاً ایک لاکھ تہتر ہزار (1,73,000) سے زائد افراد تک پیغام پہنچایا گیا۔

بک سٹالز، بک فیئرز۔ امسال 755 بک سٹالز (Book Stalls) اور بک فیئرز (Book Fairs) میں جماعت نے حصہ لیا جس کے ذریعہ اندازاً پانچ لاکھ تیس ہزار (5,30,000) افراد تک پیغام پہنچایا گیا۔

احمدیہ پریس

احمدیہ چھاپہ خانوں کا ذکر بھی کر دوں۔ رقیم پریس اسلام آباد کی زیرِ نگرانی افریقن ممالک گھانا، نائیجیریا، گیمبیا، سیرالیون، آئیوری کوسٹ اور تنزانیہ میں ہمارے پریس کی حالت دن بہ دن زیادہ معیاری ہو رہی ہے اور گزشتہ سال دو ممالک سینیگال اور کینیا کو بھی چھوٹی ڈیجیٹل پرنٹنگ مشینیں بھجوائی گئیں جو نہایت کامیابی سے کام کر رہی ہیں اور ان کا بڑا فائدہ ہو رہا ہے۔

رقیم پریس اسلام آباد سے اس دفعہ 2,29100 کی تعداد میں کتب اور جرائد شائع ہوئے اور افریقہ کے مختلف پریسوں میں سے جو کتب و جرائد شائع ہوئے ان کی تعداد دو لاکھ ستّر ہزار ہے۔ گزشتہ سالوں میں 220 ٹن پرنٹنگ کا سامان گیارہ کنٹینرز کے ذریعہ سے افریقہ بھجوایا گیا۔

گیمبیا (Gambia) میں ہمارے پریس نے رنگین طباعت کے لیے ضروری آلات خرید کر اس پر کام شرع کیا ہے۔ یہاں جماعت کی مخالفت بھی ہے اس کے باوجود اللہ تعالیٰ کے فضل سے پورے گیمبیا میں صرف ہمارے پریس میں یہ سہولت دستیاب ہے اور اب پرنٹرز کو ہمسایہ ملک سینیگال (Senegal) میں اس کام کے لیے نہیں جانا پڑتا۔ اکثر لوگ اب ہمارے پریس سے فائدہ اٹھاتے ہیں اور گیمبیا کے پریس کی عمدہ کارکردگی کو حکومتی افسران نے بھی سراہا ہے۔ تو پریس یونین (Press Union) کے چیئرمین نے ایک تقریب میں کہا کہ احمدیہ پرنٹنگ پریس گیمبیا میں ایک نہایت اعلیٰ پرنٹنگ ادارہ ہے جس کی بدولت ہمارا پرنٹ میڈیا بہت کامیابی سے چل رہا ہے۔

عربک ڈیسک (Arabic Desk)

پھر عربک ڈیسک ہے۔ اس کے انچارج عبدالمومن طاہر صاحب ہیں۔ گزشتہ سال جو کتب اور پمفلٹس عربی زبان میں تیار ہو کر شائع ہوئے ہیں ان کی تعداد تقریباً 37 ہے۔ اس کے علاوہ وائٹ پیپر کے جواب میں حضور رحمہ اللہ تعالیٰ کے 18 خطبات کے تراجم میں سے 9 مزید خطبات امسال طبع ہوئے ہیں۔ اس طرح کل تعداد 13 ہوگئی ہے۔ پندرہ کتب اور پمفلٹس پر نظر ثانی ہو رہی ہے ان کے نام ہیں: کشتیٔ نوح، Revelation Rationality، Knowledge and Truth، السیرۃ المطہرۃ، تفسیر کبیر کا عربی زبان میں ترجمہ جس کی پہلی تین جلدیں شائع ہو چکی ہیں اور چوتھی پر نظرِ ثانی کا کام تقریباً مکمل ہے۔

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی عربی کتب کو علیحدہ اور خوبصورت شکل میں طبع کرانے کا بھی پروگرام ہے۔ اس وقت تین کتب آئینہ کمالات اسلام، مَوَاھِبُ الرَّحمٰن اور اَلْاِسْتِفْتَاء پر کام ہو رہا ہے۔

اس کے علاوہ عربی ڈیسک کی زیرِ نگرانی کبابیر اور عرب ممالک وغیرہ میں چھپنے والی کتب کی تعداد بیس سے زائد ہے جن میں سے تین اس سال چھپی ہیں۔ پھر 13 کتب اور پمفلٹس انٹرنیٹ پر دیئے جا چکے ہیں۔ اسی طرح 2001ء سے رسالہ ''اَلتَّقْوٰی'' بھی دیا جا رہا ہے۔

دمشق کی ایک پبلشنگ کمپنی نے حضور رحمہ اللہ تعالیٰ کی کتاب: "Islam's response to Contemporary Issues" کے عربی ایڈیشن پر تبصرہ کرتے ہوئے حضور کی خدمت میں لکھا تھا کہ آپ کی کتاب پڑھنے سے جو انتہائی خوشی مجھے ہوئی ہے میں اس کا اظہار کیے بغیر نہیں رہ سکتا۔ کتاب کے مضمون کو جس تفصیل، ربط اور ترتیب کے ساتھ آپ نے پیش فرمایا ہے وہ دل موہ لینے والا ہے۔ آپ نے اس زرخیز مضمون کے ذریعہ اسلامی علوم میں گرانقدر اضافہ فرمایا ہے۔ یہ سب چیزیں مجھے مجبور کر رہی ہیں کہ میں اس کتاب کے مضمون کو اپنے اور آپ کے درمیان گفتگو کا نقطۂ آغاز بناؤں اور کوشش کروں کہ میں بھی امن و آشتی کے قیام کی اس کوشش میں کچھ حصہ ڈال سکوں جس کے لیے آپ چاہتے ہیں کہ وہ سب مسلمانوں کا نصب العین ہو۔ میں اس بات کی بھی گواہی دیئے بغیر نہیں رہ سکتا کہ یہ کتاب مذکورہ مشکلات کو حل کرنے کے لیے خالص اسلامی مفہوم پیش کرتی ہے جس کی بنیاد اسلامی نصوص اور اسلامی تاریخ پر ہے۔ یہ تحقیقی کتاب بیسویں صدی کے شروع میں نمودار ہونے والے تقاضوں اور ضرورتوں کو مدنظر رکھ کر لکھی گئی ہے۔ اس مرحلہ میں اسلامی نصوص کا اس طرح برمحل استعمال اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام اور ان کے بعد کے مسلمانوں کی تاریخ کو خاص اہمیت دینا اس بات کی دلیل ہے کہ اس کتاب کا خمیر خالص اسلامی مٹی سے اٹھا ہے۔ میری رائے میں اس کتاب نے اپنے مضمون کا حق ادا کر دیا ہے۔ مجھے تو جماعت احمدیہ میں صحیح اسلام کا چہرہ نظر آرہا ہے۔ جو ذمہ داری اس وقت جماعت احمدیہ نے اٹھائی ہے وہ بہت بڑی ہے۔ آپ لوگ اپنے علم و عمل سے ثابت کر رہے ہیں کہ آپ اسلام کی پوری قوت اپنے اندر رکھتے ہیں۔ اور یہ قوت آپ کے اخلاص اور مسلسل جدوجہد کے نتیجہ میں برابر بڑھ رہی ہے۔ اس کا سبب یہ ہے کہ آپ لوگ اسلام کا مطالعہ عصرِ حاضر کی روح اور تقاضوں کو مدنظر رکھ کر کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کو اپنے اعلیٰ مقاصد میں کامیاب فرمائے۔ یہ خلاصہ ہے اس پبلشر کے تبصرہ کا۔

چینی ڈیسک

چینی ڈیسک کے تحت بھی قرآن کریم کے چینی زبان میں ترجمہ کے علاوہ جو کتب ترجمہ ہو چکی ہیں ان کی تعداد گیارہ ہے۔ پھر کچھ پمفلٹ شائع ہوئے ہیں۔ چینی ڈیسک کے تحت ایم ٹی اے کے لیے قرآن کریم کے مکمل چینی ترجمہ کی آڈیو ریکارڈنگ کی جا چکی ہے۔ قرآن کریم کے متن کے ساتھ ساتھ چینی ترجمہ و تفسیر کے ساتھ اس کی ریکارڈنگ کی جا رہی ہے۔ اس کے علاوہ دس مزید کتب چینی زبان میں ایم ٹی اے پر نشر ہونے کے لیے ریکارڈ کی جا چکی ہیں۔ چینی ڈیسک کی طرف سے انٹرنیٹ پر بھی مواد ڈالا جا رہا ہے۔ سورۃ فاتحہ اور سورۃ البقرۃ کا ترجمہ ڈالا جا چکا ہے۔ اس کے علاوہ سات کتب کا ترجمہ بھی انٹرنیٹ پر ڈالا جا چکا ہے۔

فرنچ ڈیسک

فرنچ ڈیسک ہے اِس کے انچارج عبدالغنی جہانگیر صاحب ہیں۔ مختلف ممالک میں فرنچ زبان میں جن کتب و پمفلٹس کے تراجم کیے جا رہے ہیں فرنچ ڈیسک ان کے ترجمہ کی نظرثانی کرتا ہے اور ان کتب کی آخری شکل میں شائع ہونے سے پہلے کی تیاری بھی فرنچ ڈیسک کے سپرد ہے۔ ایم ٹی اے پر نشر ہونے والے مختلف پروگراموں کا فرانسیسی زبان میں ترجمہ اور فرنچ زبان میں پروگراموں کی تیاری بھی اس ڈیسک کے سپرد ہے۔ اس ڈیسک کے تحت ''لِقَاء مَعَ الْعَرَبِ'' کے 380 پروگراموں کا فرنچ ترجمہ ہو چکا ہے۔ 170 کی تعداد میں مجالس سوال و جواب کا اور ''ترجمۃ القرآن'' کی پچاس کلاسز کا ترجمہ مکمل ہو چکا ہے اور اسی طرح دوسرے جو پروگرام تھے 70 مختلف پروگراموں کا ترجمہ ہوا ہے، جو حضور رحمہ اللہ تعالیٰ کے 1995ء سے لے کر 2003ء تک تھے۔

بنگلہ ڈیسک

بنگلہ ڈیسک ہے اس کے انچارج فیروز عالم صاحب ہیں۔ اس کا سب سے اہم کام ایم ٹی اے پر نشر ہونے والے پروگراموں کے بنگلہ تراجم کا کام ہے۔ چنانچہ اب تک اس ڈیسک کے تحت حضور رحمہ اللہ کی 150 مجالس کا ترجمہ ہو چکا ہے۔ اسی طرح ترجمۃ القرآن کی 300 کلاسز کا۔ لقاء مع العرب کے 440 پروگراموں کا۔ ہومیو پیتھی کی 200 کلاسز کا۔ علاوہ ازیں پانچ سو کی تعداد میں خطبات کے تراجم بنگلہ زبان میں مکمل ہو چکے ہیں اور ایم ٹی اے پر نشر کرنے کے لیے تیار ہیں۔

نصرت جہاں سکیم

نصرت جہاں سکیم کے تحت اس وقت افریقہ کے 12 ممالک میں ہمارے 36 ہسپتال اور کلینکس (Clinics) کام کر رہے ہیں۔ اس کے علاوہ آٹھ ممالک میں ہمارے 373 ہائر سیکنڈری سکولز اور جونیئر سکولز، پرائمری سکولز اور نرسری سکولز کام کر رہے ہیں۔

ڈاکٹرز کو عارضی وقف کی تحریک

افریقہ میں جو ہمارے ہسپتال ہیں ان میں ڈاکٹروں کی کافی ضرورت ہے۔ ڈاکٹر صاحبان کو مَیں یہ بھی ایک تحریک کرنا چاہتا ہوں کہ اپنے آپ کو وقف کے لیے پیش کریں اور کم از کم تین سال تو ضرور ہو اور اگر اس سے اوپر جائیں 6 سال اور 9 سال تو اور بھی بہتر ہے۔

اسی طرح فضل عمر ہسپتال ربوہ کے لیے بھی ڈاکٹرز کی ضرورت ہے۔ تو ڈاکٹر صاحبان کو آج اس موقع سے فائدہ اٹھاتے ہوئے مَیں عارضی وقف کی تحریک کرتا ہوں کہ اپنے آپ کو خدمت خلق کے اس کام میں جو جماعت احمدیہ سرانجام دے رہی ہے پیش کریں اور یہ ایک ایسی خدمت ہے جس کے ساتھ دنیا تو آپ کما ہی لیں گے، دین کی بہت بڑی خدمت ہوگی اور اس کا اجر آپ کو اللہ تعالیٰ آپ کی نسلوں تک دیتا چلا جائے گا۔ انشاءاللہ

پریس اینڈ پبلیکیشنز ڈیسک
(Press and Publications Desk)

ایک پریس اینڈ پبلیکیشنز ڈیسک (Press and Publications Desk) ہے۔ اس میں بھی چودھری رشید صاحب کی نگرانی میں چار افراد کی ایک ٹیم ہے۔ اس کی 18 ممالک میں فعال شاخیں ہیں۔ بڑی خوش اسلوبی سے اپنے کام سرانجام دے رہے ہیں اور ہر جگہ جہاں بھی دنیا میں جماعت کے افراد کے خلاف کوئی بھی ظلم ہوتا ہے اس کو یہ مختلف ذریعوں سے اخبارات و رسائل تک پہنچاتے ہیں اور اس کا بڑا فائدہ ہے۔

تحریک وقفِ نو

تحریک وقف نو۔ اس وقت تک اللہ تعالیٰ کے فضل سے مسلسل لوگ اپنے بچوں کو وقفِ نو کے لیے پیش کر رہے ہیں اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے کل تعداد اب 26,321 ہو چکی ہے اور یہ بھی اللہ تعالیٰ کا جماعت کے ساتھ عجیب سلوک ہے کیونکہ لڑکوں کی زیادہ ضرورت ہوتی ہے۔ باوجود اس کے کہ جیسے عمومی دنیا میں دیکھا جائے اور ملکوں کا جائزہ بھی لیا جائے تو نسبت اس طرح نہیں ہوتی لیکن واقفین نو لڑکوں کی تعداد 17,680 ہے اور لڑکیوں کی تعداد 8,641۔ اس میں پاکستان کے واقفینِ نَو کی مجموعی تعداد 17,000 ہے جبکہ بیرون پاکستان کی تعداد 9,200 کچھ۔

ایم ٹی اے (M.T.A.) کی نشریات کا پھیلاؤ اور اس کے اثرات

ایم ٹی اے کی نشریات کے پھیلاؤ میں بھی مزید وسعت پیدا ہو رہی ہے اور دورانِ سال جنوبی اور وسطی امریکہ کے لیے ہسپر سیٹ سیٹلائٹ کا یکم دسمبر 2002ء سے نئی سروس کا آغاز ہوا ہے جو ان علاقوں میں Direct to home سروس مہیا کرتا ہے۔ چنانچہ ایم ٹی اے اب دوسرے عام چینلز کے ساتھ چھوٹی ڈش کے ذریعہ دیکھا جا سکتا ہے۔

گیانا میں جہاں بڑی ڈش دستیاب نہ ہونے کی وجہ سے ایم ٹی اے کی نشریات نہیں دیکھی جا رہی تھیں وہاں اب پہلی مرتبہ ایم ٹی اے کی نشریات پہنچ رہی ہیں۔

اسی طرح ایشیا، آسٹریلیا، نیوزی لینڈ اور جزائر فجی میں ایم ٹی اے کے نئے دور کا آغاز ہوا ہے جو 23 جون 2003ء سے Asia Sat 3 کے ذریعہ سے اور اب اس میں اس سیٹلائٹ پر برصغیر پاک و ہند کے مقبول عام چینلز ہیں اور انگریزی کے تمام عالمی چینلز بھی موجود ہیں۔ اس طرح ان علاقوں میں ایم ٹی اے کی رسائی صرف احمدی گھروں تک محدود ہونے کی بجائے عام گھروں میں بھی ہو گئی ہے۔ اس وجہ سے اب اس سارے علاقے میں مختلف کیبل آپریٹرز کو بھی ایم ٹی اے کی نشریات کیبل پر ڈالنے کا موقع مل جائے گا اور بعض جگہوں میں بعض ملکوں میں یہ ڈالا بھی جا چکا ہے۔ اسی طرح Asia Sat 3 کے ذریعہ جزائر فجی میں جہاں گزشتہ چند سال سے ایم ٹی اے نہیں پہنچ رہا تھا اب پہنچنا شروع ہو گیا ہے۔ الحمدللہ اور آج وہ یہ جلسہ

بڑے شوق سے دیکھ رہے ہوں گے۔

پھر امسال ایم ٹی اے کے سٹاف کو ویڈیو لائبریری کے لیے ایک بہت بڑا Database Software تیار کرنے کا موقع ملا ہے جسے اگر باہر سے بنوایا جاتا تو ہزاروں پاؤنڈ خرچ آتے۔ اس ڈیٹا بیس کے تحت ایم ٹی اے کے تمام پروگرام شامل کر لیے جائیں گے اور ٹیپس کی تلاش اور حوالوں کی تلاش کا کام بھی بہت آسان ہو جائے گا۔

اسی طرح ایک تصویری لائبریری ترتیب دینے کا کام شروع کیا گیا ہے جس میں نادر اور نایاب تصاویر کو Scan کر کے ڈیجیٹل میڈیا میں محفوظ کیا جا رہا ہے۔ ان تصاویر کو ڈیجیٹل ٹیکنالوجی کے استعمال سے ٹھیک کرنے کا کام بھی ہو رہا ہے۔ یہ پرانی نایاب تصاویر ہیں وہ اس طرح ٹھیک ہو جائیں گی۔ انشاء اللہ۔ تو اس طرح امسال ٹیپس (Tapes) کو ڈیجیٹل میڈیا (Digital Media) پر محفوظ کرنا شروع کیا گیا ہے اور بڑی تیز رفتاری سے پرانی تاریخی ویڈیوز کو محفوظ کیا جا رہا ہے۔

اس کے چیئرمین ہیں سید نصیر شاہ صاحب اور اس کے بارہ ڈیپارٹمنٹ (Department) ہیں۔ 178 رضا کار ہیں جو روزانہ باری باری چوبیس گھنٹے ٹرانسمیشن (Transmission) کے لیے مختلف طریق سے خدمت سرانجام دے رہے ہیں۔ فَجَزَاھُمُ اللّٰہُ اَحْسَنَ الْجَزَاءِ۔ اللہ تعالیٰ ان کو ہمیشہ محنت، خلوص اور محبت کے ساتھ کام کرنے کی توفیق دے کیونکہ آج کل یہ جماعت کا پیغام پہنچانے کا ایک بہت بڑا ذریعہ ہے۔

۞...... حامد مقصود عاطف صاحب مبلغ آئیوری کوسٹ بیان کرتے ہیں کہ ''آئیوری کوسٹ میں بجلی کے محکمے کے صوبائی ڈائریکٹر الحسن جباتے صاحب کو ایم ٹی اے کا تعارف کروایا تو کہنے لگے کہ میں آج ہی ڈش کو ایم ٹی اے کے رُخ پر موڑتا ہوں۔ چنانچہ ایک ہفتہ کے بعد یہ صاحب خاکسار کے گھر پہنچے اور کہنے لگے: آج اس فحاشی اور عریانی کے دور میں ہمارے بچوں کا مستقبل صرف اور صرف ایم ٹی اے کے ہاتھوں میں ہے۔ میں اس عظیم خدمت پر جماعت کو خراج تحسین پیش کرتا ہوں کہ اب ہمیں کہیں جا کر اسلام سیکھنے کی ضرورت نہیں بلکہ اسلام ہمارے گھروں میں داخل ہو رہا ہے۔'' الحمدللہ

۞......مبلغ انچارج صاحب نائیجیریا لکھتے ہیں کہ:

بینوے سٹیٹ (Benue) کے دورہ کے دوران خاکسار Makurdi کے علاقے میں ایک مسجد دیکھ کر رُکا۔ یہاں کے امام الحاجی گربا باوا کو خاکسار نے اپنا تعارف کروایا تو کہنے لگے کہ کیا آپ کا ٹی وی سٹیشن بھی ہے؟ مَیں نے جواب دیا کہ ہاں ہمارا ٹی وی سٹیشن ہے۔ وہ مجھے گھر کے اندر لے گئے۔ وہاں پر حضور رحمہ اللہ کی مجلس سوال و جواب لگی ہوئی تھی۔ انہوں نے بتایا کہ ہم لوگ گزشتہ چھ سال سے آپ کا ٹیلی ویژن دیکھ رہے ہیں اور آج کسی احمدی سے میری پہلی ملاقات ہے۔ اس دوران سنٹرل مسجد کے امام اور جماعت نصر الاسلام کے سیکرٹری وغیرہ بھی آ گئے اور علاقہ کی کچھ اور سرکردہ شخصیات بھی آ گئیں اور الحاجی نے بتایا کہ ہم سب اکٹھے ہو کر آپ کا پروگرام دیکھتے ہیں۔ الحاجی گربا جماعت نصر الاسلام ایسٹ نائیجیریا کے چیئرمین اور سپریم کونسل فار اسلامک افیئرز کے ڈپٹی چیئرمین ہیں۔ جماعت نصر الاسلام ہمیشہ جماعت کی مخالف رہی ہے۔ یہ خدا تعالیٰ کا فضل ہے کہ اس قسم کے مخالف عمائدین کو بھی ایم ٹی اے کے ذریعہ احمدیت کا پیغام پہنچ رہا ہے۔ انہوں نے بتایا کہ ہم آپ کے امام کے انگریزی کے سوال و جواب اور لقاء مع العرب باقاعدہ سنتے ہیں۔ انڈونیشین اور بنگلہ پروگراموں کی ہمیں سمجھ تو نہیں آتی لیکن ان کی تلاوت اور نظمیں وغیرہ ہمیں بہت اچھی لگتی ہیں۔ اور واقعی یہ بنگلہ اور انڈونیشین کی تلاوت ماشاء اللہ اچھی ہوتی ہے۔

دیگر ٹی وی اور ریڈیو پروگرام

اس کے علاوہ دیگر ٹی وی ریڈیو پروگرام ہیں۔ ایم ٹی اے انٹرنیشنل کی چوبیس گھنٹے کی نشریات کے علاوہ مختلف ممالک کے ٹی وی چینلز پر جماعت کو اسلام کا پُرامن پیغام پہنچانے کی توفیق عطا ہوئی۔ امسال 1022 ٹی وی پروگراموں کے ذریعہ قریباً 1440 گھنٹے وقت ملا اور تین کروڑ بیس لاکھ سے زائد افراد تک اس ذریعہ سے اسلام کا پیغام پہنچا۔

اسی طرح ریڈیو بھی اشاعت اسلام کا ایک مفید اور کارآمد ذریعہ ہے۔ افریقہ میں بالخصوص ریڈیو بڑے شوق سے سنا جاتا ہے اور دور دور کے علاقوں میں پیغام پہنچانے کا ایک مؤثر ذریعہ ہے۔

بورکینا فاسو ایک غریب ملک ہے۔ یہاں میڈیا کے ذریعہ عوام الناس تک پہنچنے کا مؤثر ذریعہ ریڈیو ہے اور جماعت اس سے بھرپور استفادہ کر رہی ہے۔ اس وقت ملک کے 23 بڑے شہروں میں ہفتہ وار 28 گھنٹے کے 29 پروگرام تین مقامی زبانوں میں باقاعدگی سے نشر ہو رہے ہیں۔ اس کے علاوہ رمضان المبارک میں خصوصی پروگرام پورا مہینہ نشر ہوتے رہے۔ یہاں ریڈیو کے علاوہ دیگر ریڈیو سٹیشن پر 1560 گھنٹے کے پروگرام نشر ہوئے اور اس طرح ملک کے اکثر حصوں تک ہمارا پیغام پہنچا۔

اس کے علاوہ بورکینا فاسو میں جماعت کا ایک ریڈیو چل رہا ہے، ریڈیو اسلامک احمدیہ (Radio Islamic Ahmadiyya) کے نام سے۔ اس سال یہاں بورکینا فاسو کے دوسرے بڑے شہر ''بوبو جلاسو'' میں احمدیہ ریڈیو سٹیشن کے قیام کی توفیق ملی اور اس میں ملک کی تین زبانوں میں 13 گھنٹے کی نشریات ہوتی ہیں۔ علاقہ کی قریباً ایک ملین آبادی ہے جو اس سے فائدہ اٹھا رہی ہے۔ اب اس احمدیہ ریڈیو سٹیشن کے ذریعہ سے 2971 گھنٹے کے 3960 پروگرام نشر ہو چکے ہیں اور یہ عوام میں بڑا Popular ہو رہا ہے۔ اب 13 گھنٹے سے بڑھا کر عوام کے مطالبہ پر اس کی نشریات 17 گھنٹے تک کی جا رہی ہیں۔

۞......مکرم وُدراگو ابراہیم صاحب لکھتے ہیں: ''جب سے ریڈیو شروع ہوا ہے میں نے ایک دن بھی ناغہ نہیں کیا۔ روزانہ نشریات سنتا ہوں۔ یقیناً احمدیت چاروں کونوں میں اسلام پھیلانے آئی ہے۔ آپ دشمن کے مخالفانہ پروپیگنڈہ سے نہ گھبرائیں''۔

۞...... جاکیتے زینب لکھتی ہیں کہ: ''میرا دل خوشی اور جوش سے بھرپور ہے۔ میں دعا کرتی ہوں کہ یہ ریڈیو ہمیشہ قیامت تک چلتا رہے۔ ریڈیو پر نشریات سن کر پتہ چلا کہ احمدیت ہی حقیقی اسلام ہے۔'' انہوں نے ریڈیو کے لیے چندہ بھی بھجوایا۔

۞...... پھر الحاج گمسورے صاحب لکھتے ہیں کہ: ''ریڈیو پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر اس پیارے انداز سے کیا جاتا ہے کہ دل خوشی سے جھوم اٹھتا ہے۔ میں پڑھا لکھا نہیں ہوں لیکن یہ اسلام کی باتیں دل کی گہرائیوں تک پہنچتی ہیں۔

۞......پھر ایک صاحب ہیں وہاں عمر بگایاں صاحب جو انگلش کے پروفیسر ہیں اور پہلے مسلمان تھے اور اسلام سے تقریباً بد دل ہو چکے تھے۔ نام کا اسلام ہی ان میں رہ گیا تھا بلکہ اسلام کو برا بھلا بھی کہنا شروع کر دیا تھا۔ فرماتے ہیں کہ ''پہلے اگر ریڈیو پر کسی مولوی صاحب کی تقریر ہوتی تو میں چینل بدل دیتا تھا یا ریڈیو بند کر دیتا تھا۔ ریڈیو اسلامک احمدیہ اتفاقاً تھوڑا سا سنا تو محسوس ہوا کہ یہ ایک غیر معمولی ریڈیو ہے۔ آہستہ آہستہ اسلام سمجھ آنا شروع ہوا ہے۔'' اب خدا کے فضل سے یہ دوست احمدیت قبول کر چکے ہیں اور ماشاء اللہ بہت مخلص ہیں۔

غانا میں جماعت کے پروگراموں کو نمایاں Coverage ملی ہے۔ ملکی ٹی وی نے 16 گھنٹے پر مشتمل ان کے 53 پروگرام نشر کیے ہیں اور ریڈیو پر 230 گھنٹوں پر مشتمل 440 پروگرام نشر ہوئے ہیں۔

امیر صاحب غانا لکھتے ہیں کہ: ''عیسائی چرچوں نے کوشش کی تھی کہ کسی طرح ٹی وی یہ وقت ان کو دے دے اور انہوں نے ہم سے زیادہ رقم دینے کی آفر بھی کی لیکن ٹی وی کے ادارہ نے ان کی پیشکش کو ٹھکرا دیا اور یہ وقت ہمیں دے دیا۔

گیمبیا (Gambia) میں بھی جماعت کو میڈیا میں غیر معمولی کوریج مل رہی ہے باوجود ساری مخالفت کے۔ صرف گزشتہ ایک سال میں ان کے ہفتہ وار 52 گھنٹوں پر مشتمل 277 پروگرام نیشنل ٹی وی اور ریڈیو چینلز پر نشر ہوئے ہیں۔

ٹوگو میں دورانِ سال 48 گھنٹوں پر مشتمل ہفتہ وار 104 ریڈیو پروگرام نشر ہوئے ہیں۔

یوگنڈا میں جماعت کو مختلف ریڈیو چینلز پر 314 گھنٹوں پر مشتمل 158 پروگرام پیش کرنے کی توفیق ملی جس کے ذریعہ پانچ ملین افراد تک جماعت کا پیغام پہنچا۔

اس طرح مڈغاسکر میں گیارہ پروگرام مقامی ٹی وی پر اور 20 تین ریڈیو چینلز پر نشر ہوئے۔

گیانا میں جماعت کے ہفتہ وار 52 گھنٹے کے پروگرام ٹی وی پر اور ہفتہ وار 14 گھنٹے کے پروگرام ریڈیو پر نشر ہوئے ہیں۔

سرینام میں جماعت کو دورانِ سال ملکی ٹی وی پر اپنے پروگرام پیش کرنے کی توفیق ملی۔ تقریباً 22 گھنٹے پر مشتمل 83 پروگرام نشر ہوئے۔

اسی طرح جماعت ہالینڈ کو بھی مقامی ریڈیو سٹیشنز پر پیغام پہنچانے کی توفیق ملی اور ناروے (Norway) کو بھی۔

مجموعی طور پر اللہ تعالیٰ کے فضل سے مختلف ممالک کے ریڈیو سٹیشنز پر 6,317 گھنٹے پر مشتمل ہمارے 7,395 پروگرام نشر ہوئے ہیں جن کے ذریعہ محتاط اندازے کے مطابق چار کروڑ 37 لاکھ 76 ہزار سے زائد افراد تک پیغام پہنچا۔

اخبارات میں کوریج

اسی طرح امسال 228 اخبارات میں جماعت کے آرٹیکل شائع ہوئے ہیں اور بعض ممالک میں حضور رحمہ اللہ تعالیٰ کی کتب سیریز کی صورت میں نمایاں طور پر شائع کی گئی ہیں۔ اس ذریعہ سے اندازاً ایک کروڑ 90 لاکھ 72 ہزار سے زائد افراد تک پیغام پہنچا۔

احمدیہ ویب سائٹ
(Ahmadiyya Website)

پھر جماعت کی ایک ویب سائٹ ہے جو مکرم ڈاکٹر نسیم رحمت اللہ صاحب کے زیر نگرانی چل رہی ہے۔ اس میں بھی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تمام کتب کو انڈیکس کے ساتھ DVD پر محفوظ کیا ہے یعنی ایسی ڈیجیٹل ڈسک (Digital Disk) جس میں آڈیو، ویڈیو اور ہر قسم کا ڈیٹا (Data) محفوظ کیا جا سکتا ہے۔ اور درج ذیل کتب کا انگریزی ترجمہ آڈیو CDs پر محفوظ کیا ہے۔

اسلامی اصول کی فلاسفی، مسیح ہندوستان میں، پیغام صلح، ہماری تعلیم اور اسی طرح درج ذیل اردو کتب کو بھی آڈیو سی ڈیز پر محفوظ کیا ہے اسلامی اصول کی فلاسفی، لیکچر لاہور، برکات الدعا، ملفوظات۔

اسی طرح مولانا شیر علی صاحبؓ کے انگریزی ترجمہ کی آڈیو سی ڈی تیار کی ہے۔ حضور رحمہ اللہ تعالیٰ کے سوال و جواب کی بھی آڈیو سی ڈی تیار کی ہے۔ اس میں یہ ہے کہ:

1) Islam's Response to Contemporary Issues.

2) Revelation, Rationality, Knowledge and Truth.

3) Christianity a journey from facts to fiction.

4) Murder in the name of Allah.

اسی طرح نظمیں وغیرہ ہیں۔

حضور رحمہ اللہ کی ترجمۃ القرآن کی 65 کلاسیں آڈیو سی ڈی پر آ چکی ہیں اور یہ سارا میٹیریل (Material) وہ کہتے ہیں کہ ہماری ویب سائٹ (Website) پر دستیاب ہے اور درجِ ذیل رسائل بھی ویب سائٹ پر دستیاب ہیں۔ ان میں روزنامہ الفضل ربوہ، الفضل انٹرنیشنل لندن، رسالہ ریویو آف ریلیجنز، رسالہ اَلتَّقْوٰی اور حضور رحمہ اللہ کے گزشتہ دو سالوں کے خطبات اُردو متن اور انگلش ترجمہ کے ساتھ۔ اس کے علاوہ اور بھی بہت ساری کتب ہیں۔

ہومیوپیتھی کے ذریعہ خدمت خلق

اب کچھ ذیلی شعبے ہیں۔ ہومیوپیتھک ہے۔ ہیومینٹی فرسٹ ہے۔ یہ ویب سائٹ بھی انہیں میں آتی تھی۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہومیوپیتھک طریقۂ علاج کو بکثرت فروغ ہو رہا ہے اور کثیر تعداد میں مفت خدمت کرنے والے شفاخانے قائم کیے جا رہے ہیں۔ 55 ممالک سے موصول ہونے والی رپورٹس کے مطابق ایسے 632 چھوٹے بڑے شفا خانے قائم ہو چکے ہیں۔ اس سال ایک محتاط اندازے کے مطابق ایک لاکھ 91 ہزار افراد کا مفت علاج کیا گیا۔ ان مریضوں میں ایک بھاری تعداد غیر از جماعت اور غیر مسلم افراد کی ہے۔ یہ مفت علاج رنگ و نسل اور مذہب کے فرق سے بالا رہ کر کیا جاتا ہے اور محض خلق اللہ کی بھلائی پیش نظر ہوتی ہے۔

مغربی ممالک میں سے انگلستان اور جرمنی اور افریقن ممالک میں سے غانا نے جس منظّم طریق سے اس کام کو آگے بڑھایا ہے وہ قابل تحسین ہے۔ انگلستان میں دورانِ سال 25 ہزار سے زائد افراد کو علاج کی سہولت مہیا کی گئی۔ جرمنی میں 13 ہزار سے زائد مریضوں کو مفت علاج مہیا کیا۔ غانا میں 23 ہزار سے زائد مریضوں کا علاج کیا گیا اور یہاں غانا میں چھوٹے بڑے 31 شفاخانے ہیں۔ اور غانا کو یہ بھی خصوصیت حاصل ہے کہ سارے افریقن ممالک کو ادویات غانا سے بھجوائی جاتی ہیں۔

انڈونیشیا میں بھی 328 چھوٹے بڑے شفا خانے قائم کیے جا چکے ہیں۔ اسی طرح احمدیہ ہومیو ڈسپنسری

قائم شدہ 1952ء

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ

خالص سونے کے اعلیٰ زیورات کا مرکز

شریف جیولرز

اقصیٰ روڈ۔ ربوہ

پروپرائیٹر: میاں حنیف احمد کامران

047- 6212515

0300-7703500

قادیان ہے جو وقف جدید کی زیرِنگرانی کام کر رہی ہے اور یہاں بھی دورانِ سال 50 ہزار سے زائد لوگوں کا علاج کیا گیا۔ اس کے علاوہ دو کیمپ ہماچل میں لگائے گئے ہیں جہاں گیارہ ہزار سے زائد مریضوں کا علاج کیا گیا ہے اور انہیں دوا مہیا کی گئی۔ قادیان کے علاوہ ہندوستان میں بیس سے زائد جگہوں پر ہومیو پیتھک علاج کا انتظام موجود ہے۔

پھر ربوہ میں طاہر ہومیو پیتھک ریسرچ انسٹی ٹیوٹ (Tahir Homeopathic Research Institute) ہے۔ یہ بھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے ڈاکٹر وقار منظور بسرا کی زیرِ نگرانی بڑا اچھا کام کر رہا ہے۔ گزشتہ ایک سال کی رپورٹ کے مطابق یہاں کل 79 ہزار سے زائد مریضوں کا علاج کیا گیا ہے جن میں سے پچاس ہزار مریضوں کا تعلق ربوہ سے ہے۔ اس کے علاوہ ملک کے طول وعرض سے غیر از جماعت مریضوں کی غیر معمولی تعداد علاج کی غرض سے آتی ہے۔ گزشتہ سال پندرہ ہزار غیر از جماعت مریضوں کا علاج کیا گیا اور ان میں اکثریت مزدوروں، کسانوں کی ہی ہوتی ہے لیکن بہت پڑھے لکھے اور تاجر اور اعلیٰ افسران بھی آتے ہیں۔

✪...... بینن سے مکرم عبدالوحید صاحب لکھتے ہیں کہ ایک شخص جو پچھلے 19 سال سے سنتا تو تھا لیکن بول نہیں سکتا تھا اس کا علاج انہوں نے حضور کے نسخہ سے کیا جو تین ماہ جاری رہا۔ اب بفضلہٖ تعالیٰ اس نے بولنا شروع کر دیا ہے۔ الحمدللہ

✪...... پھر گیمبیا سے ایک صاحب لکھتے ہیں کہ ایک 55 سالہ شخص کے ٹیسٹ سے پتہ چلا کہ اس کا ایک گردہ اپنی جگہ سے ہل چکا ہے۔ اسے ہومیو پیتھی نسخہ دیا تو اللہ تعالیٰ نے اسے شفا عطا کی۔

✪...... فرانس سے مکرمہ نصرت قدسیہ صاحبہ تحریر کرتی ہیں کہ ایک غیر از جماعت خاتون کے ہاں تین بچے پیدائش کے بعد وفات پا چکے تھے۔ ان کا ہومیو پیتھی علاج کیا گیا۔ اب بفضلہٖ تعالیٰ ان کے ہاں بچی پیدا ہوئی ہے جو ماشاءاللہ صحتمند ہے۔

✪...... پھر گیمبیا سے ہی ایک صاحب لکھتے ہیں کہ بانی گاؤں میں ایک خاتون جس کی عمر Late 30s میں تھی اور سات سال سے اس کے ہاں کوئی پیدائش نہ ہوئی تھی۔ وہ دیگر کئی بیماریوں میں بھی مبتلا تھی۔ اس کا علاج کیا گیا اور اب بفضلہٖ تعالیٰ اس کے ہاں بیٹی پیدا ہوئی ہے اور پورا گاؤں حیرت زدہ ہے کہ اس کے ہاں تو اولاد ہو ہی نہیں سکتی تھی، یہ سب کیسے ہوا؟

✪...... ایک غیر از جماعت دوست کی شادی کو آٹھ سال ہوگئے تھے کوئی اولاد نہ تھی۔ انہوں نے پہلے کافی علاج کروایا لیکن کوئی فائدہ نہ ہوا۔ ایک سال قبل ان کے ساتھ کام کرنے والے ایک احمدی نے انہیں کہا کہ آپ ہماری جماعت کے کلینک ربوہ سے علاج کروائیں جس پر وہ رضامند ہوگئے۔ علاج شروع ہونے کے بعد جب ان کے ٹیسٹ (Test) کروائے گئے تو رپورٹ پہلے سے بہت بہتر تھی علاج مکمل ہونے کے بعد اللہ تعالیٰ کے فضل سے ان کی اہلیہ امید سے ہوگئیں اور یکم جولائی 2003ء کو اللہ تعالیٰ نے انہیں شادی کے آٹھ سال بعد بیٹا عطا کیا جو بالکل صحتمند ہے۔ الحمدللہ۔

✪...... اسی طرح ایک صاحب کی انگلی کٹ کر علیحدہ ہوگئی تھی۔ ہسپتال میں ڈاکٹروں نے کٹی انگلی ٹانکے لگا کر جوڑ دی لیکن کچھ ہی دنوں بعد انگلی کا وہ حصہ جو حادثہ میں کٹ کر علیحدہ ہوا تھا سیاہ ہوگیا اور اس میں گینگرین ہوگئی۔ ڈاکٹر نے کہا کہ لازماً انگلی کاٹنا پڑے گی۔ وہ طاہر ہومیو پیتھک کلینک میں علاج کے لیے آئے اور مسلسل دو سال تک لمبا علاج جاری رہا اور الحمدللہ کہ اُن کی انگلی بالکل ٹھیک ہوچکی ہے۔

نادار، ضرورتمند اور یتیموں کی امداد

نادار اور ضرورت مند اور یتیموں کی مالی امداد۔ یہ بھی جو خدمت خلق ہے، اِس جہاد میں بھی جماعت احمدیہ مصروف ہے۔ ہندوستان، بنگلہ دیش اور دوسرے غریب ممالک میں ضرورتمندوں کی امداد کے لیے جو رقمیں خرچ کی جا رہی ہیں ان رقموں کا شمار ممکن نہیں ہے۔ بہرحال بہت زیادہ ان میں خرچ ہو رہا ہے۔ افریقن ممالک میں بھی یہ خدمت خلق کا کام بہت زیادہ ہو رہا ہے۔ ہسپتالوں کے ذریعہ سے بھی، سکولوں کے ذریعہ سے بھی اور یہاں موبائل ڈسپنسریاں بھی جاتی ہیں۔

ہیومینٹی فرسٹ (Humanity First)

Humanity First انگلستان بھی خدمت میں کافی نمایاں ہے۔ گزشتہ ایک سال میں قریباً 80 ٹن وزنی امدادی سامان جس میں خوراک، کپڑے اور ادویات، سکولوں کے لیے فرنیچر اور جنریٹر وغیرہ شامل ہیں گیمبیا، سیرالیون اور بورکینا فاسو بھجوایا گیا۔

اب ہیومینٹی فرسٹ نے مستقل نوعیت کے بھی کام شروع کیے ہیں۔ پراجیکٹس (Projects) شروع کیے ہیں۔ اس میں افریقہ کے تین ممالک بورکینا فاسو، گیمبیا اور سیرالیون میں نوجوانوں کو کمپیوٹر کی تعلیم دینے کے لیے پانچ مراکز قائم کیے ہیں۔ غریبوں کے لیے بالکل مفت تعلیم کا انتظام ہے۔ بورکینا فاسو میں دس کمپیوٹرز کے ذریعہ کام شروع کیا گیا تھا اب ان کو چالیس کمپیوٹر مہیا کر دیئے گئے ہیں اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے یہاں تین شفٹوں میں تعلیم دی جا رہی ہے۔

اسی طرح بورکینا فاسو میں عورتوں کے لیے سلائی کا سکول کھولا گیا ہے اور سلائی سکھانے کے بعد یہاں سلائی مشینیں بھی دی جاتی ہیں۔ پھر اعلیٰ تعلیم کے لیے وظائف ہیں۔

اسی طرح حضور رحمہ اللہ تعالیٰ نے وفات سے قبل ایک خطبہ جمعہ میں عراق کے مظلوم عوام کی مدد کے لیے اعلان فرمایا تھا۔ اس کے لیے بھی ایک رقم اکٹھی ہوچکی ہے اور جیسے ہی حالات اس قابل ہوئے، رابطے کیے جا رہے ہیں وہاں انشاءاللہ امداد فراہم کی جاسکے گی اور اس کے لیے پروگرام بنایا جا رہا ہے۔

(باقی آئندہ)

بقیہ رپورٹ دورہ جرمنی از صفحہ نمبر 17

سے بھرے ہوئے راستوں پر سفر کر کے جمعہ کے لئے پہنچے تھے۔ حضور انور کی آمد سے قبل ان ہالوں کا ایک بڑا حصہ بھر چکا تھا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ایک بج کر پچیس منٹ پر بیت الرشید سے روانہ ہوئے اور قریباً نصف گھنٹہ کے سفر کے بعد اس سپورٹس ہال میں تشریف آوری ہوئی۔

خطبہ جمعہ

دو بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خطبہ ارشاد فرمایا۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کا یہ خطبہ جمعہ MTA انٹرنیشنل پر Live نشر ہوا۔ یوکے سے MTA کی ایک ٹیم اس غرض کے لئے پہلے سے ہی جرمنی پہنچی ہوئی تھی۔

تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

مَیں نے کچھ عرصہ سے وقتاً فوقتاً صحابہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی روایات کا بیان شروع کیا ہوا ہے۔ پہلے تو مجموعی روایات شروع میں لی تھیں۔ پھر خیال آیا کہ مختلف عناوین کے تحت بیان کروں۔ سو یہ سلسلہ گزشتہ کئی ماہ سے بلکہ سال سے زیادہ عرصہ سے چل رہا ہے۔ آج بھی مَیں اس کے تحت صحابہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی وہ روایات جو ان کی اپنی رؤیا و کشوف کے بارے میں ہیں، وہ بیان کروں گا۔ جو اصل میں تو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صداقت ثابت کرنے کے لئے ہیں۔ یا ایمان اور یقین میں بڑھانے کے لئے ہیں اور بیان کرنے کا مقصد بھی یہی ہے کہ ہمارے اندر بھی وہ ایمان اور یقین پیدا ہو، وہ تعلق باللہ پیدا ہو اور ہم لوگ بھی خدا تعالیٰ کے ساتھ ایسے سچے تعلق کو قائم کرنے والے بن جائیں جس کو پیدا کرنے کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ہم میں تشریف لائے تھے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: عموماً کوشش میری یہی ہوتی ہے کہ کیونکہ مختلف رنگ میں یہ روایات بیان ہو رہی ہوتی ہیں، بعض دفعہ مختلف جگہوں میں بیان ہوئی ہیں کہ دوبارہ بیان نہ ہوں، چیک تو کروایا جاتا ہے لیکن بہرحال ہوسکتا ہے بعض دوبارہ آ بھی جائیں۔

اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بعض صحابہ کرام کی روایات بیان فرمانے کے بعد فرمایا:

اللہ تعالیٰ ہمیں ان بزرگوں کی طرح ایمان و یقین میں بڑھاتا چلا جائے اور ہم میں سے ہر ایک میں وہ رنگ چڑھ جائے جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ہم میں چڑھانا چاہتے تھے اور جس کے چڑھانے کے لئے آپ تشریف لائے۔ صرف بیعت کافی نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ سے ایک تعلق بھی ہم میں سے ہر ایک کا پیدا ہونا چاہئے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: دوسری بات یہ کہ پاکستان کے لئے مَیں دعا کی تحریک کرتا ہی رہتا ہوں۔ احباب جماعت دعائیں کرتے بھی ہیں۔ تاہم آج پھر اسی طرف توجہ دلانا چاہتا ہوں۔ احمدیوں کے حالات پاکستان میں تنگ سے تنگ تر کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: گزشتہ دنوں لاہور میں احمدیہ قبرستان ماڈل ٹاؤن میں رات کو چودہ پندرہ آدمی زبردستی گھس گئے۔ وہاں جو چوکیدار تھا اُس کو اور اُس کے گھر والوں کو گن پوائنٹ پر رسّیوں سے باندھ دیا اور پھر گھر کے اندر بند کر دیا۔ اور اُس کے بعد 120 قبروں کی بے حرمتی بھی کی، اُن کے کتبے بھی توڑے۔ اب تو ان شیطانوں کے شر سے مردے بھی محفوظ نہیں ہیں۔ احمدی وفات یافتگان بھی محفوظ نہیں ہیں۔ حضور انور نے فرمایا کہ ہمارا کام دشمنوں کے ہر کریہہ اور ظالمانہ عمل پر پہلے سے زیادہ خدا تعالیٰ کی طرف جھکنا اور اُس کی مدد چاہنا ہے۔ اس کی طرف جماعت کو خاص طور پر توجہ دینی چاہئے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے۔

خطبہ جمعہ کے بعد حضور انور نے نماز جمعہ وعصر جمع کر کے پڑھائیں۔

(حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے اس خطبہ کا مکمل متن الفضل انٹرنیشنل کے شمارہ نمبر 52 مورخہ 28 دسمبر 2012 میں شائع ہو چکا ہے)

نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ واپس مسجد بیت الرشید تشریف لے آئے۔

فیملی وانفرادی ملاقاتیں

پروگرام کے مطابق ساڑھے پانچ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ اپنے دفتر تشریف لائے اور فیملی ملاقاتیں شروع ہوئیں۔

آج شام کے اس سیشن میں 32 فیملیز کے 91 افراد اور 41 سنگل افراد نے یعنی مجموعی طور پر 132 افراد نے ملاقات کی سعادت حاصل کی۔ ملاقات کرنے والی فیملی درج ذیل جماعتوں سے آئی تھیں۔

Schleswig، Bocholt، Munster، Husum، Keil، Hamburg، Delmenhorst، Hannover، Leipzig، Vechta، Osenbruck، Dresden، Bielefeld، Rheine اور Paderborn۔

ان سبھی فیملیز نے حضور انور کے ساتھ تصویر بنوانے کی سعادت پائی۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے تعلیم حاصل کرنے والے بچوں اور بچیوں کو قلم عطا فرمائے۔ اور چھوٹی عمر کے بچوں اور بچیوں کو چاکلیٹ عطا فرمائے۔

ملاقاتوں کا یہ پروگرام آٹھ بج کر 40 منٹ تک جاری رہا۔ بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے مسجد بیت الرشید تشریف لا کر نماز مغرب وعشاء جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گے۔

آج نماز مغرب وعشاء کے وقت بھی مردوں اور خواتین کے دونوں ہال نمازیوں سے بھرے ہوئے تھے۔ درجہ حرارت منفی آٹھ تک چلا گیا تھا۔ اس یخ بستہ سردی اور برف میں نمازوں کے لئے حاضر ہونے والی خواتین اور بچیوں کی تعداد ہی آٹھ صد سے تجاوز کر گئی تھی۔

خلیفۃ المسیح کے قدم جس سرزمین پر پڑتے ہیں وہ اللہ کے فضلوں اور برکتوں کا مورد بن جاتی ہے۔ ہر کسی کے چہرے پر خواہ چھوٹا ہو یا بڑا، مرد ہو یا عورت، خوشی ومسرت، طمانیت اور راحت وسکون نظر آتا ہے اور دل تسکین پاتے ہیں اور آنکھیں ٹھنڈک محسوس کرتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ یہ گھڑیاں، یہ سعادتیں ان سب کے لئے مبارک کرے جو ان کو ایک نئی روحانی زندگی عطا کر رہی ہیں۔

(باقی آئندہ)

✪✪✪✪✪✪

جمعۃ المبارک کی اھمیت

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ:

”حدیث میں آتا ہے کہ اگر انسان ایک جمعہ نہیں پڑھتا تو دل کا ایک حصہ سیاہ ہو جاتا ہے اور آہستہ آہستہ جمعہ چھوڑتے چلے جانے سے پورا دل سیاہ ہو جاتا ہے۔ تو جمعوں کی اہمیت جمعہ پڑھنے کی اہمیت ہر احمدی کے دل میں ہونی چاہئے۔ اور کوئی پروگرام، کوئی کھیل کود، کوئی کام یا کاروبار جمعہ کی نماز کی ادائیگی میں حائل نہیں ہونا چاہئے“۔

(مشعل راہ جلد پنجم حصہ سوم صفحہ 95)

امیرالمومنین حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا دورۂ یورپ دسمبر 2012ء

حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ کی اوسنابروک سے ہیمبرگ کے لئے روانگی۔ ہیمبرگ میں ورودمسعود اور والہانہ استقبال۔ بیت الرشید میں میناروں کی تعمیر پر خصوصی تقریب میں صوبائی و نیشنل پارلیمنٹ کے ممبران، مختلف مذاہب کے نمائندگان اور متعدد سرکردہ سیاسی وسماجی شخصیات کی شمولیت اور جماعت احمدیہ کی امن پسندی کو خراج تحسین۔

’ہماری جماعت اسلام کی اصلی روح کا نمونہ پیش کرتی ہے۔ احمدی مسلمان جہاں کہیں بھی رہتے ہیں وہ اپنی پوری قوم میں سب سے زیادہ وفادار شہری ہوتے ہیں‘۔ ’اسلام یہ درس دیتا ہے کہ تمہیں کبھی بھی بے رحمی، ظلم یا جبر میں شریک نہیں ہونا چاہئے‘۔ ’اس زمانہ میں اسلام کی اصل تعلیم کو دوبارہ اجاگر کرنے کے لئے اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ظلّ کے طور پر مبعوث فرمایا‘۔

(باہمی محبت اور رواداری اور عالمی طور پر دائمی امن کی ضامن اسلام کی خوبصورت تعلیم پر مشتمل حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ کا نہایت پُر اثر اور دلکش خطاب)

’حضور کا خطاب انتہائی متاثر کن تھا‘۔ ’حضور نے اپنے خطاب میں ہماری جو رہنمائی کی ہے آج اس رہنمائی کی پوری اسلامی دنیا کو ضرورت ہے‘۔ ’آپ کا چہرہ بہت نورانی تھا اور جس طرح وہ الفاظ کی ادائیگی کر رہے تھے وہ دلوں میں اتر رہے تھے‘۔ ’مَیں نے ایک ایسا نورانی چہرہ دیکھا ہے جس سے گہرا دلی اطمینان اور اعتماد ٹپک رہا تھا‘۔ ’خلیفۃ المسیح نے اپنی تقریر کے اندر ہمارے سارے خوف دور کر دیئے۔ سب مسلمانوں کو ایسے ہی خیالات رکھنے چاہئیں‘۔

(تقریب میں شامل ہونے والے مہمانوں کے تأثرات)

ہیمبرگ میں مسجد کی توسیع کے حوالہ سے اخبارات اور میڈیا میں کوریج۔ انفرادی وفیملی ملاقاتیں۔ تقریب آمین۔ خطبہ جمعہ۔

(جرمنی میں حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی مصروفیات کی مختصر رپورٹ)

(رپورٹ: عبدالماجد طاہر۔ ایڈیشنل وکیل التبشیر لندن)

5؍دسمبر 2012 بروز بدھ

صبح سوا سات بجے حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ”مسجد بشارت“ اوسنابروک میں تشریف لاکر نماز فجر پڑھائی۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز احباب کے درمیان رونق افروز ہوئے اور اسائلم کے لئے آئے ہوئے احباب کے بارہ میں دریافت فرمایا۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ازراہ شفقت مختلف احباب سے گفتگو فرمائی اور دریافت فرمایا کہ کب آئے اور کہاں سے آئے۔ احباب باری باری اپنا تعارف کرواتے اور اپنے یہاں قیام کے بارہ میں بتاتے۔ ان اسائلم لینے والے احباب، نوجوانوں کی تعداد 45 کے قریب تھی اور ان سبھی کا قیام Osnabruck جماعت میں تھا۔

بعدازاں حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ازراہ شفقت فرمایا کہ سب آجائیں اور مصافحہ کرلیں۔ حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ نے مصافحہ کے دوران ہر ایک کو یہ نصیحت فرمائی کہ اپنے اسائلم کیس میں سچ بولنا ہے اور جو صحیح اور سچی بات ہے وہ بتانی ہے۔ اس کے بعد جماعت کے دوسرے ممبران نے بھی اپنے پیارے آقا سے شرف مصافحہ حاصل کیا اور یوں اس جماعت کا ہر ممبر اس برکت سے فیضیاب ہوا۔ اَللّٰھُمَّ زِدْ وَبَارِکْ۔

اوسنابروک (Osnabruck) سے ہیمبرگ (Hamburg) کے لئے روانگی۔ بیت الرشید ہیمبرگ میں ورود مسعود اور والہانہ استقبال

آج پروگرام کے مطابق اوسنابروک (Osnabruck) سے ہیمبرگ (Hamburg) کے لئے روانگی تھی۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو الوداع کہنے کے لئے احباب جماعت مرد وخواتین اور بچے بچیاں صبح سے ہی مسجد کے بیرونی احاطہ میں جمع ہونا شروع ہوگئے تھے۔ شدید سردی تھی۔ درجہ حرارت نقطہ انجماد سے نیچے تھا اور رات برف بھی پڑی تھی۔ اس یخ بستہ سردی میں احباب جماعت، مرد وخواتین اور بچے بچیاں، نوجوان، بوڑھے مسجد کے کھلے احاطہ میں اپنے پیارے آقا کو الوداع کہنے کے لئے کھڑے تھے۔

نو بج کر پچاس منٹ پر حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائشگاہ سے باہر تشریف لائے تو بچوں اور بچیوں کے گروپس نے دعائیہ نظمیں پیش کرتے ہوئے اپنے پیارے آقا کو الوداع کہا۔

حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اجتماعی دعا کروائی اور اپنا ہاتھ بلند کر کے سب احباب کو السلام علیکم کہا اور اوسنابرک سے ہیمبرگ کے لئے روانگی ہوئی۔ اوسنابروک سے ہیمبرگ کا فاصلہ قریباً 239 کلومیٹر ہے۔

قریباً دو گھنٹے کے سفر کے بعد گیارہ بج کر 45 منٹ پر حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا جماعت ہیمبرگ کے مرکز ”بیت الرشید“ میں ورود مسعود ہوا۔ ہیمبرگ ریجن کی تمام جماعتوں سے احباب جماعت مرد وخواتین بڑی تعداد میں اپنے آقا کو خوش آمدید کہنے کے لئے صبح سے ہی ”بیت الرشید“ کے بیرونی احاطہ میں جمع تھے۔ جونہی حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کار سے باہر تشریف لائے بچوں اور بچیوں کے گروپس نے خیر مقدمی گیت پیش کئے۔ ہر ایک اپنا ہاتھ بلند کر کے اپنے پیارے آقا کو خوش آمدید کہہ رہا تھا۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنا ہاتھ بلند کر کے سب کو السلام علیکم کہا۔ لوکل امیر ہیمبرگ چوہدری ظہور احمد صاحب اور مبلغ سلسلہ ہیمبرگ لئیق احمد منیر صاحب نے حضور انور کا استقبال کرتے ہوئے مصافحہ کی سعادت حاصل کی۔

صدر صاحبہ لجنہ اماء اللہ جرمنی اور صدر صاحبہ لجنہ اماء اللہ ہیمبرگ نے اپنے عہدیداران کے ساتھ حضرت بیگم صاحبہ مدظلہا کو خوش آمدید کہا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز جب گزشتہ سال اپنے دورہ جرمنی کے دوران ہیمبرگ تشریف لائے تھے تو حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے امیر صاحب جرمنی کو ہدایت فرمائی تھی کہ ہیمبرگ کے جماعتی سینٹر ”بیت الرشید“ کے سامنے والے حصہ میں ایک بڑا محرابی دروازہ بنائیں اور اس دروازہ کے دائیں بائیں دو مینار زمین سے اٹھا کر چھت کے اوپر لے جائیں اور اس طرح باقاعدہ اس کو ”مسجد“ کی شکل دیں۔

چنانچہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت ہیمبرگ نے اپنے مرکزی سینٹر بیت الرشید کو ایک بڑے محرابی دروازہ اور دو بلند میناروں کے ساتھ مسجد کی شکل میں تبدیل کر دیا ہے۔ محرابی دروازہ کے اوپر کلمہ طیبہ ”لَاۤ اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰـہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہ“ لکھا گیا ہے اور آیت قرآنی اَلَا بِذِکْرِ اللّٰہِ تَطْمَئِنُّ الْقُلُوْبُ (الرعد:29) بھی لکھی گئی ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے یہ محرابی دروازہ اور مینار دیکھے اور ان کے بارہ میں امیر صاحب جرمنی سے گفتگو فرمائی۔ بعدازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اس ”مسجد بیت الرشید“ کی بیرونی دیوار میں لگی تختی کی نقاب کشائی فرمائی اور دعا کروائی۔ دعا کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے رہائشی حصہ میں تشریف لے گئے۔

ایک بج کر تیس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسجد بیت الرشید میں تشریف لاکر نماز ظہر و عصر جمع کر کے پڑھائیں۔

پچھلے پہر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دفتری ڈاک اور رپورٹس ملاحظہ فرمائیں اور ہدایات سے نوازا۔

ہیمبرگ شہر کے علاقہ Stellingen میں جماعت احمدیہ جرمنی کی پہلی مسجد، مسجد فضل عمر 1951ء میں تعمیر ہوئی تھی۔ اس مسجد کے ساتھ مشن ہاؤس، دفاتر اور رہائشی حصہ بھی ہے۔

جماعت کا یہ نیا مرکز ”بیت الرشید“ ہیمبرگ شہر کے علاقہ Schnelsen میں 1994ء میں خریدا گیا۔ اس کا کل رقبہ 2783 مربع میٹر ہے۔ جب کہ مسقّف حصہ کا رقبہ 959 مربع میٹر ہے۔ اس عمارت میں تین بڑے ہال ہیں۔ دو ہالز کو مردوں اور خواتین کے لئے مسجد کی شکل میں تبدیل کیا گیا ہے۔ اس کے علاوہ اس بلڈنگ میں دفاتر اور رہائشی حصہ بھی ہے۔ جماعت ہیمبرگ کا یہ مرکز پہلے مرکز ”مسجد فضل عمر“ سے کئی گنا بڑا ہے۔ اب اسی مرکز کی عمارت اور بڑے ہال کے سامنے والے حصہ میں ایک محرابی دروازہ بنا کر دو بلند مینار بنائے گئے ہیں اور اب اس کو باقاعدہ مسجد کی شکل دے دی گئی ہے۔

افتتاحی تقریب

آج شام ان میناروں کے افتتاح کے حوالہ سے ایک تقریب کا اہتمام بیت الرشید کے ایک بڑے ہال میں کیا گیا تھا جس میں حکومت کے مختلف اداروں اور زندگی کے مختلف شعبوں سے تعلق رکھنے والے مہمانوں کو مدعو کیا گیا تھا۔

آج کی اس تقریب میں جرمن اور دوسری مختلف قوموں سے تعلق رکھنے والے 71 مہمان شامل ہوئے جن

میں صوبہ ہیمبرگ کی صوبائی اسمبلی کے دس ممبران پارلیمنٹ، جرمنی کی نیشنل اسمبلی کے ممبر پارلیمنٹ، گرین پارٹی کی ممبر اسمبلی Goetsch صاحبہ، ہیمبرگ کی پولیس کے پریذیڈنٹ Kopitzsch صاحب اور جرمنی کی پانچوں سیاسی پارٹیوں SDP، CDU، Green، Left، FDP کے نمائندے، کیتھولک، پروٹسٹنٹ، یہودی، ہندو اور سکھ مذہب کے نمائندے اور زندگی کے دوسرے مختلف شعبوں سے تعلق رکھنے والے افراد شامل تھے۔

پروگرام کے مطابق چھ بج کر دس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ہال میں تشریف لائے۔ حضور انور کی آمد سے قبل تمام مہمان حضرات اپنی اپنی نشستوں پر بیٹھ چکے تھے۔

تقریب کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا جو عزیزم ناصر جاوید صاحب نے کی اور اس کا جرمن زبان میں ترجمہ پیش کیا۔ بعدازاں مکرم فضل احمد صاحب سیکرٹری امور خارجہ جماعت ہیمبرگ نے اس تقریب کا تعارف کروایا۔

۞......اس کے بعد سب سے پہلے صوبہ ہیمبرگ کے IG، انسپکٹر جنرل پولیس Wolfgang Kopitzch نے اپنا ایڈریس پیش کیا۔ موصوف نے کہا کہ میرے جماعت سے بہت پرانے دوستانہ تعلقات ہیں۔ آج سے دوسال قبل ہم نے مل کر ایک درخت لگایا تھا جو اب بڑا ہو چکا ہے جو ہماری دوستی کے لئے ایک نشان ہے۔ آپ نے جو دو مینار عمارت کے باہر بنائے ہیں ان کی اس شہر کے لئے بہت اہمیت ہے کیونکہ میناروں کے حوالہ سے ایک لمبی بحث چلی تھی۔ بعض کہتے ہیں کہ جرمنی ایک ایسا ملک ہے اس میں غیر ملکی زیادہ نہیں ہونے چاہئیں۔ حالانکہ یہ غلط ہے۔ یہ میرے لئے ایک فکر کا مقام ہے۔ اصل بات یہ ہے کہ اسلام کو کس تصویر کے ساتھ پیش کیا جا رہا ہے۔ ہمارے اندر ایسے لوگ ملیں گے جو بہت دوستانہ تعلق رکھتے ہیں۔ ہم مل کر سچائی کے ساتھ کام کر سکتے ہیں اور اس شہر کی ترقی کے لئے کام کر سکتے ہیں۔ موصوف نے کہا کہ یہ میرے لئے بہت عزت کی بات ہے کہ آج خلیفۃ المسیح ہمارے درمیان موجود ہیں۔ اس مسجد میں جو دو مینار نصب کئے گئے ہیں اس کے لئے بھی مَیں نیک تمناؤں کا اظہار کرتا ہوں۔

۞......بعدازاں ممبر پارلیمنٹ Kazim Abaci صاحب نے اپنا ایڈریس پیش کرتے ہوئے کہا: پیارے حضور، سب قابل احترم ممبران جماعت! مَیں آپ کا شکرگزار ہوں کہ آپ نے مجھے یہاں مدعو کیا اور اسلام کے معزز مہمان کی موجودگی میں مجھے کچھ کہنے کا موقع دیا۔ ہیمبرگ شہر مختلف قوموں کا مرکز ہے۔ یہاں مسلمان، ہندو، یہودی، عیسائی اور دوسرے مختلف مذاہب کے لوگ موجود ہیں اور ہیمبرگ شہر کی یہ خوبی ہے کو جو مختلف ممالک اور قوموں سے تعلق رکھنے والے دوست یہاں مل کر رہ سکتے ہیں۔

موصوف نے بتایا کہ ایک کانفرنس مختلف مذاہب کی ہوئی۔ سب کو بلایا گیا تا کہ آپس کی دوریاں دور ہوں اور سب اکٹھے ہوں۔ مسلمان مختلف فرقے اکٹھے ہوئے تھے۔ سب اس بات پر متفق ہوئے کہ ہم مل کر کام کو آگے بڑھائیں گے۔

موصوف نے کہا کہ احمدیہ جماعت ہمارے لئے ایک اہم جماعت ہے جو تشدد کے خلاف ہے اور مذہب اور سیاست کو علیحدہ علیحدہ رکھنے کی قائل ہے۔ ہم انشاء اللہ مل کر اپنے اس شہر کو ترقی دیں گے۔ آخر پر موصوف نے ایک بار پھر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا شکریہ ادا کیا۔

۞...... اس کے بعد صوبائی ممبر پارلیمنٹ Christa Goetsch نے جو Grune پارٹی کی پارلیمنٹ میں صوبائی انچارج بھی ہیں اور صوبہ کی وائس گورنر ہیں، اپنا ایڈریس پیش کرتے ہوئے کہا: معزز، قابل احترام خلیفۃ المسیح! میرے لئے آج یہ خوشی کا مقام ہے کہ گرین پارٹی کی طرف سے آپ کو خوش آمدید کہہ رہی ہوں اور نیک تمناؤں کا اظہار کر رہی ہوں۔ آج جو دو نئے مینار یہاں چمک رہے ہیں یہ ہمارے لئے بہت خوشی کی بات ہے۔ اس شہر کی خوبصورتی اور ترقی کے لئے کام کرنا ہم سب کی باہمی ذمہ داری ہے۔ ہماری خواہش ہے کہ اس شہر کی مساجد، اس شہر اور سوسائٹی کا حصہ بن جائیں اور نظر آئیں اور پیچھے پردہ میں نہ رہیں۔ ہمارے شہر میں سو سے زائد مذاہب اور قوموں کے لوگ رہتے ہیں۔ ہم مل کر کام کرتے ہیں اور اس میں مساجد بہت اچھا کام کرتی ہیں۔ یہ خوشی کی بات ہے کہ آپ کی مساجد سب کے لئے کھلی ہیں۔ جماعت یہاں امن، بھائی چارہ کے قیام کے لئے بہت کوشش کر رہی ہے۔ اس بات کی بھی خوشی ہے کہ آپ کی مسجد کو پڑوسیوں نے خوشی سے قبول کیا ہے۔ مجھے اس بات کی بھی خوشی ہے کہ یہاں کے صدر صاحب نے اس بات کی یقین دہانی کروائی ہے کہ ہماری مساجد سب کے لئے کھلی ہیں۔ ہیمبرگ کا شہر مختلف اقوام کے آپس میں گھل مل جانے اور ایک دوسرے میں جذب ہونے کے لحاظ سے ایک سمبل (Symble) ہے۔ ہمارا فرض ہے کہ ہم مل کر اس کام کو آگے بڑھائیں۔ آخر پر موصوفہ نے کہا میری خواہش ہے کہ آپ کی یہ مسجد امن کا مقام بنے۔

۞......بعدازاں صوبائی اسمبلی کے ممبر پارلیمنٹ Dr.Thomas-S-Kluth جو FDP پارٹی کے ایک بڑے لیڈر بھی ہیں نے اپنا ایڈریس پیش کیا:

معزز، قابل احترام خلیفۃ المسیح! مَیں اپنی پارٹی کی طرف سے آج کی اس تقریب میں شمولیت کی دعوت دینے اور بات کرنے کا موقع دینے پر شکریہ ادا کرتا ہوں۔

موصوف نے کہا: ہیمبرگ میں آپ کی جو سب سے پرانی مسجد ہے وہ خوبصورت ترین مساجد میں سے ہے۔ اس کو ہم جانتے ہیں۔ آپ کی جماعت کئی سالوں سے کام کر رہی ہے۔ اسلام کا امن و سلامتی اور بھائی چارہ اور بردباری کا راستہ آپ نے دکھایا ہے۔ مجھے خوشی ہے کہ آپ کی جماعت بڑھ رہی ہے۔ آپ نے دوسری مسجد بنائی ہے۔ اور اس اعلان سے بھی بہت خوشی ہوئی کہ احمدیہ مساجد ہر ایک کے لئے کھلی ہیں۔ ان کے دروازے ہر مذہب والے کے لئے کھلے ہیں۔ اس شہر میں، اس علاقہ میں ایسے مواقع اور پروگرام ہونے چاہئیں کہ مختلف شہر والے لوگ مل کر اکٹھے ہو سکیں۔ آپ نے اس وقت جرمن ریڈ کراس کے ساتھ مل کر خون کے عطیات دینے کا جو پروگرام بنایا ہے وہ بہت اچھا ہے۔ اس میں زیادہ سے زیادہ لوگ شامل ہوں۔

آخر پر موصوف نے کہا کہ مَیں حضور انور کے اس ہیمبرگ شہر میں آنے پر بہت خوشی محسوس کرتا ہوں کہ حضور یہاں آئے اور آج ہم حضور کے ساتھ اس پروگرام میں شامل ہیں۔

ممبر پارلیمنٹ Dr Thomas کے ایڈریس کے بعد مکرم امیر صاحب جرمنی نے تعارفی ایڈریس پیش کیا۔

اس کے بعد چھ بج کر چالیس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے انگریزی زبان میں خطاب فرمایا جس کا اردو مفہوم درج ذیل ہے:

خطاب حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تعوذ اور تسمیہ کے ساتھ اپنے خطاب کا آغاز کرتے ہوئے فرمایا:

تمام معززین کو السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ خدا کا فضل اور رحمت آپ کے شامل حال رہے۔

سب سے پہلے مَیں ان تمام حاضرین کا شکریہ ادا کرنا چاہتا ہوں جنہوں نے ہماری دعوت کو قبول کیا اور اس تقریب میں شامل ہوئے۔ آپ میں سے اکثر ہماری جماعت کے ساتھ خوب واقفیت رکھتے ہیں یا احمدی احباب کے ساتھ دیرینہ دوستانہ مراسم رکھتے ہیں اور مجھے یقین ہے کہ وہ احباب جن کی احمدیہ جماعت کے ساتھ حال ہی میں شناسائی ہوئی ہے وہ بھی اپنے دلوں میں جماعت کے بارہ میں مزید جاننے کی جستجو رکھتے ہیں۔ آپ لوگوں کا یہاں حاضر ہونا اس بات کو ثابت کرتا ہے کہ آپ جانتے ہیں کہ احمدی مسلمانوں سے تعلق قائم کرنے میں اور ان کی مساجد میں جانے میں خطرہ والی کوئی بات نہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ آج کل کے حالات میں جب اسلام کے بارہ میں اکثر خبریں اور رپورٹیں انتہائی منفی ہوتی ہیں تو آپ میں سے جو غیر مسلم ہیں ممکن تھا کہ وہ فکرمند ہوتے کہ مسجد میں آنا ان کے لئے مشکلات پیدا کر سکتا ہے بلکہ نقصان دہ بھی ہو سکتا ہے۔ تاہم آپ لوگ جو اس تقریب میں شامل ہوئے ہیں اس بات کو ثابت کرتے ہیں کہ آپ کو احمدی مسلمانوں سے کوئی ڈر نہیں ہے اور آپ ان کو اپنے لئے خطرہ نہیں جانتے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: آپ کے یہاں آنے سے یہ بات بھی ثابت ہوتی ہے کہ آپ احمدیوں کو ایک مقام دیتے ہیں اور انہیں اپنی طرح اور دیگر اکثریت کی طرح مخلص اور شائستہ لوگ سمجھتے ہیں۔ مگر اس کے ساتھ مَیں اس امکان کو بھی ردّ نہیں کرتا کہ آپ میں چند احباب اگرچہ وہ اس تقریب میں آج شامل ہیں، اپنے دلوں میں بعض تحفظات رکھتے ہیں اور سمجھتے ہیں کہ اس تقریب کے منفی اثرات بھی ہو سکتے ہیں۔ یہ بھی ممکن ہے کہ آپ فکرمند ہوں کہ آپ کو متشدّد رجحانات اور خیالات کے حامل لوگوں کے ساتھ بیٹھنا پڑے گا۔ اگر آپ میں سے کوئی ان خیالات کو اپنے دل میں لئے بیٹھا ہے تو وہ ان کو فوراً مٹا دے۔ ہم اس معاملے میں بہت احتیاط سے کام لیتے ہیں اور اگر کسی طرح کوئی متشدّد شخص اس مسجد میں یا ہمارے احاطہ میں داخل ہونے کی کوشش کرے گا تو ہم اس کو یہاں سے فوراً نکالنے کے لئے ٹھوس قدم اٹھائیں گے۔ پس آپ یقین رکھیں کہ آپ محفوظ ہاتھوں میں ہیں۔

احمدیہ مسلم جماعت ایک ایسی جماعت ہے کہ اگر اس کا کوئی فرد کسی جگہ یا کسی موقع پر متشدّد رجحان ظاہر کرتا ہے، قانون کی پاسداری نہیں کرتا اور امن خراب کرتا ہے تو اسے جماعت سے خارج کر دیا جاتا ہے۔ لفظ اسلام کی وجہ سے ہم یہ سخت قدم اٹھانے کے پابند ہیں۔ کیونکہ اسلام کا لفظی مطلب ہی اُنس اور تحفّظ ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: ہماری جماعت اسلام کی اصل روح کا نمونہ پیش کرتی ہے۔ اسلام کی اس سچی تصویر جس کا ہم عملی اظہار کرتے ہیں اس کی خبر 1400 سال قبل بانیٔ اسلام حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک عظیم پیشگوئی میں دی گئی تھی۔ پیشگوئی میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایک وقت آئے گا جب مسلمانوں کی اکثریت اسلام کی حقیقی اور سچی تعلیم کو بھلا دے گی۔ پیشگوئی کے مطابق ایسے وقت میں اللہ تعالیٰ ایک شخص کو مصلح بنا کر بھیجے گا جو مسیح اور مہدی ہوگا تا کہ اسلام کی صحیح تصویر دنیا میں قائم کی جا سکے۔ ہم احمدیہ مسلم جماعت ایمان رکھتے ہیں کہ بانیٔ جماعت حضرت مرزا غلام احمد قادیانی ہی وہ شخص ہیں جو اس پیشگوئی کے مطابق بھیجے گئے ہیں۔ اللہ کے فضل سے یہ سلسلہ دنیا بھر کے 202 ممالک میں پھیل چکا ہے۔ ان تمام ممالک میں ہر طبقہ کے لوگ جو مختلف رنگ ونسل سے تعلق رکھتے ہیں وہ اس جماعت میں شامل ہوئے ہیں۔ اور جماعت میں شامل ہونے کے ساتھ وہ اپنے اپنے ممالک میں ایک وفادار شہری کی ذمہ داریاں بھی بخوبی نبھا رہے ہیں۔ ان احباب کی محبت جو انہیں اسلام سے اور اپنے ملک سے ہے اس میں آپس میں کوئی تضاد نہیں بلکہ یہ دونوں محبتیں آپس میں جُڑی ہوئی ہیں۔ احمدی مسلمان جہاں کہیں بھی رہتے ہیں وہ اپنی پوری قوم میں سب سے زیادہ وفادار شہری ہوتے ہیں۔ مَیں بغیر کسی شک وشبہ کے یہ بات کہتا ہوں کہ ہماری جماعت کی ایک بڑی اکثریت میں یہ خوبیاں پائی جاتی ہیں۔ انہی خوبیوں کی وجہ سے جب احمدی مسلمان ایک ملک سے دوسرے ملک ہجرت کرتے ہیں تو وہاں کے معاشرے کا حصہ بننے میں وہ پریشان نہیں ہوتے کہ جن ممالک میں انہوں نے سکونت اختیار کی ہے ان ممالک کے وسیع تر قومی مفاد میں وہ اپنا کردار کیسے ادا کریں گے۔ احمدی جہاں بھی جاتے ہیں وہ اپنے ملک سے محبت کریں گے جیسے ہر سچے شہری پر فرض ہوتا ہے۔ اور اپنی زندگیاں اپنے ملک کی بہتری اور ترقی کے ذرائع ڈھونڈنے میں لگا دیں گے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: یہ اسلام ہی ہے جو ہمیں سکھاتا ہے کہ اپنی زندگیاں کیسے بسر کرنی ہیں۔ اور یقیناً یہ ہمیں صرف سطحی طور پر یا سرسری طور پر اس بات کا حکم نہیں دیتا بلکہ اپنے قیام والے ملک سے مکمل طور پر وفادار اور جاں نثار رہنے کا حکم دیتا ہے۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے بہت واضح طور پر اس بات پر زور دیا کہ وطن سے محبت ہر سچے مسلمان کے ایمان کا حصہ ہے۔ جب اپنے وطن سے محبت کرنا اسلام کے بنیادی اصولوں میں سے ہے تو کس طرح کوئی سچا مسلمان اپنے وطن سے بے وفائی یا غداری دکھا سکتا ہے۔ اور اس طرح اپنے ایمان کو نظر انداز کر سکتا ہے۔ جہاں تک احمدیوں کا تعلق ہے اپنے تمام بڑے اجلاسات میں، تمام احباب جماعت خواہ وہ مرد ہوں، مستورات ہوں، بچے ہوں یا بوڑھے وہ کھڑے ہو کر خدا کو اپنا گواہ بنا کر ایک عہد کرتے ہیں۔ اس عہد میں وہ وعدہ کرتے ہیں اپنی جان، مال، وقت اور عزت کو قربان کرنے کا، نہ صرف اپنے مذہب کے لئے بلکہ اپنی قوم اور وطن کی خاطر بھی۔ اس لئے ان لوگوں کی نسبت اور کون ہے جو زیادہ وفادار ہونے کا دعویٰ کر سکتا ہے۔ انہیں اپنے وطن کی خدمت کی طرف مسلسل یاددہانی کرائی جاتی ہے اور ان سے یہ عہد بار بار لیا جاتا ہے کہ وہ اپنے ایمان، وطن اور ملک کے لئے ہر ایک چیز کو قربان کرنے کے لئے ہمیشہ تیار رہیں گے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: **یہاں ایک سوال جو لوگوں کے ذہنوں میں پیدا ہو سکتا ہے وہ یہ ہے کہ جرمنی میں مسلمانوں کی اکثریت پاکستان، ترکی اور دوسرے ایشیائی ممالک سے آئی ہے۔ اس لئے جب اپنے وطن کے لئے قربانی کرنے کا وقت آئے گا تو وہ جرمنی کی نسبت اپنے آبائی ممالک کو زیادہ ترجیح دیں گے۔**

اس لئے مَیں وضاحت کر دوں اور سمجھا دوں کہ جب کوئی شخص جرمن نیشنیلٹی لیتا ہے یا کسی بھی ملک کی نیشنیلٹی لیتا ہے تب وہ اس ملک کا مکمل شہری بن جاتا ہے۔ مَیں نے اس سال کچھ عرصہ پہلے کوبلنز میں جرمنی کے ملٹری ہیڈکوارٹر میں یہی نکتہ بیان کیا تھا۔ مَیں نے اسلامی تعلیمات کے ذریعہ سمجھایا تھا کہ ایسی صورت حال میں جب جرمنی ایسے ملک کے ساتھ حالت جنگ میں ہو جس کے باشندے

جرمنی کے شہری بن چکے ہوں تو ان افراد کو کیا کرنا چاہئے۔ اگر مہاجر کے دل میں اپنے ملک کے لئے احساس ابھرنے کا خدشہ ہو اور یہ احتمال ہو کہ اس کے دل میں جرمنی کو نقصان پہنچانے کا ارادہ بن سکتا ہے تو اسے فوراً اپنی جرمن شہریت یا Immigration Status واپس کر کے اپنے آبائی ملک واپس چلے جانا چاہئے۔ لیکن اگر وہ یہیں رہنا چاہتا ہے تو اسلام اپنے ملک سے جس میں وہ رہائش پذیر ہو کسی بھی قسم کی بے وفائی کی اجازت نہیں دیتا۔ یہ ایک بہت واضح اور غیر مبہم تعلیم ہے۔ اسلام کسی بھی قسم کے باغیانہ رویہ کی اجازت نہیں دیتا یا کسی شہری کو اپنے رہائشی ملک کے خلاف سازش کرنے کی اجازت نہیں دیتا اور نہ ہی اس ملک کو کسی قسم کا نقصان پہنچانے کی اجازت دیتا ہے۔ اگر کوئی شخص اپنے ہجرت کئے ہوئے وطن کے خلاف کام کرتا ہے یا اس کو کوئی نقصان پہنچاتا ہے تو اس سے ایسا ہی سلوک کرنا چاہئے جیسا ایک غدار یا ملک کے دشمن سے ہوتا ہے اور ملک کے قانون کے مطابق اس کو سزا ملنی چاہئے۔ یہ ایک مسلم آزادی اور مذہبی رواداری کی وجہ سے ہی ہے کہ مَیں آج آپ کے سامنے کھڑا ہوں اور سچے اسلام کو پیش کر رہا ہوں۔ اس لئے آج مذہبی جنگوں کا کوئی سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔

اور صرف دوسری وجہ جو پیدا ہوسکتی ہے وہ یہ ہے کہ ایک مسلمان اکثریت والا ملک اور ایک عیسائی اکثریت والا ملک ایک غیر مذہبی جنگ میں ملوث ہوجائیں۔ پھر کس طرح مسلمان شہری جو وہاں رہ رہے ہیں وہ اس عیسائی ملک میں یا کسی اور ملک میں ردّ عمل دکھائیں گے۔

اس سوال کا جواب دینے کے لئے اسلام نے ایک سنہری اصول پیش کیا ہے جو یہ ہے کہ ایک شخص کو کبھی بھی کسی بے رحمی یا جبر والے کام میں ملوث نہیں ہونا چاہئے۔ اس لئے اگر ایک مسلمان ملک کی طرف سے بے رحمی اور جبر کیا جارہا ہو تو اس کو روکنا چاہئے۔ اسی طرح اگر کسی عیسائی ملک کی طرف سے بے رحمی اور جبر کیا جارہا ہو تو اس کو بھی روکنا چاہئے۔

ایک فرد واحد کس طرح اپنے ملک کو بے رحمی اور ناانصافی سے روک سکتا ہے؟ اس کا جواب بہت ہی سادہ وصف یہ بتایا ہے کہ اس کے ہاتھ اور زبان سے دوسرے امن پسند لوگ محفوظ ہوتے ہیں۔ جیسا کہ مَیں پہلے کہہ چکا ہوں اسلام یہ درس دیتا ہے کہ تمہیں کبھی بھی بے رحمی، ظلم یا جبر میں شریک نہیں ہونا چاہئے۔ یہ ہے وہ خوبصورت اور حکیمانہ تعلیم جو ایک سچے مسلمان کی ایک باعزت اور باوقار رتبہ کی طرف راہنمائی کرتی ہے۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ تمام سعید اور معزز لوگ خواہش کریں گے کہ ایسے پُرامن اور نیک خیال رکھنے والے لوگ ان کے معاشرے میں رہیں۔

حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے مسلمانوں کو ایک خوبصورت تعلیم دی ہے جس کے مطابق انہیں اپنی زندگیاں گزارنی چاہئیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سکھایا کہ ایک حقیقی مومن کو ہمیشہ ایسی چیزوں کی تلاش میں رہنا چاہئے جو کہ پاک اور صاف ہوں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سکھایا کہ جہاں کہیں بھی مسلمان کو کوئی حکمت کی بات ملے یا کوئی بھی عظمت والی چیز تو وہ اسے اپنا ورثہ بنالے۔ چنانچہ اسی جذبہ کے ساتھ جس طرح کوئی آدمی اپنے وراثتی حق کو کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے وضاحت کر کے سمجھائی۔ اس ضمن میں آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے سکھایا کہ جب ایسا وقت آئے گا تو لوگوں کو تلاش کر کے ایک دوسرے کے اچھے طور طریقے اپنانے چاہئیں اور انہیں اختیار کرنا چاہئے۔ اس طرح جس طرح لوگ اپنی گمشدہ ملکیت کو ڈھونڈتے ہیں۔ دوسرے الفاظ میں یہ کہا جاسکتا ہے کہ تمام مثبت باتیں اختیار کرنی چاہئیں۔ دوسرے لفظوں میں اسے اس طرح بیان کیا جاسکتا ہے کہ تمام خوبیوں کو اپنانا چاہئے۔ قرآن مجید نے اس تعلیم کو یوں بیان کیا ہے کہ سچا مسلمان وہی ہے جو نیکی کو اختیار کرتا ہے اور بدی سے روکتا ہے۔ ان تمام چیزوں کو ذہن میں رکھتے ہوئے کون ایسا ملک یا معاشرہ ہوگا جو کہے گا کہ وہ ایسے امن پسند مسلمان یا اسلام کو اپنے اندر جگہ نہیں دینا چاہے گا یا برداشت نہیں کرے گا۔ پچھلے سال مجھے برلن کے میئر سے ملنے کا موقع ملا تو مَیں نے انہیں بتایا کہ اسلام تو یہ تعلیم دیتا ہے کہ تم کسی بھی معاشرے کے خوبصورت پہلوؤں کے متعلق یہ خیال کرو کہ گویا وہ

مہاجر کے حالات کو واضح کر دیتا ہے۔ اب ایک صورت یہ ہے کہ جہاں ایک جرمن نژاد یا کسی اور ملک کا کوئی باشندہ جو اسلام میں داخل ہوتا ہے تو اس کے لئے بڑی واضح ہدایت ہے کہ وہ اپنے وطن سے کامل وفاداری کا تعلق قائم رکھے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: ایک اور سوال **جو کہ بسا اوقات کیا جاتا ہے وہ یہ ہے کہ جب کوئی مغربی ملک کسی مسلمان ملک سے جنگ کرے تو اس ملک کے مسلمانوں کا کیا رویّہ ہونا چاہئے؟**

اس کا جواب دینے کے لئے مَیں سب سے پہلے یہ عرض کروں گا کہ ہماری جماعت کے بانی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے سمجھایا ہے کہ ہم اب اس دور میں ہیں کہ جہاں مذہبی جنگوں کا مکمل خاتمہ ہوچکا ہے۔

تاریخ میں ایسے واقعات ملتے ہیں جب مسلمانوں کی دوسرے مذاہب کے لوگوں کے ساتھ جنگیں اور لڑائیاں ہوئیں۔ ان جنگوں میں غیر مسلموں کا مقصد مسلمانوں اور اسلام کو مٹانا تھا۔ پہلے کی اکثر جنگوں میں پہلا قدم غیر مسلموں کی طرف سے اٹھایا گیا تو مسلمانوں کے پاس اپنے اور اپنے مذہب کے دفاع کرنے کے علاوہ کوئی چارہ نہ تھا۔ لیکن حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ہمیں سمجھایا کہ اب ایسے حالات نہیں رہے۔ کیونکہ اب کوئی حکومت ایسی نہیں ہے جو اسلام کو مٹانے کے لئے جنگ کا اعلان کر رہی ہے یا جنگ کر رہی ہے۔ اس کے برعکس آج کل تو غیر مسلم مغربی ممالک میں بہت مذہبی آزادیاں ہیں۔ ہماری جماعت بہت شکرگزار ہے کہ اسے یہاں مکمل آزادی حاصل ہے کہ احمدی مسلمان غیر مسلم ممالک میں اسلام کی تبلیغ کر سکتے ہیں۔ اس لئے یہاں یہ ممکن ہے کہ ہم اسلام کی سچی اور خوبصورت تعلیمات کی اشاعت کر سکتے ہیں جو کہ مغربی ممالک کے لئے امن اور رواداری کا پیغام ہیں۔ یقیناً یہ مذہبی ہے۔ آج کے دور میں مغربی ممالک میں جمہوریت مقبول ہے۔ اگر ایک انصاف پسند آدمی دیکھتا ہے کہ اس کی گورنمنٹ جابرانہ طریق پر کام کر رہی ہے تو اسے اپنی آواز اس کے خلاف اٹھانی چاہئے اور اپنے ملک کو راہ راست کی طرف رہنمائی کرنے کی کوشش کرنی چاہئے۔ لوگوں کی ایک جماعت بھی اس کے خلاف آواز اٹھا سکتی ہے۔ اگر ایک شہری دیکھے کہ اس کا ملک دوسرے ملک کی خودمختاری میں دخل اندازی کر رہا ہے تو اسے اپنی گورنمنٹ کی توجہ اس طرف مبذول کروانی چاہئے اور اپنی تشویش کو واضح کرنا چاہئے۔ کھڑے ہو کر امن کے ساتھ اپنی تشویش کو واضح کرنا کوئی بغاوت یا شورش نہیں۔ بلکہ یہ تو اپنے وطن سے حقیقی محبت کا اظہار ہے۔ ایک انصاف پسند شہری یہ کبھی پسند نہیں کر سکتا کہ اس کے ملک کی شہرت خراب ہو یا بین الاقوامی برادری میں اس کی ذلّت اور بے حرمتی ہو۔ چنانچہ اس طرح اپنی آواز بلند کر کے اپنے ملک کو انصاف کی طرف بلا کر وہ اپنے ملک سے محبت اور وفاداری کا اظہار کر رہا ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: جہاں تک بین الاقوامی برادری اور ان کی تنظیموں کا تعلق ہے، اسلام اس کے بارہ میں یہ تعلیم دیتا ہے کہ جہاں ایک ملک پر ناانصافی کے ساتھ حملہ کیا جارہا ہو تو دوسری قوم کو چاہئے کہ وہ اس کی مذمّت کریں اور زیادتی کرنے والے کو روکنے کی کوشش کریں۔ اگر زیادتی کرنے والا ملک اپنے ہوش و حواس میں واپس آجاتا ہے اور کنارہ کشی اختیار کر لیتا ہے تو انتقام لینے کے لئے یا صورت حال سے فائدہ اٹھانے کے لئے اس پر تکلیف دہ سزائیں اور غیر عادلانہ فیصلے صادر نہیں کئے جانے چاہئیں۔

اسلام کی تعلیمات کی خصوصیت ہی یہ ہے کہ تم امن کو ضرور پھیلاؤ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مسلمان کا طلب کرتا ہے، مسلمانوں کو یہ تعلیم دی گئی ہے کہ جہاں کہیں بھی اور جس سے بھی انہیں پُرحکمت مشورہ اور اچھائی کی بات ملے انہیں اس کے حصول کے لئے کوشش کرنی چاہئے اور اس پر عمل کرنا چاہئے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: اس دور میں جبکہ اتنی پریشانیاں لاحق ہیں، ہجرت کرنے والوں کے معاشرے میں جذب ہونے کے بارہ میں یہ کیا ہی خوبصورت اور کامل اصول ہے جو کہ مسلمانوں کو بتایا گیا ہے۔ یعنی معاشرے میں مثبت کردار ادا کرنے کے لئے اور اپنے مقامی معاشرے میں جذب ہونے کے لئے ان کو ہر معاشرہ، ہر صوبہ، ہر شہر اور ہر ملک کے اچھے پہلوؤں کو اپنانا چاہئے۔ اور یہ بھی بتایا گیا ہے کہ اس طرح کے اخلاق سیکھ جانا ہی کافی نہیں بلکہ مسلمانوں کو کوشش کرنی چاہئے کہ انہیں اپنی زندگیوں کا حصہ بھی بنائیں۔ یہ ہے وہ رہنمائی جو کہ حقیقی طور پہ باہمی اتحاد اور اعتبار اور محبت کی روح پیدا کرتی ہے۔ یقیناً کون ہے جو ایک حقیقی مومن سے زیادہ امن پسند ہوسکتا ہے؟ جو کہ اپنے ایمان کی شرائط کو پورا کرنے کے ساتھ ساتھ کسی بھی دوسرے معاشرے کی تمام مثبت باتیں اپنے اندر جمع کرنے کی کوشش کرتا ہے۔ کون ہے جو اس سے زیادہ امن اور تحفظ پھیلا سکتا ہے؟

آج مواصلات کے ذرائع کے سبب دنیا ایک عالمی گاؤں کی حیثیت اختیار کر چکی ہے۔ یہ وہ چیز ہے جس کے بارہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے 1400 سال قبل ہی پیشگوئی کر دی تھی جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایک وقت آئے گا کہ دنیا ایک ہوجائے گی اور فاصلے کم نظر آنے لگیں گے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تیز اور جدید روابط کے ذرائع سے لوگ پوری دنیا کو دیکھ سکیں گے۔ دراصل قرآن کریم کی ایک پیشگوئی ہے جو تمہاری ہی میراث ہے۔ اس پر میئر صاحب نے کہا کہ اگر آپ لوگ اس تعلیم پر عمل کریں گے تو بلاشبہ ساری دنیا آپ کے شانہ بشانہ کھڑی ہوگی اور آپ کا ساتھ دے گی۔

مگر مجھے حیرت بھی ہوئی اور دکھ بھی ہوا کہ جرمنی میں ایسے اشخاص بھی موجود ہیں جو کہتے ہیں کہ اسلام اور مسلمان اپنے اندر اتنی صلاحیت ہی نہیں رکھتے کہ وہ جرمن معاشرے کا حصہ بن سکیں۔ یقیناً یہ بات درست ہے کہ اسلام کی وہ شکل جو انتہا پسند پیش کرتے ہیں اس میں واقعی ایسی صلاحیت نہیں کہ وہ جرمن یا کسی بھی معاشرے کا حصہ بن سکے۔ بے شک ایک وقت آئے گا کہ مسلمان ممالک سے بھی انتہا پسندی کے خلاف آوازیں اٹھنا شروع ہوجائیں گی تاہم وہ حقیقی اسلام جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اس دنیا میں لے کر آئے وہ ہمیشہ ہی سعید روحوں کو اپنی طرف کھینچتا رہے گا۔ اس زمانہ میں اسلام کی اصل تعلیم کو دوبارہ اجاگر کرنے کے لئے اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ظلّ کے طور پر مبعوث فرمایا۔ لہٰذا آپ کی جماعت اسلام کی اسی حقیقی اور سچی تعلیم پر عمل پیرا ہے اور اسی کی تعلیم دیتی ہے۔ اب اس بات کو واضح ہونا چاہئے کہ کوئی شخص یہ نہیں کہہ سکتا کہ حقیقی اسلام معاشرہ کا مثبت حصہ نہیں بن سکتا۔ حقیقی اسلام وہ ہے جو معاشرہ میں نیکیوں اور خوبیوں کی ترویج کرتا ہے اور بدیوں سے بچنے کی تعلیم دیتا ہے۔ حقیقی اسلام مسلمانوں کو تعلیم دیتا ہے کہ بُرائی اور ظلم جہاں بھی ہو اس سے اجتناب کرو۔

اسلام پر یہ اعتراض اٹھایا جاتا ہے کہ یہ معاشرہ کا مثبت حصہ نہیں بن سکتا حالانکہ اسلام تو ایک مقناطیس کی مانند خود معاشرہ کو اپنی طرف کھینچتا ہے۔ اسلام تو کہتا ہے کہ ایک شخص کو صرف اپنے لئے ہی امن کے حصول کی خواہش اور کوشش نہیں کرنی چاہئے بلکہ اسے یہ کوشش کرنی چاہئے کہ

یہ امن اور رواداری باقی ساری دنیا میں بھی پھیلے۔ ایسی بے نفس سوچ ہی دنیا میں امن قائم کرنے کا راستہ دکھا سکتی ہے۔ کیا کوئی معاشرہ ہوگا جو اس تعلیم کی تعریف نہ کرے اور اس نقطۂ نظر کو تسلیم نہ کرے۔ یقیناً ایک اچھا معاشرہ نہیں چاہے گا کہ اس میں بداخلاقیاں اور برائیاں پھیلیں اور نیکیوں اور ان کو پھیلنے سے روکا جائے۔ مگر جب ہم نیکی کی تعریف کرتے ہیں تو عین ممکن ہے کہ اس کی تعریف میں ایک مذہبی شخص اور ایک غیر مذہبی شخص کا آپس میں اختلاف ہوسکتا ہے۔

اسلام جن نیکیوں اور خوبیوں کی تعلیم دیتا ہے ان میں سے دو نیکیاں ہیں جو نیکیوں کا منبع ہیں۔ اور تمام نیکیاں ان سے ہی آگے پھوٹتی ہیں۔ ان میں ایک حقوق اللہ ہیں اور دوسرے حقوق العباد ہیں۔ جہاں تک پہلی نیکی کی قسم کا تعلق ہے تو اس میں مذہبی اور غیر مذہبی افراد اختلاف رکھ سکتے ہیں۔ مگر دوسری قسم یعنی حقوق العباد، تو اس میں کوئی اختلاف نہیں ہے۔ حقوق اللہ کا تعلق اللہ کی عبادت سے ہے اور تمام مذاہب اپنے پیروکاروں کو اس کی تعلیم دیتے ہیں۔ جہاں تک حقوق العباد کا تعلق ہے تو یہ ایسے حقوق ہیں کہ مذہب اور معاشرہ دونوں اس کی تعلیم دیتے ہیں۔ اسلام ہمیں بہت گہرائی اور تفصیل میں جا کر حقوق العباد کی تعلیم دیتا ہے۔ اس ساری تعلیم کا احاطہ کرنا اس مختصر وقت میں ناممکن ہے تاہم مَیں چند اہم حقوق کا ذکر کروں گا جو اسلام نے بندوں کے بندوں پر رکھے ہیں اور جن کی معاشرے میں امن کے قیام کے لئے بہت اہمیت ہے۔

اسلام ہمیں درس دیتا ہے کہ ہم دوسروں کے جذبات کا خیال رکھیں۔ یہ جذبات مذہبی بھی ہیں اور معاشرے کے دوسرے عمومی معاملات کے بارہ میں بھی ہیں۔ ایک موقع پر جب ایک یہودی شخص اور ایک مسلمان کا ایک مسئلہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے تصفیہ کے لئے آیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مذہبی جذبات کا احترام کرنے کے لئے اس یہودی کی طرفداری فرمائی۔ اس یہودی شخص کے مذہبی احساسات کا پاس رکھتے ہوئے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مسلمان کو منع فرمایا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو موسیٰ علیہ السلام پر فضیلت نہ دے۔ گوکہ وہ جانتا تھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم آخری شریعت لائے ہیں اور افضل نبی ہیں۔ پس یہ اسلوب ہیں جن سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دوسروں کے جذبات کا احترام فرمایا اور معاشرے میں امن قائم فرمایا۔

اسلام کی ایک اور عظیم تعلیم معاشرے کے غرباء اور پسماندہ لوگوں کے حقوق کی ادائیگی ہے۔ اس کے لئے اسلامی تعلیم یہ ہے کہ انسان کو ہمیشہ ایسے مواقع تلاش کرنے چاہئیں جن کے ذریعہ معاشرے کے محروم طبقہ کا معیار زندگی بہتر بنایا جاسکے۔ ہمیں کوشش کرنی چاہئے کہ ہم بے لوث ہو کر معاشرے کے پسماندہ طبقات کی مدد کریں مگر ایسے انداز میں کہ ان کا کسی طور پر استحصال نہ ہو۔ بدقسمتی سے آج کل کے دور میں ایسے منصوبے اور مواقع جو بظاہر تو ان محروم لوگوں کی مدد کے لئے شروع کئے جاتے ہیں مگر درحقیقت وہ ایسے قرضوں کی صورت میں ہوتے ہیں جن کی بنا سود پر ہوتی ہے۔ مثلاً طلباء کو اکثر امداد فراہم کی جاتی ہے کہ وہ اپنی تعلیم مکمل کرلیں یا لوگوں کو قرضہ دیا جاتا ہے کہ وہ اپنے کاروبار شروع کرلیں مگر اس رقم کی ادائیگی کئی سال بلکہ بعض دفعہ کئی دہائیاں لے لیتی ہے۔ اور اگر کئی سال کی محنت کے بعد معاشی بحران آجائے تو ایسے افراد دوبارہ مقروض ہونے کی حالت میں پہنچ جاتے ہیں بلکہ بعض دفعہ تو ان کی معاشی حالت پہلے سے بھی زیادہ دگرگوں ہوجاتی ہے۔ پچھلے چندسالوں کے معاشی بحران میں جس نے دنیا کے کئی ممالک کو نشانہ بنایا ہم نے ایسی لاتعداد مثالیں دیکھی یا سنی ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: ایک اور الزام جو اسلام کے ساتھ اکثر جوڑا جاتا ہے وہ یہ ہے کہ اسلام عورتوں کے حقوق کے بارہ میں مساویانہ اور انصاف پر مبنی تعلیم نہیں دیتا۔ یہ الزام بالکل بے سروپا ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ اسلام نے عورتوں کو ایک باوقار اور معزز مقام دیا ہے۔ مَیں اس بارہ میں چند مثالیں دیتا ہوں۔ ایسے وقت میں جب عورت کی حیثیت محض ایک مملوکہ لونڈی کی طرح چوپایوں کی مانند تھی اسلام نے عورتوں کو یہ حق دیا کہ اگر ان کے خاوند کا رویّہ نامناسب ہے تو وہ اس سے طلاق لے سکتی ہے۔ یہ ایک ایسا امر ہے کہ آج کے ترقی یافتہ ممالک میں بھی یہ حقوق پوری طرح گزشتہ صدی میں ہی قائم کئے جاسکے ہیں۔ مزید یہ کہ اسلام نے عورت کو ورثہ میں بھی حقدار بنایا اور ایسے وقت میں بنایا جب عورت معاشرہ میں بے حیثیت گردانی جاتی تھی۔ یہ بھی ایک ایسا حق ہے جو یورپ میں بھی عورتوں کو ماضی قریب میں ہی ملا ہے۔

اسلام ہمسایوں کے حقوق کے بارہ میں بھی درس دیتا ہے اور قرآن اس سلسلے میں تفصیل سے وضاحت کرتا ہے کہ کون تمہارا ہمسایہ ہے اور اس کے کیا حقوق ہیں۔ وہ جو تمہارے ساتھ بیٹھتا ہے اور جس کا گھر تمہارے ساتھ ہے وہ تمہارا ہمسایہ ہے خواہ تم اسے جانتے ہو یا نہیں۔ حقیقت میں چالیس گھروں تک کو ہمسائیگی میں شمار کیا گیا ہے۔ وہ لوگ جن کے ساتھ ہم سفر کرتے ہیں انہیں بھی ہمارا ہمسایہ کہا گیا ہے اور ہم پر فرض ہے کہ ہم ان کا خیال رکھیں۔ ان حقوق پر اس قدر زور دیا گیا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ آپ کو خیال ہوا کہ ہمسایہ کو وراثت میں بھی حق دے دیا جائے گا۔ اس تعلیم پر اس قدر زور ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس حد تک فرمایا کہ وہ شخص جس سے اس کے ہمسائے محفوظ نہیں وہ اس قابل نہیں کہ اسے ایک مومن یا مسلمان گردانا جائے۔

دوسرے لوگوں سے حسن سلوک کے بارہ میں ایک اور تعلیم یہ ہے کہ سب لوگ مل جل کر کمزور اور بے بس کی مدد کریں کہ وہ بھی اپنے پاؤں پر کھڑا ہو سکے اور اپنی حالت بہتر کرسکے۔ اس تعلیم کے حوالے سے اپنا فرض ادا کرنے کے لئے اور اس پر عمل پیرا ہوتے ہوئے احمدیہ مسلم جماعت دنیا بھر میں غریب اور محروم افراد کے لئے پرائمری اور ہائر ایجوکیشن کی سطح کی تعلیم کا انتظام کررہی ہے۔ ہم سکول تعمیر کر رہے ہیں اور انہیں چلا رہے ہیں۔ اعلیٰ تعلیم کے لئے مالی امداد اور دیگر وظائف دیئے جا رہے ہیں تاکہ وہ لوگ جو پسماندہ علاقوں میں رہتے ہیں وہ بھی اپنے پیروں پر کھڑے ہوسکیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: اسلام کی ایک اور تعلیم یہ ہے کہ اپنے تمام وعدوں اور عہدوں کو پورا کرو۔ اس میں وہ تمام وعدے شامل ہیں جو آپ ایک دوسرے کے ساتھ کرتے ہیں اور وہ وعدہ بھی جو ایک مسلمان اپنے ملک سے وفاداری کا کرتے ہیں۔ اسی کا ذکر مَیں نے پہلے بھی کیا تھا۔

یہ چند نکات ہیں جن کا ذکر مَیں نے آپ کے سامنے اس لئے کیا ہے کہ آپ کو اندازہ ہو کہ اسلام کتنا پیار و محبت والا مذہب ہے۔ یہ بڑے دکھ والی صورتحال ہے کہ جتنی شدت سے اسلام نے امن کی تعلیم اور ترغیب دی ہے اتنی ہی شدّ ومد سے مخالفین اسلام یا وہ جو اس سے صحیح واقفیت نہیں رکھتے اس پر بے بنیاد الزامات لگاتے ہیں۔ جیسا کہ مَیں نے بتایا کہ اس دور میں احمدیہ مسلم جماعت اسلام کے صحیح پیغام کی تبلیغ کررہی ہے اور اس پر عمل کررہی ہے۔ اسی کی روشنی میں مَیں ان لوگوں سے جو چند لوگوں کے انفرادی عمل کو بنیاد بنا کر اسلام پر حملہ آور ہوتے ہیں کہتا ہوں کہ بے شک آپ ایسے لوگوں کو مورد الزام بنائیں مگر ان مثالوں کو بنیاد بنا کر اسلام کی اصل تعلیم کو بدنام نہ کریں۔ آپ کو اسلام کی تعلیمات کو جرمنی یا کسی بھی ملک کے لئے خطرہ نہیں سمجھنا چاہئے۔ آپ کو یہ خیال نہیں کرنا چاہئے کہ کیا ایک مسلمان جرمن معاشرے کا حصہ بن سکتا ہے یا نہیں۔ جیسا کہ مَیں نے پہلے بھی ذکر کیا ہے کہ اسلام کی ایک امتیازی خوبی ہے کہ یہ مسلمانوں کو تعلیم دیتا ہے کہ وہ ہر اچھی بات کو اختیار کریں۔ پس مسلمان بلا شبہ کسی بھی معاشرہ میں رہ سکتے ہیں۔ اگر کوئی اس کے برعکس کام کرتا ہے تو وہ صرف نام کا مسلمان ہے اور اسلام کی اصل تعلیم سے اس کا کوئی تعلق نہیں۔

یقیناً جب کسی مسلمان کو کوئی ایسا حکم دیا جائے گا جو صحیح نہیں یا کوئی ایسا کام کہا جائے جو حیا کی اس تعلیم کے برخلاف ہو جو قرآن میں ہے اور دین کی واضح ہدایات کے برخلاف ہے تو وہ یقیناً اس پر عمل نہیں کرے گا۔ مگر یہ چیزیں Integration کے زُمرہ میں نہیں آتیں بلکہ ان کا تعلق شخصی مذہبی آزادی سے ہے۔ مذہبی آزادی کی پامالی ایسا امر نہیں کہ مسلمان اس بارہ میں کوئی علیحدہ سے مؤقف رکھتے ہیں بلکہ ہر سعید فطرت اس بارے میں بڑا واضح مؤقف رکھتا ہے کہ کسی حکومت یا معاشرہ کو یہ حق حاصل نہیں کہ وہ کسی فرد کے ذاتی مذہبی حق میں دخل اندازی کرے۔

میری دعا ہے کہ جرمنی اور باقی تمام ممالک بھی جو اَب مختلف اقوام اور معاشروں کے لوگوں کا مسکن بن چکے ہیں، یہ بُردباری اور رواداری کے اعلیٰ معیار قائم کرنے والے ہوں اور دوسروں کے جذبات کا احترام کرنے والے ہوں۔ اس طرح یہ باہمی محبت اور رواداری میں دوسروں کے لئے ایک قابل تقلید نمونہ بن جائیں گے اور یہی چیز دنیا کے دائمی امن کی ضامن ہوگی اور دنیا کو اس تباہی سے بچانے والی ہوگی جس کی طرف آج یہ دنیا باہمی برداشت کے فقدان اور دوسروں کے جذبات کا احترام نہ کرنے کی وجہ سے جارہی ہے۔ مکمل تباہی کا خطرہ ہمارے سروں پر منڈلا رہا ہے۔ پس تباہی سے بچنے کے لئے ہر قوم اور ہر فرد کو خواہ وہ مذہبی ہو یا غیر مذہبی اپنے قدم بہت احتیاط سے اٹھانے پڑیں گے۔ کاش کہ تمام لوگ اس حقیقت کا ادراک کرلیں۔

آخر پر مَیں آپ سب کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ آپ نے آنے کے لئے وقت نکالا اور میری باتوں کو سنا۔ اللہ آپ پر فضل فرمائے۔ آپ سب کا بہت شکریہ۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا یہ خطاب سات بج کر بیس منٹ پر ختم ہوا۔ بعد ازاں حضور انور نے دعا کروائی۔

اس کے بعد پروگرام کے مطابق مہمانوں کی خدمت میں کھانا پیش کیا گیا۔ کھانے کے بعد مہمانان کرام باری باری حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ملاقات کرتے رہے۔ حضور انور ان سے گفتگو فرماتے۔ بعض مہمانوں نے تصویر بنوانے کی سعادت بھی پائی۔

پریس اور میڈیا کوریج

پریس اور میڈیا کے نمائندے بھی آئے ہوئے تھے۔ پہلے پروگرام کے مطابق ان نمائندگان اور جرنلسٹس نے اس تقریب کے بعد حضور انور سے بعض سوالات کرنے تھے۔ لیکن حضور انور کے خطاب کے بعد ان نمائندگان نے کہا کہ اب ہمارا کوئی سوال باقی نہیں رہا۔ حضور انور کے خطاب میں ہمارے سارے سوالوں کا جواب مل گیا ہے۔

مہمانوں کے تأثرات

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے اس انتہائی اہم خطاب کے بارہ میں مہمانوں نے اپنے تأثرات کا اظہار کیا۔

✿......جرمنی کے نیشنل ممبر آف پارلیمنٹ Serkan Toeren نے اپنے تأثرات کا اظہار کرتے ہوئے بتایا کہ حضور انور کا خطاب انتہائی متأثر کن تھا۔ اس نے ہم پر گہرا اثر کیا ہے۔ جس طرح حضور نے برٹش پارلیمنٹ اور امریکہ میں کیپیٹل ہل میں خطاب کئے ہیں اس طرح اب مَیں نے کوشش کرنی ہے کہ حضور انور برلن (Berlin) میں جرمن پارلیمنٹ میں بھی خطاب کریں۔

✿......Hakan Temirel ممبر صوبائی اسمبلی ہیمبرگ پارلیمنٹ نے کہا کہ **حضور نے اپنے خطاب میں ہماری جو رہنمائی کی ہے آج اس رہنمائی کی پوری اسلامی دنیا کو ضرورت ہے۔**

✿......اس تقریب میں شامل ہونے والے ایک Integration آفیسر نے اپنے تأثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ: آپ کے خلیفۃ المسیح نے اسلام کی تعلیم کو انتہائی عمدہ اور خوبصورت انداز میں پیش کیا ہے جس سے بعض غلط فہمیوں کا ازالہ ہوا ہے۔ مجھے اس پروگرام میں شامل ہوکر بہت خوشی ہوئی ہے اور اسلام کی اصل تعلیم کا پتہ چلا ہے۔ اب ہم جماعت کے نمائندوں کو اپنے پروگراموں میں بلائیں گے تاکہ آپ وہاں آکر بھی اسلام کی یہ تعلیم پیش کریں۔

✿...... ہیمبرگ شہر کے علاقہ Harburg کی کونسل کے ایک نمائندہ نے کہا: مَیں آج کی رات بھول نہیں سکتا جس طرح کی عظیم شخصیت کو دیکھ کر آیا ہوں۔ چہرہ بہت نورانی تھا اور پھر جس طرح وہ الفاظ کی ادائیگی کر رہے تھے جو دلوں میں اُتر رہے تھے ایسا تو ہمارے مذہب کا کوئی نمائندہ نہیں کرسکتا۔ **خلیفۃ المسیح نے جس طرح خاص طور پر اسلام کا تصور پیش کیا ہے اور اسلام کی حسین تعلیم پیش کی ہے کہ جس ملک میں رہتے ہو اس سے محبت کرنی چاہئے، یہ میرے لئے اسلام کی ایک نئی تصویر تھی۔**

✿......ہیمبرگ کے ایک علاقے میں حکومتی دفاتر کے ہیڈ اپنی اہلیہ کے ساتھ اس تقریب میں شامل ہوئے تھے۔ انہوں نے اپنے جذبات کا اظہار کرتے ہوئے بتایا کہ ہم نے تو ایسا محسوس کیا ہے جس طرح شہد کی مکھیاں ہوتی ہیں اور ان کی ایک ملکہ ہوتی ہے۔ ساری مکھیاں اپنی ملکہ کے گرد گھومتی ہیں اور اس کے لئے اپنی جان دیتی ہیں۔ اسی طرح **آپ کی ساری جماعت اپنے خلیفہ کے گرد کام کرتی** ہے اور خلیفہ پر اپنی جان دیتی ہے اور کامل اطاعت کرتی ہے۔ جس طرح آپ نے ساری تقریب کا انتظام کیا، پھر کھانا کھلایا، پھر آپ نے وائنڈ اَپ (Windup) کیا، پھر آپ نے چند منٹوں میں پورے ہال میں کارپٹ بچھا دیا۔ چند منٹوں میں لوگ صفوں میں بیٹھ گئے۔ آپ کے خلیفہ آئے اور نماز پڑھائی۔ مَیں نے اپنی زندگی میں اس طرح انتہائی منظّم طور پر، اتنی جلدی کام ہوتے نہیں دیکھے۔ آپ کے خلیفہ کی بھی صورتحال شہد کی ملکہ کی طرح ہے۔ ہم نے آج اطاعت کے کامل نمونے دیکھے ہیں کہ جماعت کس طرح اپنے خلیفہ کا احترام کرتی ہے اور اس پر فدا ہے۔

✿......ایک مہمان خاتون نے کہا کہ **مَیں نے ایک ایسا نورانی چہرہ دیکھا ہے جس سے گہرا دلی اطمینان اور اعتماد ٹپک رہا تھا۔** آپ بہت پُرسکون تھے۔ آج ہمیں یہ معلوم ہوا ہے کہ انسانیت کو اس وقت صرف اس تعلیم کی اور روحانیت کی ضرورت ہے جو خلیفۃ المسیح نے بیان کی ہے۔

✿......Integration کے حکومتی ادارہ سے تعلق رکھنے والی دو خواتین آفیسرز آئی تھیں۔ انہوں نے بتایا کہ آج ہمارے سارے ڈر اور خوف دُور ہوگئے ہیں۔ **خلیفۃ المسیح**

نے اپنی تقریر کے اندر ہمارے سارے خوف دور کردیئے۔ سب مسلمانوں کو ایسے ہی خیالات رکھنے چاہئیں۔ اسلام کی تعلیم تو بہت پُر امن ہے۔ جو خوف سوسائٹی میں ہمیں نظر آرہا تھا وہ اب دور ہو گیا ہے۔

۞......اسلامک کمیونٹی بورڈ کی ایک خاتون ممبر بھی آئی تھیں۔ یونیورسٹی میں اسلامک ریسرچ پر کام کرتی ہیں۔ جماعت کے بارہ میں پہلے کافی مخالف تھیں اور احمدیوں کے خلاف باتیں کرتی تھیں۔ اب کچھ عرصہ سے ان کا رویّہ تبدیل ہوا ہے۔

حضور انور کے خطاب نے ان پر گہرا اثر کیا ہے۔ کہنے لگیں کہ ہمارے سارے خدشات دور ہو گئے ہیں۔ **آپ کے خلیفہ کوئی عام آدمی نہیں ہیں، بہت بڑے روحانی لیڈر ہیں اور ذہین انسان ہیں۔** کہنے لگی کہ مَیں نے خلیفہ کو چلتے ہوئے دیکھا ہے، بولتے ہوئے دیکھا ہے اور نماز پڑھا~~تے ہوئے دیکھا~~ ہے۔ مَیں سوچا ~~کرتی تھی کہ مسلما~~نوں کا کوئی ایسا لیڈر ہو۔ آج مَیں نے وہ لیڈر اپنی زندگی میں دیکھ لیا ہے۔ **اسلامی دنیا میں اس جیسا لیڈر نہیں ہے۔**

۞...... Jews Messinic کمیونٹی کی ایک معلّمہ آئی تھیں۔ کہنے لگیں کہ **حضور نے اپنی تقریر میں وہ تمام باتیں بیان کردی ہیں جو ہمارے ذہن میں تھیں۔ بہت اہم خطاب تھا جس نے ہمارے کئی سوال حل کردیئے ہیں۔** آج یہاں آکر معلوم ہوا ہے کہ آپ کی جماعت حیرت انگیز طور پر ترقی کر گئی ہے۔ آپ کی ترقی حیران کن ہے۔ آپ اتنا آگے بڑھ چکے ہیں۔ دوسرے مسلمان تو بہت پیچھے رہ گئے ہیں۔

۞......بہت سارے ہمسایوں نے اس بات کا اظہار کیا کہ آج پہلی دفعہ اسلام کے بارہ میں یہ سچی باتیں سنی ہیں جو دل کو لگی ہیں۔ آپ کی تمام باتیں سچا اسلام لگتی ہیں۔

۞......بعض جرمن احباب و خواتین جن کی انگریزی زبان اچھی نہ تھی اس کے باوجود انہوں نے جرمن ترجمہ کی سہولت استعمال نہیں کی اور کہا کہ ہم خلیفہ کی آواز براہ راست سننا چاہتے ہیں۔ یہ بہت پُر اثر ہے۔

نو بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسجد بیت الرشید میں تشریف لاکر نماز مغرب وعشاء جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔

۞۞۞

ہیمبرگ میں مسجد کی توسیع کے حوالہ سے مختلف اخبارات میں دی گئی کوریج

۞......اخبار Hamburger Abendblatt نے جس کو پڑھنے والوں کی تعداد تقریباً 557000 ہے خبر دی کہ سیاستدانوں نے مسجد کی توسیع کو سراہا ہے۔ مسجد کی توسیع کے حوالہ سے منعقد ہونے والی تقریب میں ایک سو کے قریب مہمانوں کو دعوت دی گئی تھی جس میں سیاستدان، مختلف مذاہب کے رہنما اور ہمسائے شامل تھے۔ حضور انور نے میناروں کے اضافہ کے ساتھ اس مسجد کا افتتاح کیا۔

۞......ایک اور اخبار Bild نے جس کو پڑھنے والوں کی تعداد 731000 کے قریب ہے خبر لگائی کہ جماعت احمدیہ نے میناروں کے اضافہ کے ساتھ مسجد کا افتتاح کیا جس میں سو کے قریب مہمان مدعو کئے گئے۔ ان مہمانوں میں سیاستدان، مختلف مذاہب کے رہنما اور ہمسائے شامل تھے۔ حضور انور نے میناروں کے اضافہ کے ساتھ اس مسجد کا افتتاح کیا۔

۞......اخبار Welt Kompakt نے جس کو ایک لاکھ کے قریب لوگ پڑھتے ہیں خبر دی کہ نو ماہ کے عرصہ میں 14 میٹر بلند میناروں کی تکمیل ہوئی۔

۞......اخبار NDR aktuell جس کو چار لاکھ کے قریب لوگ روزانہ پڑھتے ہیں نے جو خبر لگائی اس میں جماعت کا مختصر تعارف دیا گیا اور لکھا گیا کہ مسجد کی توسیع کے حوالہ سے منعقد ہونے والی تقریب میں ایک سو کے قریب مہمانوں کو دعوت دی گئی تھی جن میں سیاستدان مختلف مذاہب کے رہنما اور ہمسائے شامل تھے۔ حضور انور نے میناروں کے اضافہ کے ساتھ اس مسجد کا افتتاح کیا۔

۞......NDR 90.3 ریڈیو نے خبر دی کہ مسجد میں 14 میٹر لمبے دو میناروں کا اضافہ ہوا ہے۔ حضور انور کی صدارت میں ہونے والی اس افتتاحی تقریب میں سٹی کونسل اور نیشنل پارلیمنٹ سے تشریف لائے ہوئے نمائندگان نے شمولیت کی۔ اس کے علاوہ یہودی اور عیسائی کمیونٹی کے لوگ بھی اس موقع پر موجود تھے۔ اس موقع پر جناب مرزا مسرور احمد صاحب نے کہا کہ مسلمانوں کو اس ملک کا وفادار ہونا چاہئے جہاں وہ رہائش پذیر ہیں۔ احمدیہ مسلم جماعت کے نزدیک مذہب اور سیاست کا آپس میں کوئی تعلق نہیں۔ احمدیہ مسلم جماعت صلح پسند جماعت ہے اور جرمنی میں اس کمیونٹی کے تیس ہزار کے قریب افراد موجود ہیں جبکہ ہیمبرگ میں ان کی تعداد 2300 کے قریب ہے۔ مرزا غلام احمد قادیانی صاحب نے اس جماعت کی 1889ء میں بنیاد رکھی۔

۞......اخبار Frankfurter Rundschau جس کے پڑھنے والوں کی تعداد 117000 ہے، میں چھپنے والے آرٹیکل میں لکھا گیا کہ Schnelsen میں موجود احمدیہ مسلم جماعت کی مسجد میں دو میناروں کا اضافہ ہوا ہے۔ احمدیہ مسلم جماعت کے عالمی سربراہ مرزا مسرور احمد صاحب اس کی افتتاحی تقریب کے لئے لندن سے تشریف لائے۔ اس تقریب میں سیاستدان اور دیگر مذاہب کے نمائندگان کے علاوہ ہمسائے بھی موجود تھے۔

۞......اس کے علاوہ اس تقریب میں ایک ترک جرنلسٹ اور ایک انڈین جرنلسٹ بھی موجود تھے جنہوں نے بتایا کہ وہ اپنے ملک کی بعض اخبارات میں اس حوالے سے خبر شائع کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں۔

۞......NDR ٹیلی ویژن نے بھی جماعت کے تعارف اور پروگرام کے متعلق تفصیلی خبر دی اور حضور انور کے خطاب کا یہ فقرہ Quote کیا کہ حضرت مرزا مسرور احمد صاحب نے کہا ''اسلام اس ملک کے خلاف جس میں انسان رہائش پذیر ہو، کسی قسم کی غدّاری اور بے وفائی اجازت نہیں دیتا''۔

6/دسمبر 2012 بروز جمعرات:

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے صبح سوا سات بجے ''مسجد بیت الرشید'' میں تشریف لاکر نماز فجر پڑھائی۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔

صبح حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دفتری ڈاک ملاحظہ فرمائی اور ہدایات سے نوازا اور مختلف دفتری امور کی انجام دہی میں مصروفیت رہی۔

دوپہر ڈیڑھ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسجد بیت الرشید تشریف لاکر نماز ظہر وعصر جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی قیامگاہ پر تشریف لے گئے۔ پچھلے پہر بھی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مختلف نوعیت کے دفتری امور کی انجام دہی میں مصروف رہے۔

انفرادی وفیملی ملاقاتیں

ساڑھے پانچ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے دفتر تشریف لائے جہاں پروگرام کے مطابق فیملی ملاقاتیں شروع ہوئیں۔ آج 23 فیملیز کے 58 افراد اور 22 سنگل افراد یعنی مجموعی طور پر اسّی (80) افراد نے ملاقات کی سعادت پائی۔

ملاقات کا شرف پانے والوں میں ہیمبرگ (Hamburg) کی جماعت سے آنے والی فیملیز اور احباب کے علاوہ دوسری مختلف جماعتوں مہدی آباد، Munster، Bremen، Bocholt، Dresden، Kiel، Ditmarschen، Berlin، Sclleswig، Zwickau، Vechta، Delmenhorst، Usnabruck اور Oldenburg سے آنے والی فیملیز اور احباب شامل تھے۔ ان سبھی نے اپنے پیارے آقا سے ملاقات کا شرف پایا اور ہر ایک ان بابرکت لمحات سے برکتیں سمیٹتے ہوئے باہر آیا۔ بیماروں نے اپنی صحتیابی کے لئے دعائیں حاصل کیں۔ مختلف پریشانیوں اور مسائل میں گھرے ہوئے لوگوں نے اپنی تکالیف دور ہونے کے لئے دعا کی درخواستیں کیں اور تسکین قلب پاکر مسکراتے ہوئے چہروں کے ساتھ باہر نکلے۔ بعضوں نے اپنے مختلف معاملات اور کاروبار کے لئے رہنمائی حاصل کی۔ طلباء وطالبات نے تعلیمی میدان میں کامیابی کے لئے اپنے پیارے آقا سے دعائیں حاصل کیں۔ غرض ہر ایک نے اپنے محبوب آقا کی دعاؤں سے حصہ پایا۔ دعاؤں کے خزانے لوٹے اور ان کی تکالیف اور پریشانیاں راحت وسکون اور اطمینان قلب میں بدل گئیں۔ دیدار کی پیاس بجھی اور یہ چند مبارک گھڑیاں اور لمحات انہیں ہمیشہ کے لئے سیراب کر گئے۔ ہر ایک نے حضور انور کے ساتھ تصویر بنوانے کی سعادت پائی۔ تعلیم حاصل کرنے والے بچوں اور بچیوں کو حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت قلم عطا فرمائے اور چھوٹی عمر کے بچوں اور بچیوں نے حضور انور سے چاکلیٹ حاصل کیں۔

ملاقات کا یہ پروگرام پونے آٹھ بجے تک جاری رہا۔ بعدازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مسجد بیت الرشید تشریف لائے جہاں پروگرام کے مطابق تقریب آمین ہوئی۔

تقریب آمین

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے درج ذیل 57 خوش نصیب بچوں اور بچیوں سے قرآن کریم کی ایک ایک آیت کریمہ سنی اور آخر پر دعا کروائی۔ ان بچوں اور بچیوں کے نام یہ ہیں:

عزیزم مدبر احمد، سعید احمد، تکریم احمد، فاران احمد، احسن محمد عارف، بجیل احمد، ولید محمود، عبدالباقی بلوچ، ثاقب محمود بٹ، شجیع الدین، رانا زوہیب احمد، ابراہیم احمد ملک، حزیم احمد ملک، سروش احمد، مدثر احمد عباس، رانا روہبت، ذیشان اعظم بٹ، ہارون محمود، فردین بٹ، حسان خان، جری اللہ ملک، لبیب احمد، لبید احمد، رقیب احمد، ابدال احمد، شاہ رخ شہزاد احمد، مبین احمد بٹ، بجیل نواز، مصور احمد، کامران اقبال، محمد کامران انور، عزیزم حنان جبار۔

عزیزہ بریرہ بھٹی، عزیزہ نہال احمد، لائبہ احمد، ادیبہ رحمٰن احمد، عروب احمد، رویّۃ البشریٰ، لبیبہ مبارک، ماہرہ ملک، پلوشہ محمود، اقراء خان، امتہ الصبور حراء، آئزہ عروب خان، مسکان بٹ، درّ نایاب، عشوہ احمد، فضّا بھٹی، کنول احمد، سحر الٰہی، مہک مسکان کھوکھر، عظمیٰ ندیم، شافیہ احمد، تابندہ احمد، حانیہ احمد، عنیزہ احمد، عزیزہ سامہ مشعل۔

آمین کی تقریب میں حصہ لینے والے بچے اور بچیاں ملک کی مختلف درج ذیل جماعتوں سے شامل ہوئے تھے۔

Bremen، kiel، Buxtehude، Eidelsted، Hannover، Wandsbek، Schleswig، Heimfeld، Harbrug، Lurup، Lubeck، Billstedt، Mahdi Abad، Fuhlsbuttel، Rahlstedt، unerburg، Pinneburg، BadSegeberg، Altona، Jesteburg۔

آمین کی اس تقریب کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نماز مغرب وعشاء جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔

7/دسمبر 2012ء بروز جمعۃ المبارک

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے صبح سوا سات بجے ''مسجد بیت الرشید'' میں تشریف لاکر نماز فجر پڑھائی۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے ''مسجد بیت الرشید ہیمبرگ'' ان دنوں نمازیوں سے بھری رہتی ہے۔ آج صبح شدید سردی تھی۔ درجہ حرارت نقطہ انجماد سے نیچے منفی پانچ تھا۔ رات بھر برف گرتی رہی اور صبح تمام سڑکیں، راستے اور فٹ پاتھ برف سے بھرے ہوئے تھے۔ ایک ایک قدم دیکھ کر رکھنا پڑتا تھا۔ اس کے باوجود ہیمبرگ شہر کے مختلف حلقوں سے ایک بہت بڑی تعداد میں فیملیز مرد وخواتین، بچے اور بچیاں پیدل بھی اور گاڑیوں پر بھی نماز کی ادائیگی کے لئے مسجد پہنچے۔ مسجد کے علاقہ کی اردگرد کی سڑکیں اور فٹ پاتھ ان آنے والی فیملیز سے بھرے ہوئے تھے۔ یوں لگتا تھا کہ ان کے لئے عید کا سماں ہے۔ ہر ایک اپنے پیارے آقا کے بابرکت وجود سے فیضیاب ہو رہا تھا اور برکتیں سمیٹ رہا تھا۔ اللہ یہ ایّام ان کے لئے مبارک کرے۔

صبح حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دفتری ڈاک اور رپورٹس ملاحظہ فرمائیں اور ہدایات سے نوازا۔

آج نماز جمعہ کی ادائیگی کا انتظام مسجد بیت الرشید میں جگہ کی کمی کی وجہ سے ہیمبرگ شہر کے علاقہ AlsterDorf میں شہر کے سب سے بڑے سپورٹس ہال میں کیا گیا تھا۔ اس وسیع وعریض ہال کے ایک حصہ میں مرد حضرات اور ایک حصہ میں خواتین تھیں۔ جن خواتین کے پاس چھوٹے بچے تھے ان کے لئے علیحدہ ہال میں انتظام کیا گیا تھا۔

آج حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی اقتداء میں نماز جمعہ ادا کرنے کے لئے جرمنی کی مختلف جماعتوں سے احباب جماعت، فیملیز بڑی تعداد میں ہیمبرگ پہنچی تھیں۔

بادن (Baden) سے سفر کر کے آنے والی فیملیز 650 کلومیٹر کا سفر طے کر کے جمعہ کے لئے پہنچی تھیں جب کہ فرینکفرٹ سے آنے والی پانچ صد کلومیٹر، میونسٹر سے 400 کلومیٹر اور کاسل ریجن سے 300 کلومیٹر کا سفر طے کر کے پہنچیں۔

Oldendorf، Husum، Bremen، Hannover اور Keil ریجن سے آنے والے احباب اور فیملیز ایک سو بیس سے ایک سو پچاس کلومیٹر کا سفر طے کر کے جمعہ میں شامل ہوئے۔ ہیمبرگ شہر کے 13 حلقوں کے علاوہ بیس سے زائد جماعتوں سے احباب آئے ہوئے تھے۔ جمعہ کی مجموعی حضری ساڑھے تین ہزار سے زائد تھی۔ جمعہ سے ایک رات قبل بھی برف گری تھی۔ یہ سب احباب برف

باقی صفحہ نمبر 12 پر ملاحظہ فرمائیں

الفضل ڈائجسٹ

(مرتبہ : محمود احمد ملک)

اس کالم میں ان اخبارات و رسائل سے اہم و دلچسپ مضامین کا خلاصہ پیش کیا جاتا ہے جو دنیا کے کسی بھی حصہ میں جماعت احمدیہ یا ذیلی تنظیموں کے زیرِانتظام شائع کئے جاتے ہیں۔

خلفاءِ سلسلہ کی شفقت بھری پیاری یادیں

روزنامہ ''الفضل'' ربوہ 18رجنوری 2010ء میں مکرم ڈاکٹر عبدالرؤف خان صاحب کے قلم سے خلفاءِ سلسلہ کی شفقت بھری یادوں پر مشتمل ایک مضمون شامل اشاعت ہے۔

مکرم ڈاکٹر عبدالرؤف خانصاحب بیان کرتے ہیں کہ میری پیدائش قادیان دارالامان کی ہے۔ میرے والد عبدالواحد خان صاحب جب پٹیالہ سے ہجرت کرکے اپنے چچا حضرت ڈاکٹر حشمت اللہ خانصاحبؓ کے پاس قادیان آئے تو ان دنوں حضرت مصلح موعودؓ نے پہلے ایک کمپنی (Eastern Trading Co.Qadian) کے نام سے شروع کی اور والد صاحب کو اس کام پر لگایا۔ جب یہ کام بعض وجوہات کی بنا پر کماحقہٗ نہ چلا تو حضور نے ایک دوسری کمپنی ''دلکشاء پرفیومری کمپنی قادیان'' کے نام سے بنائی۔ یہ کمپنی حضور کے تجویز کردہ نسخوں کے مطابق عطر، خوشبودار تیل اور دیگر اشیاء تیار کرتی تھی۔ قادیان چونکہ ایک چھوٹا سا قصبہ تھا اور اس کی آبادی بھی غرباء پر مشتمل تھی اس لئے یہ کمپنی اپنی مصنوعات ہندوستان کی بڑی بڑی نمائشوں اور میلوں میں سٹال وغیرہ لگا کر فروخت کرتی تھی۔ والد صاحب بیان کرتے ہیں کہ ان نمائشوں میں سامان کی تیاری میں خود حضرت مصلح موعودؓ بنفس نفیس شامل ہوتے۔ حضورؓ کی خدمت میں تقریباً دس سال انہیں کام کرنے کی سعادت ملی۔ بیان کرتے ہیں کہ مجھے حضور ہر روز رات کو عشاء کی نماز کے بعد بلوا لیا کرتے تھے اور پھر رات کے دس گیارہ بجے تک روزانہ کام کرتے تھے۔ اکثر تو حضور اور مَیں ہی ہوا کرتے تھے۔ کبھی کبھی سید محمود اللہ شاہ صاحبؓ بھی ہوتے تھے۔

والد صاحب بیان کرتے ہیں کہ قابل ذکر بات یہ ہے کہ ان دس سالوں کے لمبے عرصہ میں ایک بار بھی ایسا نہیں ہوا کہ حضور مصلح موعودؓ نے کسی قسم کی ناراضگی کا اظہار کیا ہو۔ کام کے دوران حضور خود بھی شامل ہوتے اور حضور کی بے حد بشاش طبیعت کسی قسم کی تھکن کا احساس تک نہیں ہونے دیتی تھی۔ والد صاحب کے ساتھ حضور کی اس شفقت کا سلسلہ دس سال سے زائد عرصہ رہا۔ اسی شفقت کا ہی نتیجہ تھا کہ والد صاحب بعض اوقات مجھے خط دے کر حضورؓ کی خدمت میں بھجوا دیا کرتے تھے۔ ایک بار والد صاحب نے مجھے ایک خط دے کر کہا کہ جاؤ حضور کی خدمت میں یہ خط دے آؤ۔ میری عمر اس وقت قریباً سات آٹھ سال کی ہوگی۔ مَیں خط لے کر مسجد مبارک کی سیڑھیوں سے مسجد کی چھت پر گیا۔ وہاں سے جو دروازہ حضرت امّ وسیم صاحبہ (جن کو ہم آپا عزیزہ کہا کرتے تھے) کا تھا کھٹکھٹایا۔ اجازت ملنے پر مَیں صحن میں داخل ہوا تو دیکھا کہ حضرت مصلح موعودؓ صحن میں تشریف فرما ہیں۔ غالباً سردیوں کا موسم تھا اور حضور دھوپ میں تشریف رکھتے تھے۔ مَیں نے والد صاحب کا خط حضور کی خدمت میں پیش کردیا۔ حضور نے اسی وقت خط کھول کر پڑھ لیا جس میں والد صاحب نے میرے بارے میں لکھا تھا کہ حضور مجھ سے تلاوت قرآن کریم سنیں۔ حضور نے فرمایا اچھا تو پھر تلاوت قرآن کریم سناؤ۔ مَیں نے وہیں کھڑے کھڑے حضور کے سامنے سورۃ بنی اسرائیل کی آیات 79 تا 82 خوش الحانی سے تلاوت کیں۔ حضور نے بہت خوشی کا اظہار فرمایا اور کچھ نقدی بطور انعام عطا فرمائی جو کہ مَیں نے واپس آکر والد صاحب کو دی۔

پاکستان میں ہجرت کے بعد ہم لوگ سیمنٹ بلڈنگ لاہور جو کہ رتن باغ کے بالکل سامنے واقع تھی مقیم ہوئے۔ دیال سنگھ کالج لاہور سے F.Sc. کرکے مَیں نے پنجاب یونیورسٹی کی بی۔ فارمیسی کلاس میں داخلہ لے لیا۔ جب پارٹ ون کا امتحان ہوا تو ایک Viva میں ایک سوال کا جواب ٹھیک نہ دینے پر Internal examiner سخت برہم ہوئے جس سے مَیں بہت ڈر گیا کیونکہ اگر وہ مجھے فیل کردیتے تو یونیورسٹی کے قواعد کے مطابق مَیں پارٹ ون میں فیل ہوجاتا۔ سخت گھبراہٹ میں گھر آکر حضورؓ کی خدمت میں دعا کا خط لکھا۔ حضور ان دنوں رتن باغ میں تھے اور ظہر کی نماز سے فارغ ہوکر واپس اندرون خانہ تشریف لے جانے کے لئے میرے پاس سے گزرے تو مَیں نے وہ خط حضور کے کوٹ کی جیب میں ڈال دیا۔ اللہ تعالیٰ نے حضور کی دعا کو قبول فرمایا اور مَیں پاس ہوگیا۔

جلسہ سالانہ ربوہ کے موقع پر بھی حضورؓ کی تقاریر خاصی لمبی ہوتی تھیں اور بعض اوقات چھ سے آٹھ گھنٹے تک جاری رہتی تھیں۔ تقاریر کے دوران حضور کے لئے چائے تیار کرنے کی ذمہ داری حضرت ڈاکٹر حشمت اللہ خان صاحبؓ کے سپرد تھی۔ ڈاکٹر صاحب نے اس کام کے لئے اپنے بیٹے کریم احمد نعیم مرحوم (جن کو مَیں بھائی نعیم کہتا تھا گو رشتہ میں وہ میرے چچا لگتے تھے) اور میری ڈیوٹی لگادی تھی۔ یہ سعادت ہم دونوں کے حصہ کئی سال رہی۔ حضرت ڈاکٹر صاحبؓ کی ہدایت کے مطابق ہم جلسہ سالانہ کے سٹیج کے ایک کونے میں حضور کی آمد سے قبل اپنا سٹال لگالیتے تھے۔ چائے کوئلوں کی انگیٹھی پر تیار کی جاتی تھی کیونکہ حضور مٹی کے تیل کے چولہے پر تیار کی ہوئی چائے پسند نہیں فرماتے تھے۔ ان دنوں ربوہ میں خورونوش کی چیزیں مشکل سے ملتی تھیں لہٰذا ہم چنیوٹ سے یہ سب چیزیں لے کر آتے تھے۔ دودھ وغیرہ کو چکھنے کے بعد حضور کی چائے میں استعمال کرتے تھے۔ یہ سب باتیں حضرت ڈاکٹر صاحب نے اچھی طرح تفصیل سے سمجھا دی ہوئیں تھیں۔ چائے میں چینی ڈال کر پیش کی جاتی تھی۔ چائے کی پیالی ایک پرچ میں رکھ کر ایک دوسری پرچ سے ڈھانپ دی جاتی تھی۔ مَیں یہ پیالی حضرت ڈاکٹر صاحب کے ہاتھ میں پکڑا دیتا جو تقریر کے دوران حضورؓ کے قدموں میں میز کے کونے کے ساتھ بیٹھا کرتے تھے۔ ڈاکٹر صاحب یہ ڈھکی ہوئی پیالی بڑی احتیاط سے حضور کے سامنے میز پر رکھ دیتے تھے۔ حضور تقریر کے دوران تیز گرم چائے نوش فرماتے تھے۔ حضور اگر ایک دو گھونٹ نوش فرمالیتے تو مَیں یہ پیالی ڈاکٹر صاحب سے لے کر اس کی جگہ گرم چائے کی پیالی حضور کے لئے دے آتا اور یہ سلسلہ تقریر کے اختتام تک جاری رہتا۔ حضور کی پس خوردہ چائے کا تبرک ہم ایک بڑے برتن میں جمع کرتے جاتے پھر اس میں مزید چائے ڈال کر اس تبرک کو بڑھا لیتے۔ تقریر کے اختتام پر حضور کے تشریف لے جانے کے بعد ہم اس تبرک کے تمنائیوں کو اس میں سے حصہ دیا کرتے تھے۔ ایک بار حضرت چوہدری سر محمد ظفراللہ خان صاحبؓ بھی تشریف لائے اور فرمایا ''میاں ہمارے لئے کچھ ہے؟'' اور مَیں نے یہ تبرک ایک پیالی میں حضرت چوہدری صاحبؓ کی خدمت میں پیش کردیا۔

ایک جلسہ سالانہ کے موقع پر دوسرے دن کی تقریر کے دوران ہمیں چائے کی پیالی میں چینی ڈالنی بھول گئی ہو یا پھر چینی ہلانی بھول گئی۔ یہ چائے اسی طرح حضور کی خدمت میں پہنچ گئی۔ تیسرے دن کے اختتامی خطاب میں حضورؓ نے اس واقعہ کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ اس سال لاؤڈ سپیکر کا انتظام بہت اچھا رہا۔ کل ایک معمولی سی بات بے اختیار میرے منہ سے نکلی جو کہ مستورات کے جلسہ میں بیٹھی میری بیوی نے بھی سن لی۔ مَیں جب رات کو گھر پہنچا تو میری بیوی نے مجھے کہا کہ یہ کیا بات آپ نے تقریر کے دوران کہی ''جے کھنڈ نہیں سی ہیگی تے ساڈے گھروں منگا لینی سی'' یعنی اگر چینی نہیں تھی تو ہمارے گھر سے منگوا لینی تھی اور فرمایا کہ اتنی آہستہ میرے منہ سے بے اختیار نکلی ہوئی بات لاؤڈ سپیکر کے اچھے انتظام کی وجہ سے دور بیٹھی مستورات نے بھی سن لی۔ اس طرح حضور نے لاؤڈ سپیکر کے منتظمین کی حوصلہ افزائی بھی فرمادی۔

....

خلافت ثالثہ کے قیام کے وقت مَیں ڈنمارک میں مقیم تھا اور بیعت بذریعہ خط کی تھی۔ مئی 1966ء میں مسجد نصرت جہاں کا سنگ بنیاد صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب نے رکھا۔ سنگ بنیاد کے لئے مسجد مبارک قادیان سے منگوائی ہوئی ایک اینٹ دعا کے بعد حضرت مصلح موعودؓ نے اپنی زندگی میں ہی بھجوا دی تھی جو مشن ہاؤس میں موجود تھی۔ اس اینٹ کو میرے پاس موجود ایک احرام کی چادر میں، جسے مَیں نے 1963ء اور 1964ء کے حج بیت اللہ کے موقع پر باندھا تھا اور اسے آب زمزم سے دھو کر لایا تھا، رکھا گیا۔

1967ء میں ہم نے حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ کی خدمت میں مسجد کے افتتاح کے لئے درخواست کی جسے حضور نے ازراہ شفقت منظور فرمایا۔ اور حضورؒ بمع قافلہ 20 جولائی 1967ء کو بذریعہ ٹرین کوپن ہیگن تشریف لائے۔ ریلوے سٹیشن پر استقبال کے لئے مکرم کمال یوسف صاحب، عبدالسلام میڈسن صاحب، مسز مبارکہ میڈسن صاحبہ بمع اپنے بیٹے بشیر احمد اور کمال احمد کرو صاحب، صاحبزادہ مرزا حنیف احمد صاحب، مریم مولر صاحبہ اور خاکسار عبدالرؤف خان موجود تھے۔ 21 جولائی 1967ء بروز جمعۃ المبارک مسجد نصرت جہاں کے افتتاح کا دن تھا۔ اس موقع پر پریس اور ٹی وی کے نمائندگان اور Hvidovre کمیون کے معزز مہمان مدعو تھے۔ افتتاح کے بعد ایک پریس کانفرنس کا بھی اہتمام تھا۔ ان دنوں مہمان نوازی کے لئے افراد کی بہت کمی تھی۔ اس دوران کئی بار حضور کی خدمت میں حاضری کا موقع ملا۔ حضور نے بہت خوشنودی کا اظہار فرمایا۔

دوسری بار یہ سعادت 1973ء میں نصیب ہوئی جب حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ جرمنی کے دورہ کے سلسلہ میں فرینکفرٹ تشریف لائے۔ ان دنوں میں قائد مجلس خدام الاحمدیہ کے فرائض میرے سپرد تھے۔ حضور کا قیام مسجد نور میں تھا۔ ان دنوں ہم نے حضور کے اعزاز میں ایک ریسیپشن کا انتظام بھی کیا تھا جس میں جرمن معززین کے علاوہ پاکستان کے سفیر مقیم کولون بھی حضور کی ملاقات کے لئے آئے تھے۔ اس موقع پر مجھے حضور کے قیام و طعام کے سلسلہ میں خدمات کا موقع ملا جو حضور کی خوشنودی کا باعث ہوا۔

....

مَیں اور برادرم عبدالسلام میڈسن صاحب 1981ء کے جلسہ سالانہ قادیان میں شمولیت کے لئے اکٹھے ڈنمارک سے گئے۔ وہاں سے ہم دونوں ربوہ کے جلسہ سالانہ کے لئے گئے۔ ان دنوں حضرت صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحبؒ وقف جدید کے انچارج تھے۔ ہم ان کی ملاقات کے لئے ان کے دفتر میں چلے گئے۔ حضرت میاں صاحب بڑی محبت اور پیار سے ملے اور مجھے یہ بھی فرمایا کہ کوئی نظم سناؤ۔ مَیں نے عرض کیا کہ اس وقت کوئی نظم پوری یاد نہیں۔ حضرت صاحب نے کارکن کو بھیج کر بازار سے درّثمین منگوائی اور ایک نظم نکال کر اس پر اپنی قلم سے نشان لگائے اور مَیں نے وہ نظم سنائی۔ پھر حضورؒ نے درثمین پر دعائیہ کلمات لکھ کر اور دستخط کرکے وہ مجھے عنایت فرمادی جو میرے پاس محفوظ ہے۔

۞۞۞۞۞۞۞

ماہنامہ ''احمدیہ گزٹ'' کینیڈا نومبر و دسمبر 2009ء میں شامل اشاعت مکرمہ ارشاد عرشی ملک صاحبہ کی ایک نظم سے انتخاب پیش ہے:

ہم ہیں مریضِ عشق ، دوا ہے تمہارے پاس
میرے مسیح دست شفا ہے تمہارے پاس

اک گھونٹ جو بھی چاہ سے چکھ لے وہ جی اٹھے
آب حیات ، آبِ بقا ہے تمہارے پاس

دیکھی ہیں ہم نے آپ کی آنکھیں جھکی جھکی
اک دلنشین طرز حیا ہے تمہارے پاس

ایسا ہوا اسیر کہ واپس نہ جا سکا
دو چار دن جو آکے رہا ہے تمہارے پاس

تیغِ دعا کی کاٹ کی ان کو خبر نہیں
شوخی سے غیر کہتے ہیں کیا ہے تمہارے پاس

Muslim Television Ahmadiyya
Weekly Programme Guide
18th January 2013 – 24th January 2013

Please Note that programme and timings may change without prior notice. All times are given in Greenwich Mean Time.
For more information please phone on +44 20 8877 5529 or +44 20 8877 5530

Friday 18th January 2013

00:00 MTA World News
00:20 Tilawat & Dars-e-Hadith
00:50 Yassarnal Qur'an
01:05 Huzoor's Tours
01:55 Qur'anic Archaeology
02:45 Japanese Service
03:10 Tarjamatul Qur'an Class
04:15 Roohani Khaza'en Quiz
04:50 Liqa Ma'al Arab: Recorded on 18th May 1995.
06:00 Tilawat & Dars-e-Hadith
06:25 Yassarnal Qur'an
06:55 Jalsa Salana Nigeria 2008: Concluding address delivered by Huzoor on 4th May 2008.
07:50 Siraiki Service
08:30 Rah-e-Huda
10:05 Indonesian Service
11:05 Fiq'ahi Masa'il
11:45 Tilawat: recitation of the Holy Qur'an
12:00 Seerat-un-Nabi (saw): a discussion in Urdu
13:00 Live Friday Sermon
14:15 Yassarnal Qur'an
14:35 Bengali Reply to Allegations
15:50 Khilafat-e-Ahmadiyya Sal ba Sal: An Urdu programme about the blessings of Khilafat.
16:20 Friday Sermon [R]
17:35 Yassarnal Qur'an [R]
18:00 MTA World News
18:20 Jalsa Salana Nigeria 2008 [R]
19:25 Real Talk: An English discussion programme
20:25 Fiq'ahi Masa'il [R]
21:00 Friday Sermon [R]
22:15 Rah-e-Huda [R]

Saturday 19th January 2013

00:00 MTA World News
00:20 Tilawat: recitation of the Holy Qur'an
00:30 Yassarnal Qur'an
01:00 Jalsa Salana Nigeria 2008
01:35 MTA Travel: A visit to Marrakech, Morocco
02:15 Friday Sermon: recorded on 18th January 2013
03:25 Rah-e-Huda
05:00 Liqa Ma'al Arab
06:05 Tilawat & Dars-e-Malfoozat
06:30 Al-Tarteel
07:00 Jalsa Salana Germany: Concluding address delivered by Huzoor on 24th August 2008.
08:00 International Jama'at News
08:50 Question & Answer Session: 25th February 1996, Part 1.
09:40 Indonesian Service
10:40 Friday Sermon: Rec. on 18th January 2013
11:55 Tilawat: recitation of the Holy Qur'an
12:05 Story Time
12:30 Al Tarteel [R]
13:00 Live Intikhab-e-Sukhan: A poem request programme
14:10 Bangla Shomprochar
15:15 Spotlight
16:00 Live Rah-e-Huda: a live interactive talk show answering questions about beliefs of Ahmadiyya Muslim Community.
17:35 Al-Tarteel [R]
18:05 MTA World News
18:20 Jalsa Salana Germany 2008 [R]
19:30 Faith Matters
20:30 International Jama'at News
21:00 Rah-e-Huda [R]
22:35 Story Time [R]
23:00 Friday Sermon [R]

Sunday 20th January 2013

00:15 MTA World News
00:35 Tilawat & Dars-e-Malfoozat
00:55 Al-Tarteel
01:25 Jalsa Salana Germany 2008
02:25 Story Time
02:50 Friday Sermon [R]
04:00 Spotlight
04:55 Liqa Ma'al Arab: rec. on 7th June 1995
06:00 Tilawat & Dars-e-Hadith
06:30 Yassarnal Qur'an
07:00 Bustan-e-Waqfe Nau Class: Recorded on 2nd May 2009.
08:05 Faith Matters
09:05 Question and Answer Session: Part 2 of an English Q& A recorded on 8th December 1996.
10:00 Indonesian Service
11:00 Spanish Service: Spanish translation of Friday sermon, delivered on 10th February 2012.
12:10 Tilawat & Dars-e-Hadith
12:40 Yassarnal Qur'an
13:00 Friday Sermon [R]
14:10 Bengali Reply to Allegations
15:20 Seerat Hadhrat Masih-e-Ma'ood (as)
16:00 Live Press Point: An English programme discussing news stories relating to Islam.
17:00 Kids Time
17:35 Yassarnal Qur'an
18:00 MTA World News
18:25 Bustan-e-Waqfe Nau Class [R]
19:30 Beacon of Truth
20:40 Discover Alaska: An English documentary
21:25 Attributes of Allah: Ar Rahman
22:00 Friday Sermon: Rec. on 18th January 2013
23:10 Question and Answer Session [R]

Monday 21st January 2013

00:05 MTA World News
00:25 Tilawat
00:50 Yassarnal Qur'an
01:10 Bustan-e-Waqfe Nau Class
02:15 Discover Alaska: An English documentary
02:45 Friday Sermon: Recorded on 18/01/2013
03:50 Real Talk: English discussion programme
04:45 Liqa Ma'al Arab: Rec. on 8th June 1995
06:00 Tilawat & Dars Seerat-un-Nabi (saw)
06:30 Al-Tarteel
07:00 Jalsa Salana USA 2008: Address delivered by Huzoor on 21st June 2008.
08:05 International Jama'at News
08:35 Khilafat-e-Ahmadiyya Sal ba Sal
09:00 Rencontre Avec Les Francophones
10:00 Indonesian Service: Indonesian translation of Friday sermon rec. on 2nd November 2012.
11:00 Jalsa Salana Speeches: An Urdu speech by Tanveer Ahmad on "Ahmadiyyat: the true Islam".
11:50 Tilawat & Dars
12:35 Al-Tarteel
13:05 Friday Sermon: Recorded on 30th March 2007
14:05 Bangla Shomprochar
15:10 Jalsa Salana Speeches [R]
15:55 Rah-e-Huda
17:30 Al-Tarteel
18:00 MTA World News
18:20 Huzoor's Address: Jalsa Salana USA 2008 [R]
19:30 Real Talk
20:25 Rah-e-Huda [R]
21:55 Friday Sermon [R]
23:00 Jalsa Salana Speeches [R]
23:45 Khilafat-e-Ahmadiyya Sal ba Sal

Tuesday 22nd January 2013

00:10 MTA World News
00:25 Tilawat: recitation of the Holy Qur'an
00:35 Insight
00:45 Al Tarteel
01:15 Friday Sermon: recorded on 30th March 2007
02:15 Kids Time
02:45 MTA Variety
03:50 Jalsa Salana Speeches
04:35 Khilafat-e-Ahmadiyya Sal ba Sal
05:00 Liqa Ma'al Arab: recorded on 13th June 1995
06:00 Tilawat & Dars-e-Hadith
06:30 Yassarnal Qur'an
07:00 Jalsa Salana Germany 2008: Concluding address delivered by Huzoor on 24th August 2008.
08:00 Insight: recent news in the field of science
08:30 Australian Flora & Fauna
09:00 Question & Answer Session: English question and answer recorded on 8th December 1996, Part 2.
10:00 Indonesian Service
11:00 Sindhi Service: Sindhi translation of Friday Sermon recorded on 30th December 2011.
12:05 Tilawat & Insight
12:30 Yassarnal Qur'an
13:00 Real Talk
14:00 Bangla Shomprochar
15:15 Spanish Service
16:00 Ilmul Abdaan
16:30 Seerat-un-Nabi (saw)
17:05 Le Francais C'est Facile
17:30 Yassarnal Qur'an [R]
18:00 MTA World News
18:30 Jalsa Salana Germany 2008 [R]
19:30 Arabic Service: Arabic translation of Friday sermon delivered on 18th January 2013.
20:35 Insight: recent news in the field of science
21:00 Ilmul Abdaan [R]
21:35 Australian Flora & Fauna [R]
22:15 Seerat-un-Nabi (saw)
23:00 Question and Answer Session [R]

Wednesday 23rd January 2013

00:00 MTA World News
00:15 Tilawat & Dars-e-Hadith
00:55 Yassarnal Qur'an
01:20 Jalsa Salana Germany 2008: Huzoor's address
02:15 Le Francais C'est Facile
02:55 Australian Flora & Fauna
03:40 Ilmul Abdaan
04:15 Seerat-un-Nabi (saw) [R]
04:45 Liqa Ma'al Arab: Rec. on 14th June 1995
06:00 Tilawat & Dars
06:35 Al-Tarteel
07:00 Khuddam-ul-Ahmadiyya UK Ijtema 2008: Address delivered by Huzoor.
08:00 Real Talk
08:55 Question & Answer Session: Urdu Q&A.
09:55 Indonesian Service
11:00 Swahili Service
12:15 Tilawat & Dars
12:45 Al-Tarteel
13:10 Friday Sermon
14:10 Bangla Shomprochar
15:15 Fiq'ahi Masa'il
15:40 Kids Time
16:15 Faith Matters
17:15 Maidane Amal Ki Kahani
17:55 Al-Tarteel
18:20 MTA World News
18:40 Khuddam-ul-Ahmadiyya UK Ijtema [R]
19:35 Real Talk [R]
20:35 Fiq'ahi Masa'il [R]
21:00 Kids Time [R]
21:35 Maidane Amal Ki Kahani [R]
22:05 Friday Sermon [R]
23:00 Intikhab-e-Sukhan: poem request programme

Thursday 24th January 2013

00:05 MTA World News
00:25 Tilawat: recitation of the Holy Qur'an.
00:40 Al-Tarteel
01:10 Khuddam-ul-Ahmadiyya UK Ijtema 2008: Address delivered by Huzoor.
02:05 Fiq'ahi Masa'il
02:30 Mosha'airah: an evening of poetry
03:40 Faith Matters
04:55 Liqa Ma'al Arab
06:05 Tilawat & Dars-e-Hadith
06:30 Yassarnal Qur'an
07:00 Huzoor's Tours: Bradford, UK
08:15 Beacon of Truth
09:20 Tarjamatul Qur'an Class
10:25 Indonesian Service
11:25 Pushto Service
12:10 Tilawat & Dars-e-Hadith
12:30 Yassarnal Qur'an
12:55 Beacon of Truth [R]
14:00 Live Shotter Shondhane
16:05 Maseer-e-Shahindgan: A Persian programme
16:35 Tarjamatul Qur'an class [R]
17:40 Yassarnal Qur'an [R]
18:10 MTA World News
18:30 Huzoor's Tours: Bradford, UK [R]
19:45 Faith Matters
20:55 Tarjamatul Qur'an class [R]
22:00 Qur'anic Arcaheology [R]
22:55 Beacon of Truth [R]

Please note MTA2 will be showing French service & German service at 16:00 & 17:00 (GMT).

Translations for Huzoor's Programmes are available.
Prepared by the MTA Scheduling Department.

Al Fazl International Weekly, London

TAHIR HOUSE - 22 DEER PARK ROAD, LONDON SW19 3TL (U.K.)

ISSN: 1352 9587
Tel: (020) 8544 7603
Fax: (020) 8544 7611
Email:alfazlint@alislam.org

Vol 20 | Friday 11 January , 2013 | Issue No. 02

اسلامی جمہوریہ پاکستان میں
احمدیوں پر ہونے والے دردناک مظالم کی الم انگیز داستان

{2012ء میں سامنے آنے والے چند تکلیف دہ واقعات}

(طارق حیات۔مربی سلسلہ احمدیہ)

(قسط نمبر67)

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

’’یہ آسمانی کام ہے اور آسمانی کام رک نہیں سکتا۔ اس معاملہ میں ہمارا قدم ایک ذرہ بھی درمیان میں نہیں۔ لوگوں کی گالیوں سے ہمارا نفس جوش میں نہیں آتا۔ دولتمندوں میں نخوت ہے مگر آج کل کے علماء اس سے بڑھ کر ہیں۔ ان کا تکبر ایک دیوار کی طرح ان کی راہ میں رکاوٹ ہے۔ میں اس دیوار کو توڑنا چاہتا ہوں۔ جب یہ دیوار ٹوٹ جائے گی تو وہ انکسار کے ساتھ آویں گے‘‘

(ذکر حبیب، از حضرت مفتی محمد صادق صاحبؓ، صفحہ:224-225)

قارئین الفضل کے لئے ذیل میں Persecution Report بابت ماہ اگست 2012ء سے ماخوذ چند واقعات درج کئے جاتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ دنیا کے کونے کونے میں آباد احمدیوں کو اپنے مقدس امام سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی تحریک پر اپنے مظلوم بہن بھائیوں کیلئے بکثرت دعائیں کرنے کی توفیق بخشے۔ آمین ثم آمین

جو دل پہ گزرتی ہے رقم کرتے رہیں گے

اس قسط میں ہم ملک کی متفرق آبادیوں میں سامنے آنے والے تکلیف دہ واقعات کا مختصر ترین ذکر کریں گے۔ فارسی مثل مشہور ہے کہ ؎

گربۂ مسکین اگر پر داشتے
تخم گنجشک از جہاں برداشتے

یعنی اگر مسکین بلی کے پر ہوتے تو وہ چڑیوں کی نسل کا ہی استیصال کر دیتی۔ یقیناً آج اسلامی جمہوریہ کی جس جس آبادی میں مولوی کے پنجے پہنچ سکتے ہیں وہ احمدیوں کو اذیتیں دینے میں مصروف ہے۔

❁......**31جولائی، گلشن راوی لاہور:** مکرم مقصود احمد صاحب کے گھر پر مخالفین احمدیت موٹر سائیکل پر سوار ہو کر آئے، بیرونی دروازے پر توہین آمیز تحریر والا سٹیکر چپکایا اور ریوالور سے چار یا پانچ گولیاں چلائیں اور چلتے بنے۔

❁......**29؍جولائی، شالیمار ٹاؤن ، لاہور:** باغبان پورہ کے رہائشی مکرم سردار علی صاحب کا میڈیکل سٹور شالیمار ٹاؤن میں ہے۔ 29 جولائی کو پولیس کا سب انسپکٹر آیا اور دکان کی تلاشی لی۔ بعد ازاں حکم حاکم سنایا کہ شام چار بجے تھانے حاضری دو۔ مکرم سردار صاحب اپنے بیٹے اور چھوٹے بھائی کو ساتھ لے کر بروقت تھانے پہنچے تو بتایا گیا کہ ایک مولوی بنام حسن معاویہ نے شکایت لکھوائی کہ اس احمدی کی دوکان پر قرآنی آیات والے سٹیکرز ہیں جو قانون کی خلاف ورزی ہے۔ یہ شکائتی مولوی حسن معاویہ، مشہور مولوی حافظ طاہر محمود اشرفی کا بھائی ہے۔ مکرم سردار صاحب قبل ازیں یہ سٹیکر ختم کروا چکے تھے جس پر معاملہ ٹھنڈا ہو گیا۔

رات گیارہ بجے مولوی سعد العابدین آیا اور تسلی کر کے گیا کہ سٹیکرز موجود تو نہیں ہیں۔ یوں ملک کے ہر چھوٹے بڑے شہر قصبے میں احمدیوں کی تجارتوں اور رزق حلال پر ناجائز حملے کرنے کا سلسلہ زور پکڑتا جا رہا ہے۔

❁......**وحدت کالونی، لاہور:** اس علاقہ میں مخالفت زوروں پر ہے۔ معاندین نے حاکم پنجاب جماعت مسلم لیگ نواز سے مل کر ایک تنظیم بنا رکھی ہے جس کا صدر عبدالوحید سندھو ہے جو جماعت کا اشد مخالف ہے۔ ان لوگوں نے حال ہی میں مطالبہ کیا ہے کہ یہاں مقامی نماز سنٹر میں صرف مقامی احمدی ہی نماز جمعہ ادا کریں اور باہر سے آ کر کوئی احمدی بھی خالق حقیقی کے حضور سربسجود نہ ہو۔

❁......**20؍جولائی، سول لائنز، لاہور:** مکرم شیخ انوار الحق صاحب کی میکلوڈ روڈ پر فخر الیکٹرونکس اور نیشنل الیکٹرونکس نامی دو دکانیں ہیں۔ 20 جولائی کو رات آٹھ بجے موٹر سائیکل پر سوار ہو کر تین نوجوان آئے اور سامان کی خریداری کے بہانے چیزیں دیکھنے لگے اور اچانک ایک نے اپنی جیب سے جماعت احمدیہ کے خلاف گندے مواد سے پُر ایک سٹیکر نکال کر سامان پر چپکایا اور چلتے بنے۔ یہ سٹیکر ایک نہایت ہی نامناسب اور غیر قانونی تنظیم بنام ’’تنظیم مرزائی مکاؤ‘‘ کی طرف سے طباعت کردہ ہے۔ اس سٹیکر پر درج تحریر میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اہانت کی سعی لاحاصل کی گئی ہے۔

❁......**جھنگ:** مکرمہ روزینہ ظفر صاحبہ ایک ریٹائرڈ جج مکرم انعام اللہ خان مرحوم کی بیوہ ہیں اور یہاں سیٹلائٹ ٹاؤن میں اپنی بزرگ والدہ اور بیٹے کے ساتھ رہائش پذیر ہیں۔ آپ کے گھر کے سامنے مدرسہ جامعہ رضویہ مدینۃ العلوم شیخ الاسلام واقع ہے۔ اس مدرسہ والوں نے کفّار مکہ کی روش اپنا رکھی ہے اور اہل خانہ کو ستانے کے لئے دن رات کمربستہ ہیں۔ بدزبانی اور ایذاء رسانی ان کا شیوہ بن چکا ہے۔ وہ لوگ مردہ جانوروں کی باقیات جمع کر کے اس احمدی گھر کے سامنے پھینکتے ہیں۔ احمدی لڑکے کو ’’قبول اسلام‘‘ کا حکم دیا جاتا ہے۔ ایک دفعہ مکرمہ روزینہ صاحبہ نے روزی روٹی چلانے کے لئے پارلر کھولا تو مدرسہ کے طلباء نے سائن بورڈ اکھاڑ پھینکا اور گھر کے مرکزی دروازے کا فرش توڑ ڈالا اور دکان کھولنے کی کوشش پر بھی شدید نقصانات پہنچانے کی دھمکیاں دیں۔ مکرمہ روزینہ صاحبہ کا ان غنڈوں کے ہاتھوں جینا دوبھر ہو چکا ہے۔ معلوم ہوتا ہے کہ اس مدرسہ کے نصاب میں تاریخ اسلام کے مکّی دور کے واقعات شامل ہی نہیں ہیں۔

❁......**14اگست، ضلع رحیم یار خان:** مکرم شریف احمد اصغر صاحب مقامی جماعت صادق آباد کے صدر ہیں۔ آپ اپنے دوستوں کے ہمراہ بیٹھے تھے کہ ایک شخص نصرت گل آیا اور آتے ہی اول فول بکنے لگا۔ نیز دھمکیاں دیں۔ مکرم شریف صاحب نے وہی کیا جو لغو گو جاہلوں سے کرنے کا قرآنی حکم ہے یعنی خاموشی اور ضبط کو قائم رکھا۔

❁......**اورنگی ٹاؤن، کراچی:** ایک نہایت ہی شریف النفس سرکاری افسر مکرم نعیم احمد گوندل صاحب کو روزہ کی حالت میں گھر کی دہلیز پر اہلیہ کے سامنے ٹارگٹ کر کے شہید کرنے کے بعد مخالفین خوشیاں منا رہے ہیں اور احمدیوں کو ہراساں کرنے کا سلسلہ جاری ہے۔ واقعہ شہادت کے چند روز بعد مقامی صدر جماعت کی گاڑی کے شیشے برباد کئے گئے۔ چند احمدیوں کے گھروں پر سنگ زنی کی گئی حتی کہ خواتین سے بھی بدتمیزی کی گئی ہے۔ مولوی اللہ وسایا کی شرکت سے نکلنے والی حالیہ ریلی کے بعد جماعت کی مخالفت میں نئی لہر آئی ہے۔

❁......**خانیوال، ضلع ملتان:** یہاں بھی مخالفت عروج پر ہے، معاندین احمدیت کی طرف سے اشتعال پھیلانے، جلسے جلوس منعقد کرنے، زہریلے مواد سے پُر تحریرات بانٹنے کا کام مسلسل جاری ہے۔ نیز ملنے والی دھمکیوں کی روشنی میں یہاں احمدیوں پر کسی بھی دہشت گردانہ حملے کا خطرہ بڑھ چکا ہے۔

❁......**کبیر والا، ضلع ملتان:** اس شہر کے مرکزی بازاروں اور گلیوں میں تنظیم پاسبان ختم نبوت والوں نے جماعت احمدیہ مخالف بینرز آویزاں کر رکھے ہیں جن کا واحد مقصد تعلیم و تربیت سے عاری عوام کو جماعت احمدیہ کے خلاف مشتعل کر کے من پسند نتائج کا حصول ہے۔

❁......**میر پور خاص، سندھ:** مکرم آیت اللہ پنہور صاحب نے اپنے اہل وعیال سمیت 2002ء میں بیعت کی توفیق پائی تھی۔ آپ کے قریبی رشتہ دار ارتداد کے لئے دباؤ بڑھا رہے ہیں۔ مگر اس گھرانہ کی ثابت قدمی سے خائف ہو کر یہ لوگ اب مسلح ہو کر دھمکیاں دینے لگے ہیں۔ مکرم پنہور صاحب نے رات کے اندھیرے میں اپنی والدہ اور بیوی کو ساتھ لیا اور کوٹری ہجرت کر لی۔ آپ کے چھوٹے بھائی مکرم زاہد صاحب کی موبائل کی دکان تھی مگر وہ بھی اپنا چلتا کاروبار چھوڑ کر نقل مکانی کر کے میر پور خاص شہر منتقل ہو گئے مگر آپ کے رشتہ داروں نے دھمکی دی کہ ہم تمہیں یہاں بھی کاروبار نہیں کرنے دیں گے۔

❁......**میر پور خاص ، سندھ:** مکرمہ مدثرہ کرن صاحب پیدائشی احمدی ہیں اور آٹھ سال قبل بیعت کرنے والے مکرم ہادی بخش صاحب کی اہلیہ ہیں۔ آپ یہاں سول ہسپتال میں سٹاف نرس کے طور پر کام کر رہی ہیں اور اب کچھ عرصہ سے شدید مخالفت کا سامنا کر رہی ہیں۔ مولوی اور ہسپتال کا عملہ آپ پر ساتھی کارکنان کو تبلیغ کرنے کا الزام لگاتا ہے۔ یہ لوگ آپ کے برقع پہننے اور تلاوت قرآن کریم پر اعتراض کرتے ہیں ان معاندین کو چبھن ہے کہ یہ احمدی خاتون کیوں تمام اسلامی احکامات پر عمل پیرا ہے؟ یہ مخالفین اتنے گھٹیا ہیں کہ آپ کی رہائش تک آئے اور اہل محلّہ کو اکسایا کہ ان کو اس علاقہ سے ہی بے دخل کر دو۔ مکرمہ مدثرہ صاحبہ نے کسی بھی شرارت سے بچنے کی نیت سے لمبی چھٹی حاصل کر لی لیکن 27 اگست کو ڈائریکٹر کے دورہ کے پیش نظر ڈیوٹی پر واپس بلا لیا گیا۔ تب مولوی عبیداللہ چند غنڈوں کو ساتھ لے کر میڈیکل وارڈ کے اندر گھس آیا یوں یہ درندے اس احمدی خاتون کو جینے کا حق دینے کو کسی طور پر بھی تیار نہیں ہیں۔ ساتھی کارکنان نے اس احمدی کو مطلع کیا کہ جیسے بھی ہو جلد تر اس جگہ سے بچ نکلو کیونکہ یہاں سازش تیار ہو چکی ہے۔ تب بمشکل تمام مکرمہ مدثرہ صاحبہ کے شوہر مکرم ہادی بخش صاحب نے پہنچ کر اپنی اہلیہ کو بحفاظت گھر پہنچایا۔ ایسے شدید حالات میں اس احمدی خاتون کا اپنی نوکری جاری رکھنا محال نظر آتا ہے۔

❁......**مردان:** اس شہر میں مسلسل حملوں اور پے در پے شہادتوں کے بعد مکرم محمد رفیق صاحب اور مکرم عطاء الخبیر صاحب اپنی جانیں بچا کر مردان سے ہجرت کر گئے تھے۔ سال 2011ء میں آپ دونوں ایک حملہ میں بال بال بچے تھے۔ پولیس نے حملہ آوروں کو گرفتار تو کیا تھا لیکن بعد میں بظاہر نامعلوم وجوہات کی بناء پر حملہ آوروں کو آزاد کر دیا تھا۔ ویسے جب پورے ملک میں ہی احمدیوں سے ظلم و بربریت کا سلوک کرنے والوں کو مکمل آئینی تحفظ حاصل ہے تو اقدام قتل کے چند مجرموں کی مشکیں ڈھیلی کرنے والے ہی اپنی اس رعایت کی وجہ بتانے کے پابند کیوں؟

اب پولیس کے بعض اہلکاروں نے خبردار کیا ہے کہ فرقہ وارانہ دہشت گردی میں ملوث کچھ شدت پسند ان دونوں احمدیوں کو باؤلے کتّوں کی طرح تلاش کر رہے ہیں۔ یہ ہے امن وامان کی مثالی صورت حال!!

ملک بھر میں مساجد کے تقدس کی پامالی

یوں معلوم ہوتا ہے کہ مخالفین احمدیت جماعت کی عالمگیر ترقیات اور فتوحات کی خبریں سن سن کر باؤلے ہو چکے ہیں اور اپنی پالیسی میں نمایاں تبدیلی لے آئے ہیں کیونکہ قبل ازیں مولوی متفرق مواقع پر گاہے بگاہے تعلیم و تربیت سے عاری سامعین کو جماعت دشمنی کا درس دیا کرتے تھے لیکن اب تو ملک کی کم و بیش تمام چھوٹی بڑی مساجد میں مولوی ہر جمعۃ المبارک کا خطبہ جماعت احمدیہ کے خلاف بدزبانی کے لئے مخصوص کر چکے ہیں اور اس طرح جماعت احمدیہ کی دشمنی کے لئے وقف مرکزی ختم نبوت تنظیم کی مسلسل تلقین عملی شکل اختیار کر چکی ہے۔ **(باقی آئندہ)**

معاند احمدیت، شریر اور فتنہ پرور مفسد مُلّاؤں اور ان کے سرپرستوں اور ہمنواؤں کو پیش نظر رکھتے ہوئے
خصوصیت سے حسب ذیل دعا بکثرت پڑھیں

اَللّٰھُمَّ مَزِّقْھُمْ کُلَّ مُمَزَّقٍ وَ سَحِّقْھُمْ تَسْحِیْقاً

اے اللہ انہیں پارہ پارہ کر دے، انہیں پیس کر رکھ دے اور ان کی خاک اڑا دے۔